آج کی حدیث

صبح صادق	04:42
طلوع آفتاب	06:06
زوال آفتاب	12:43
غروب آفتاب	07:19

رت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''حضرت جبرئیلؑ ہمیشہ مجھ کو پڑوسی کے حق کا لحاظ رکھنے کی وصیت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ حضرت جبرئیلؑ (حکم الٰہی کے مطابق بذریعہ وحی) عنقریب ہی پڑوسیوں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیں گے''۔ (بخاری)

روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

JANATA AUTO

CONTACT : 9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 192, Sunday- 12 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر: ۸ ، شمارہ نمبر ۱۹۲ ، اتوار، ۱۲ جولائی، ۲۰۲۶، ۲۶ محرم الحرام ۱۴۴۸ھ ، قیمت ۴ روپے، صفحات: ۸

بنگلہ دیش لوٹیں تو ملے گی سزائے موت! شیخ حسینہ کو نیشنل سٹیزن پارٹی کی دھمکی

بنگلہ دیشی میڈیا آؤٹ لیٹ 'پرتھم آلو' کے مطابق این سی پی کے ناہید اسلام نے کہا کہ شیخ حسینہ صرف اپنی موت کی سزا پر عمل درآمد کا سامنا کرنے کے لیے ہی بنگلہ دیش واپس لوٹ سکتی ہیں

بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کے دسمبر میں واپس ملک لوٹنے کے اعلان پر سیاسی جماعتوں کی جانب سے شدید ردعمل سامنے آئے ہیں۔ کچھ پارٹیوں نے ان سے انصاف کا سامنا کرنے کا مطالبہ کیا ہے، جبکہ کچھ نے اسے ایک بڑی سیاسی سازش قرار دیا ہے۔ نیشنل سٹیزن پارٹی (این سی پی) نے اعلان کیا ہے کہ اگر شیخ حسینہ واپس وطن لوٹتی ہیں، تو انہیں موت کی سزا دی جائے گی۔ 'رائٹرز' کو دیے گئے ایک انٹرویو میں شیخ حسینہ نے دعویٰ کیا کہ وہ دسمبر میں اپنی پارٹی کے لیڈران اور کارکنان کے ساتھ بنگلہ دیش واپس لوٹنے کا منصوبہ بنا رہی ہیں، جو ابھی ہندوستان میں پناہ لیے ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ حکام کے سامنے خود سپردگی کرنے پر غور کر رہی ہیں۔ بنگلہ دیشی میڈیا آؤٹ لیٹ 'پرتھم آلو' کے مطابق این سی پی کے کنوینر ناہید اسلام نے کہا کہ شیخ حسینہ صرف اپنی موت کی سزا پر عمل درآمد کا سامنا کرنے کے لیے ہی بنگلہ دیش واپس لوٹ سکتی ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''اگر شیخ حسینہ بنگلہ دیش لوٹتی ہیں، تو یہ صرف موت کی سزا پر عمل درآمد کے لیے ہونا چاہیے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ سزا صرف شیخ حسینہ کے خلاف ہی نہیں، بلکہ ہر اس شخص کے خلاف ہو جسے ایسا فیصلہ ملا ہے۔'' ناہید اسلام نے مزید کہا کہ ''بنگلہ دیش میں فیصلہ پہلے ہی سنایا جا چکا ہے۔ اب یہ اس حکومت کی ذمہ داری ہے کہ نسل کشی کے گناہگار کو درست سفارتی اور قانونی طریقوں سے ملک واپس لائے اور سزا کو نافذ کرے۔'' ان کے مطابق یہ شیخ حسینہ کو طے نہیں کرنا ہے کہ وہ کیسے واپس آئیں گی۔ وہ دوسروں کے ساتھ آتی ہیں یا نہیں، وہ سرینڈر کرتی ہیں یا نہیں، یہ بنگلہ دیش حکومت کو طے کرنا ہے۔ حکومت کو اس معاملے پر نئی دہلی سے بات کرنی چاہیے، اس میں کوئی اور پارٹی شامل نہیں ہے۔ حکومت ہی طے کرے گی کہ انہیں کب واپس لانا ہے، کیسے واپس لانا ہے اور عدالت کے فیصلے کو کیسے نافذ کرنا ہے۔ انہیں تمام ضروری تیاری کرنے کے بعد ہی واپس لایا جانا چاہیے۔ شیخ حسینہ کی موت کی سزا پر عمل درآمد کے بارے میں اپوزیشن کے چیف وہپ نے کہا کہ ''میرا ماننا ہے کہ یہ ملک میں استحکام کو یقینی بنانے کی سمت میں بھی ایک بڑا قدم ہوگا۔ حکومت کو بغیر کسی تاخیر کے فیصلے کو نافذ کرنا چاہیے۔ اگر کوئی کوئی دوسرا راستہ سوچ رہا ہے، تو یہ کسی کے لیے بھی اچھا نہیں ہوگا۔'' دوسری جانب بی این پی کے ایک سینئر رہنما نے کہا کہ اس معاملے کو قانونی عمل کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے 2024 کے جولائی میں ہونے والی بڑی بغاوت کے دوران ہونے والی ہلاکتوں پر جاری ٹرائل کا ذکر کیا۔ اس دوران جماعت کے رہنماؤں نے کہا کہ حسینہ کا بیان کسی چھپے ہوئے سیاسی ایجنڈے یا سازش سے جڑا ہو سکتا ہے۔ بی این پی کے سینئر جوائنٹ سکریٹری جنرل روح الامین رضوی نے کہا کہ حسینہ کے خلاف قانونی کارروائی پہلے سے ہی چل رہی ہے۔ شیخ حسینہ کو ڈھاکہ کی ایک عدالت نے 2024 کے جولائی میں ہونے والی عوامی بغاوت کے دوران ہوئے اجتماعی قتل عام سے متعلق ایک معاملے میں پہلے ہی موت کی سزا سنائی ہے۔ کئی دیگر قتل کے معاملات میں بھی ٹرائل چل رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حسینہ کی مجرمانہ ذمہ داری طے کرنا عدالتوں کا کام ہوگا۔ بنگلہ دیش جماعت اسلامی کے رہنماؤں نے کہا کہ شیخ حسینہ کی وطن واپسی کا اعلان ایک بڑی سیاسی سازش کا حصہ ہو سکتا ہے۔ جماعت کے سکریٹری جنرل میاں غلام پروار نے بتایا کہ اس بیان میں ایک اندرونی راز اور سازش چھپی ہو سکتی ہے۔

مسلمانوں کو اپنی شناخت چھپانے کا مشورہ ہجومی تشدد کا حل نہیں

مولانا مدنی نے کہا کہ ہمارے پاس تحقیق پر مبنی رپورٹ موجود ہے۔ جس میں گزشتہ 10 برسوں کے دوران 38 نمایاں واقعات کا جائزہ لیا گیا ہے

نئی دہلی: صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے سابق آئی اے ایس افسر نیاز خان کی جانب سے مسلمانوں کو ہجومی تشدد سے محفوظ رہنے کے لیے اپنی وضع قطع بدلنے اور روایتی لباس جیسی ظاہری علامات ترک کرنے کے مشورے کو حقائق سے چشم پوشی اور مسئلے کی غلط تشخیص قرار دیا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ کسی سابق آئی اے ایس افسر یا کسی دوسرے ذمہ دار شخص کی جانب سے مسلمانوں کو ایسا مشورہ دیا جانا نہایت افسوس ناک اور قابل تشویش امر ہے، کیونکہ مسئلہ مظلوم کی داڑھی، اس کے سر کی ٹوپی، کسی خاتون کے حجاب یا کسی شخص کے کرتے پاجامے میں نہیں ہے، بلکہ اصل مسئلہ حملہ آور کے ذہن میں موجود نفرت اور اس ماحول میں ہے جس میں ہجوم خود کو قانون سے بالاتر سمجھنے لگتا ہے۔ اس لیے مجرم کو روکنے اور سزا دینے کے بجائے مظلوم سے اپنی شناخت مٹانے کا مطالبہ نہ انصاف ہے اور نہ کوئی مہذب جمہوری ملک اس کی اجازت دے سکتا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ ہمارے پاس تحقیق پر مبنی رپورٹ موجود ہے جس میں گزشتہ 10 برسوں کے دوران 38 نمایاں واقعات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ان میں سے 83 فیصد ایسے تھے جن میں متاثرہ افراد نے عام لباس پہن رکھا تھا اور ان کی ظاہری وضع قطع سے کوئی نمایاں اسلامی شناخت ظاہر نہیں ہوتی تھی۔ مولانا مدنی نے کہا کہ ان واقعات میں افواہ یا الزام کی بنیاد پر لوگوں کو نشانہ بنایا گیا۔ مولانا مدنی نے کہا کہ تمام واقعات کا یہاں احاطہ ممکن نہیں، تاہم بطور مثال چند بڑے واقعات کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً 2015 میں دادری (اتر پردیش) میں محمد اخلاق کا قتل، 2018 میں الور راجستھان میں رکبر خاں اور ہاپوڑ (اتر پردیش) میں قاسم قریشی کا ہجومی تشدد میں قتل، 2019 میں جھارکھنڈ میں تبریز انصاری کا ہجومی قتل، 2023 میں بھرت پور راجستھان کے ناصر اور جنید کو گاڑی سمیت زندہ جلا دیا جانا، اور 2024 میں چرخی دادری ہریانہ میں مقیم بنگالی مسلم مہاجر مزدور صابر ملک کا وحشیانہ قتل... ان تمام واقعات میں متاثرین کا لباس حملے کی بنیادی وجہ نہیں تھا اور نہ ہی ان کی مسلم شناخت والی وضع قطع تھی۔ مولانا مدنی نے تاریخ کے حوالہ سے کہا کہ بوسنیا کے مسلمان زبان، لباس، ظاہری وضع قطع اور معاشرت کے اعتبار سے اپنے عیسائی ہمسایوں سے الگ نظر نہیں آتے تھے۔ اس کے باوجود انھیں اجتماعی قتل عام، حراستی کیمپوں، انسانیت سوز مظالم اور نسل کشی کا سامنا کرنا پڑا۔

۲۰/۳۰ کروڑ روپے اور وزارتی عہدہ کی ہوئی پیشکش

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے بی جے پی پر پارٹی توڑنے کا سنگین الزام کیا عائد

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ بی جے پی نے ان کی پارٹی کے اراکین اسمبلی کو توڑنے کی کوشش کی۔ بی جے پی کے ایک لیڈر اور سپریم کورٹ کے ایک وکیل نے ان سے رابطہ کیا تھا۔ جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے آج بی جے پی پر آج انتہائی سنگین الزام عائد کیا۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ ان کی پارٹی کے ایک رکن اسمبلی کو 30-20 کروڑ روپے، وزارتی عہدہ اور ریاست کا درجہ بحال کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ عمر کے مطابق یہ پیشکش پارٹی چھوڑنے کے لیے دیا گیا تھا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ بی جے پی نے ان کی حکومت کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کی، لیکن نیشنل کانفرنس کا ایک بھی رکن اسمبلی ان کے ساتھ نہیں گیا۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر اس سلسلے میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ عمر عبداللہ نے جموں و کشمیر کا ریاستی درجہ بحال کیے جانے میں تاخیر کے لیے مرکز کی مودی حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کیا۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ بی جے پی نیشنل کانفرنس کو کمزور کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ بیانات عمر عبداللہ نے سری نگر کے حضرت بل میں منعقدہ کارکنان کی ایک میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے دیے۔ انھوں نے کہا کہ بی جے پی نے ان کی پارٹی کے اراکین اسمبلی کو توڑنے کی کوشش کی ہے۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ جموں سے تعلق رکھنے والے نیشنل کانفرنس کے ایک رکن اسمبلی نے انھیں بتایا تھا کہ بی جے پی سے منسلک ایک لیڈر اور سپریم کورٹ کے ایک وکیل نے ان سے رابطہ کیا تھا۔ عمر عبداللہ کے مطابق ''رکن اسمبلی کو پارٹی بدلنے کے بدلے 30-20 کروڑ روپے، وزارتی عہدہ اور جموں و کشمیر کا ریاستی درجہ بحال کرانے کا بھروسہ دیا گیا تھا۔'' عمر عبداللہ کا کہنا ہے کہ ان کوششوں کے باوجود نیشنل کانفرنس کا کوئی رکن اسمبلی نہیں ٹوٹا۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر مستقبل میں ان کے اراکین اسمبلی کو 100 کروڑ روپے کی بھی پیشکش کی جائے، تب بھی کوئی پارٹی چھوڑنے کو تیار نہیں ہوگا۔ انھوں نے پورے عزم کے ساتھ کہا کہ ان کے سبھی اراکین اسمبلی پارٹی کے تئیں اپنی وفاداری اور اپنے فیصلے پر پوری طرح قائم ہیں۔

'شہید والد کے انتقام کی قسم کھاتا ہوں

علی خامنہ ای کی تدفین کے بعد بیٹے مجتبیٰ کا پہلا بیان منظر عام پر

ایران کے نئے سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای نے اپنے والد علی خامنہ ای کی تدفین کے بعد پہلی بار قوم سے خطاب کرتے ہوئے امریکہ اور اسرائیل سے انتقام لینے کے عزم کو دہرایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''انتقام لینا صرف ایک نعرہ نہیں بلکہ ایک لازمی فریضہ ہے، چاہے وہ خود اس منصب پر رہیں یا کوئی اور۔'' آیت اللہ سید مجتبیٰ خامنہ ای نے اپنے والد کی آخری رسومات میں شریک ہونے والے 'حیرت انگیز، دشمنوں کی کمر توڑ دینے والے اور تاریخی' مجمع کی دل سے تعریف کی اور عہد کیا کہ 'مجرموں اور قاتلوں' سے ضرور بدلہ لیا جائے گا۔ علی خامنہ ای کی تدفین کے بعد جاری اپنے پیغام میں مجتبیٰ نے ایران اور عراق میں عوام کی بڑی تعداد میں شرکت کی تعریف کرتے ہوئے اسے حمایت کا غیر معمولی مظاہرہ قرار دیا۔ مجتبیٰ خامنہ ای نے کہا کہ ''ہم شہید لیڈر اور ان دونوں جنگوں کے تمام شہداء کے مقدس خون کا انتقام لینے کا عہد کرتے ہیں۔'' انہوں نے یہ بھی کہا کہ حملہ آوروں کی فہرست اعلیٰ ترین سطح سے نچلی سطح تک تیار کر لی گئی ہے، جو واضح طور پر جوابی کارروائی کی تیاری کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ بھی کہہ چکے ہیں کہ ایران نے ایک 'کل لسٹ' تیار کی ہے، جس میں ان کا نام سب سے اوپر ہے۔ بہرحال، مجتبیٰ نے کہا کہ ''میں ایران اور عراق کے شہروں اور دیہات، خصوصاً تہران، قم، نجف، کربلا اور مشہد میں کروڑوں لوگوں کی موجودگی کی دل سے تعریف کرتا ہوں۔'' انہوں نے اس مجمع کو حیرت انگیز، دشمنوں کی کمر توڑ دینے والا اور تاریخی قرار دیا۔ اپنے والد علی خامنہ ای سے مخاطب ہوتے ہوئے مجتبیٰ نے کہا کہ ''اشک بار آنکھوں اور بوجھل دل کے ساتھ جب ہم آپ کو آخری الوداع کہہ رہے ہیں تو ہم عہد کرتے ہیں کہ آپ کے نظریے کو زندہ رکھیں گے اور آپ کے دکھائے ہوئے سیدھے راستے پر ثابت قدمی سے چلیں گے۔ ہم کسی بھی مشکل سے نہیں ڈریں گے۔'' مجتبیٰ نے امریکہ اور اسرائیل کے ذریعہ کیے گئے حملوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس حملے کے ذمہ دار لوگ اپنے بستروں پر پرسکون موت کا خواب لے کر اپنی قبروں میں نہیں جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ وعدہ میری یا کسی دوسرے عہدیدار کی موجودگی پر منحصر نہیں ہے۔ ہم رہیں یا نہ رہیں، یہ وعدہ ضرور پورا ہوگا اور جلد ہی دنیا بھر کے آزاد لوگ اس مقدس مشن کا حصہ بنیں گے۔ مجتبیٰ خامنہ ای نے اپنے والد علی خامنہ ای کے ساتھ شہید ہونے والوں کو بھی خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ''آپ خوش نصیب ہیں۔''

نیٹ پیپر لیک معاملہ: دہلی کی عدالت نے تمام ۱۳؍ملزمان کی عدالتی تحویل ۲۴؍جولائی تک بڑھائی

نیٹ پیپر لیک معاملے میں سی بی آئی کی جانچ فی الحال جاری ہے۔ اب تک سی بی آئی نے ماسٹر مائنڈ پی وی کلکرنی اور دیگر کوچنگ آپریٹرز سمیت 13 لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ دہلی کی راؤز ایونیو کورٹ نے ہفتے کے روز 'نیٹ یو جی 2026' پیپر لیک معاملے میں سبھی ملزمین کی عدالتی تحویل 24 جولائی تک بڑھا دی ہے۔ آج سبھی 13 ملزمین کی عدالتی تحویل ختم ہونے پر انھیں راؤز ایونیو کورٹ میں پیش کیا گیا۔ ان ملزمین میں یش یادو، مانگی لال بوال، وکاس بوال، دنیش بوال، دھننجے لوکھنڈے، شوبھم کھیرنار، منیشا ہولدار، تیجس شاہ، منوج شیرورے، منیشا باگھمارے، پرہلاد کلکرنی، شیوراج اور منیشا مندھارے شامل ہیں۔ نیٹ پیپر لیک معاملے میں سی بی آئی کی جانچ فی الحال جاری ہے۔ اب تک سی بی آئی نے ماسٹر مائنڈ پی وی کلکرنی اور دیگر کوچنگ آپریٹرز سمیت 13 لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ عدالت میں سماعت کے دوران سی بی آئی نے بتایا کہ دو تین افراد پر شبہ ہے، جن کی جلد ہی گرفتاری ممکن ہے۔ سی بی آئی کے مطابق کیمسٹری کے سابق ماہر پی وی کلکرنی پیپر لیک معاملے کا اہم ماسٹر مائنڈ ہے۔ کلکرنی کئی سالوں تک نیٹ پیپر کے سوالنامے تیار کرنے والے پینل کا حصہ رہے ہیں۔ انہوں نے این ٹی اے کے عمل کا غلط استعمال کیا اور پونے میں خصوصی کوچنگ کلاسز کے ذریعے طلباء کو پرچہ لیک کیا۔ شیوراج موٹیگونکر لاتور میں آر سی سی کوچنگ کے نگراں تھے۔ جانچ ایجنسیوں کے مطابق امتحان سے تقریباً 10 دنوں قبل ہی ان کے پاس سوالنامے اور ان کے جوابات پہنچ گئے تھے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے این ٹی اے کے پینل میں شامل کچھ لوگوں پی وی کلکرنی اور منیشا مندارے کے ذریعہ سے پیپر حاصل کیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے مبینہ طور پر کوچنگ اداروں اور طلباء کو نیٹ-یو جی کا پیپر دے کر اس واقعہ کو انجام دیا۔ واضح رہے کہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کے ذریعہ منعقدہ نیٹ یو جی-2026 کا امتحان 3 مئی کو ملک بھر کے نامزد امتحان مراکز پر منعقد کیا گیا تھا۔ حالانکہ پیپر لیک کے تنازعہ کی وجہ سے این ٹی اے نے اسے رد کر دیا تھا اور دوبارہ 21 جون کو سخت حفاظتی انتظامات اور سخت نگرانی کے ساتھ کرایا تھا۔

سی یو ای ٹی اور بورڈ کے امتحانات دینے والے طلباء کا ڈاٹا لیک!

مختلف ویب سائٹس پر فروخت کی جا رہی ہیں ذاتی معلومات

رپورٹ کے مطابق انٹرنیٹ پر کچھ ویب سائٹس دعویٰ کر رہی ہیں کہ ان کے پاس 'سی یو ای ٹی 2026' اور دیگر بورڈ امتحانات میں شامل ہونے والے طلباء کا ڈاٹا بیس دستیاب ہے۔ 'سی یو ای ٹی 2026'' اور مختلف بورڈ امتحانات میں شامل ہونے والے طلباء کے ڈاٹا سے متعلق اہم معاملہ سامنے آیا ہے۔ ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ کچھ ویب سائٹس طلباء کی ذاتی معلومات فروخت کر رہی ہیں۔ اس خبر کے بعد طلباء اور والدین میں ڈاٹا سیکورٹی کے حوالے سے خدشات بڑھ گئے ہیں۔ حالانکہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) نے اپنے سسٹم کو مکمل طور پر محفوظ قرار دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق انٹرنیٹ پر کچھ ویب سائٹس دعویٰ کر رہی ہیں کہ ان کے پاس 'سی یو ای ٹی 2026' اور دیگر بورڈ امتحانات میں شامل ہونے والے طلباء کا ڈاٹا بیس دستیاب ہے۔ ان ویب سائٹس کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ پرائیویٹ یونیورسٹیوں، کالجوں اور ایڈمیشن سے وابستہ اداروں کو طلباء کا ڈاٹا دستیاب کراتی ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ ڈاٹا بیس کی قیمت اس کے سائز اور معلومات کے لحاظ سے 1000 سے 10000 روپے کے درمیان رکھی گئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ مبینہ ڈاٹا بیس میں طلباء کا نام، موبائل نمبر، ای میل آئی ڈی، درخواست نمبر، تاریخ پیدائش، والدین کا نام، جنس اور زمرہ سمیت دیگر ذاتی معلومات شامل ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ کچھ ویب سائٹس نے ممکنہ خریداروں کو یقین دلانے کے لیے ریکارڈ کی ایک محدود تعداد کو نمونے کے طور پر بھی پیش کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس دعوے کی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ اگر کسی طلباء کی ذاتی معلومات بغیر اجازت کسی کے پاس پہنچتی ہے یا فروخت کی جاتی ہے، تو اس کے غلط استعمال کا خدشہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ ایسے ڈاٹا کا استعمال فرضی ایڈمیشن کال، اسپیم میسیج، سائبر جعلسازی، یا شناخت سے متعلق جعلسازی کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاٹا سے وابستہ معاملوں کو بے حد حساس مانا جاتا ہے۔ پورے معاملے میں نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی نے کہا ہے کہ ''امیدواروں کی معلومات کی حفاظت اس کی اولین ترجیح ہے۔ امتحان اور نتائج سے وابستہ ڈاٹا صرف محفوظ سرکاری پلیٹ فارم اور رضامندی پر مبنی عمل کے ذریعے شیئر کیا گیا۔'' این ٹی اے کا کہنا ہے کہ ''اس کے سرکاری نظام محفوظ ہیں اور امیدواروں کی معلومات کے تحفظ کے لیے ضروری اقدامات کیے جاتے ہیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

امریکی عدالت نے اڈانی سے پوچھا کیا آپ نے رشوت کیس کو ختم کرنے کا کوئی سودا کیا ہے؟

نیویارک: ایک امریکی عدالت نے گوتم اڈانی کو یہ انکشاف کرنے کی ہدایت کی ہے کہ آیا رشوت کے معاملے میں ان کے اور سات دیگر افراد کے خلاف مجرمانہ فرد جرم کو مسترد کرنے کی امریکی حکومت کی درخواست کے سلسلے میں کسی نے کچھ وعدہ کیا، پیشکش کی، تبادلہ کیا یا قبول کیا۔ نیویارک کے مشرقی ضلع کے لیے امریکی ضلعی عدالت کے جج نکولس جی گاروفیس نے اڈانی کو ہدایت دی کہ وہ اس سلسلے میں 15 جولائی تک حلف نامہ داخل کریں، جس کا عنوان یو ایس اے بمقابلہ گوتم اڈانی ہے۔ عدالت نے اڈانی سے دو مخصوص سوالوں کے جواب دینے کو کہا ہے، آیا وہ فردِ جرم کی برخاستگی کے سلسلے میں کسی بھی وعدے، پیشکش، مانگے، موصول، رضامندی یا کسی کی طرف سے قبول کیے جانے والے کسی بھی چیز کے بارے میں جانتا ہے، اور کیا وہ اس طرح کی برخاستگی کے بدلے کسی بھی معاہدے سے واقف ہے۔ یہ حکم اس وقت آیا جب پرنسپل ایسوسی ایٹ ڈپٹی اٹارنی جنرل آرٹرینٹ میک کوٹر نے عدالت کے پہلے کی ہدایت پر جواب دیا کہ کیوں امریکی محکمہ انصاف (ڈی او جے) اڈانی کے خلاف تمام الزامات کو تعصب کے ساتھ خارج کرنا چاہتا ہے۔ مائیک کوٹر، درخواست کے پیچھے خود کو ''حتمی اور واحد فیصلہ ساز'' کے طور پر بیان کرتے ہوئے، ان رپورٹوں کو مسترد کر دیا جس میں کہا گیا تھا کہ یہ فیصلہ اڈانی کی طرف سے امریکہ میں سرمایہ کاری کرنے کے وعدے سے منسلک تھا۔ تاہم، عدالت نے کہا کہ میک کوٹر کے جواب نے، پہلی بار، ایک یا ایک سے زیادہ مدعا علیہان پر مشتمل ایک انتظام کے امکان کو بڑھایا ہے جو نہ تو ریکارڈ پر رکھا گیا تھا اور نہ ہی اس سے پہلے اس کا انکشاف کیا گیا تھا۔ ''عدالت کے 26 جون 2026 کے میمورنڈم اینڈ آرڈر کے بارے میں مسٹر میک کوٹر کے جواب نے پہلی بار، فرد جرم کی برخاستگی کے سلسلے میں ایک ممکنہ معاہدے (ایک یا متعدد مدعا علیہان پر مشتمل) کا تصور پیدا کیا ہے جس کو نہ تو یادگار بنایا گیا ہے اور نہ ہی پہلے اس ریاستی عدالت کی توجہ میں لایا گیا ہے۔'' فرد جرم میں الزام لگایا گیا تھا کہ گوتم اڈانی، ساگر اڈانی، ونیت جین، رنجیت گپتا اور دیگر نے شمسی توانائی کے منصوبے کو آگے بڑھانے کے لیے بھارتی ریاستی حکومت کے اہلکاروں کو رشوت دینے کا منصوبہ بنایا۔ فرد جرم کے مطابق، ریاستی بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں کے حکام سے 029,2 کروڑ روپے (تقریباً 265 ملین امریکی ڈالر) کی رشوت کا وعدہ کیا گیا تھا، جس میں سے 750,1 کروڑ روپے مبینہ طور پر آندھرا پردیش کے حکام کے لیے سات گیگاواٹ شمسی توانائی کی خریداری کو محفوظ بنانے کے لیے مختص کیے گئے تھے۔ بعد ازاں ڈی او جے نے تمام آٹھ ملزمان کے خلاف فرد جرم کو خارج کرنے کے لیے عدالت سے رجوع کیا۔ تاہم، 25 جون کو جج گارفیس نے فوری طور پر درخواست کی اجازت دینے سے انکار کر دیا اور اس کے بجائے ڈی او جے سے کہا کہ وہ برطرفی کی درخواست کی وجوہات بتائے۔ ڈی او جے نے 4 جولائی کو اپنا جواب داخل کیا، اڈانی کے خلاف استغاثہ کو ایک ''نام اور شرم'' فرد جرم کے طور پر بیان کیا جو بائیڈن انتظامیہ کے آخری دنوں میں بغیر کسی مقدمے کے حقیقی امکان کے بغیر سیل کر دیا گیا تھا۔ اس نے استدلال کیا کہ یہ مقدمہ حد سے زیادہ غیر ملکی تھا، کیونکہ اس میں ہندوستانی شہری مبینہ طور پر ہندوستانی بجلی کے معاہدے کے سلسلے میں دوسرے ہندوستانی شہریوں کو رشوت کی پیشکش کرتے تھے۔ ڈی او جے نے اپنی عرضی میں کہا کہ ''عالمی پولیس ہونے کا بہانہ کرنے والا ریاستہائے متحدہ سفارتی تنازعات کا سبب بن سکتا ہے اور گھریلو خدشات پر خرچ کیے جانے والے وسائل کو بھی بہتر طریقے سے ضائع کر سکتا ہے۔ بھارت اپنے اندرونی نظام کو بروکلین اور واشنگٹن کے پراسیکیوٹرز کے مقابلے میں بہتر طریقے سے سنبھال سکتا ہے۔'' ڈی او جے نے اپنی عرضی میں کہا۔ عدالت نے نوٹ کیا کہ مدعا علیہان میں سے تین کی جانب سے 24 جون کو دائر کیے گئے خط میں بتایا گیا تھا کہ انہوں نے حکومت کی برخاستگی کی درخواست پر رضامندی کیوں دی، لیکن امریکہ میں سرمایہ کاری کے وعدے کے بدلے الزامات کو ختم کرنے کے کسی معاہدے کا ذکر نہیں کیا۔

ہندوستانی سفارتخانہ نے ویتنام کشتی حادثہ میں ہلاک ہندوستانیوں کی فہرست جاری کی

ویتنام واقع ہندوستانی سفارتخانہ نے مہلوکین کے ناموں کی جو فہرست جاری کی ہے، اس کے مطابق کشتی پلٹنے سے تملناڈو کے ۱۰، آندھرا پردیش کے ۳؍ اور کیرالہ کے ۲؍ لوگوں کی موت ہوئی ہے

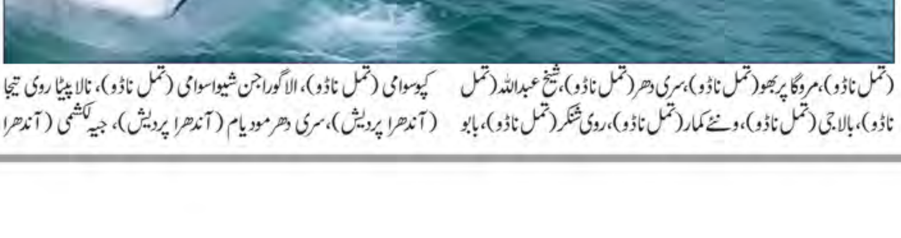

ویتنام کے فوکووک جزیرہ کے پاس ہوئے کشتی حادثہ میں 15 ہندوستانی سیاحوں کی موت پر پورے ملک میں غم کا ماحول ہے۔ ہندوستانی سفارتخانہ نے 11 جولائی کو اس سلسلے میں آفیشیل جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ 15 مہلوکین میں 13 مرد اور 2 خواتین شامل ہیں۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق سفارتخانہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر سبھی 15 مہلوکین کے ناموں کی فہرست جاری کر دی ہے۔ اس فہرست کے مطابق کشتی پلٹنے سے تمل ناڈو کے 10، آندھرا پردیش کے 3 اور کیرالہ کے 2 لوگوں کی موت ہوئی ہے۔ ہنوئی میں واقع ہندوستانی سفارتخانہ نے ویتنام کے فوکووک جزیرہ کے قریب کشتی پلٹنے کی وجہ سے ہلاک ہونے والے شہریوں کے اہل خانہ سے اپنی ہمدردی کا بھی اظہار کیا ہے۔ سفارتخانہ نے سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''فوکووک کے قریب ہوئے دردناک کشتی حادثہ میں ہلاک ہونے والے 15 ہندوستانیوں کی فہرست شیئر کرتے ہوئے ہمیں بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ یہ فہرست ہمیں ویتنام کے افسران سے ملی ہے۔ ہماری دعائیں مہلوکین کے اہل خانہ کے ساتھ ہیں۔'' پوسٹ میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ''ہوچی منہ سٹی میں موجود ہندوستانی سفارتخانہ اور قونصلیٹ کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہر وقت موجود ہیں۔'' جاری فہرست کے مطابق مہلوکین کے نام اس طرح ہیں: سنیل کمار (تمل ناڈو)، مروگا پربھو (تمل ناڈو)، سری دھر (تمل ناڈو)، شیخ عبداللہ (تمل ناڈو)، بالاجی (تمل ناڈو)، ونئے کمار (تمل ناڈو)، روی شنکر (تمل ناڈو)، بابو کپوسامی (تمل ناڈو)، الاگوراجن شیواسوامی (تمل ناڈو)، نالا پیٹا روی تیجا (آندھرا پردیش)، سری دھر مودیام (آندھرا پردیش)، جیہ لکشمی (آندھرا پردیش)، اوکیوٹ چیریاں تھامس (کیرالہ)، لوینی تھامس (کیرالہ)۔ اس حادثہ پر لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے شدید رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''ویتنام کے فوکووک جزیرے کے قریب ہندوستانی سیاحوں کو لے جانے والی کشتی کے المناک حادثے پر مجھے گہرا دکھ ہوا ہے۔ جن خاندانوں نے اپنے عزیزوں کو کھو دیا ہے، ان سے میری دلی تعزیت ہے۔ میری دعائیں ان افراد اور ان کے اہل خانہ کے ساتھ بھی ہیں جو ابھی بھی لاپتہ ہیں اور کربناک انتظار سے گزر رہے ہیں۔'' ساتھ ہی انھوں نے لکھا ہے کہ ''میں حکومت ہند اور وزارت خارجہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ویتنامی حکام کے ساتھ قریبی تعاون کرتے ہوئے جاری ریسکیو آپریشن میں ہر ممکن کوشش کو یقینی بنائیں اور متاثرہ خاندانوں کو ہر ضروری مدد فراہم کریں۔'' کانگریس نے بھی اس حادثہ پر اظہار غم کیا ہے۔ 'ایکس' پر جاری بیان میں پارٹی نے لکھا ہے کہ ''ویتنام کے فوکووک جزیرے کے قریب ہندوستانی سیاحوں کو لے جانے والی کشتی کے اندوہناک طور پر پلٹ جانے سے جن خاندانوں نے اپنے پیاروں کو کھو دیا ہے، ان سے ہم دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعا گو ہیں۔'' پارٹی نے مزید کہا کہ ''دعا کرتے ہیں کہ جو افراد اب بھی لاپتہ ہیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی مجلس عاملہ و مجلس منتظمہ کا شہر ناگپور میں منعقدہ ایک روزہ اجلاس اختتام پذیر

ایس آئی آر مہم کو ایک عوامی تحریک کی شکل دینے کی ضرورت ہے، تاکہ کوئی بھی شخص اپنے حق سے محروم نہ رہ جائے : مولانا ندیم صدیقی

ناگپور: (پریس ریلیز) آج یہاں شہر ناگپور کے سارہ سلیبریشن محمد علی پٹرول پمپ ناگپور میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی مجلس عاملہ و مجلس منتظمہ کا ایک انتہائی اہم اجلاس صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں مساجد و مدارس کے تحفظ کے لئے ڈاکومینٹ کی درستگی کی اہمیت و ضرورت، ماہ اکتوبر و نومبر میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ و اصلاح معاشرہ منعقد کرنے، باطل تحریکات، فتنہ شکیلیت، قادیانیت، گوہر شاہی کے سد باب کے طریقہ کار، دینی تعلیمی بورڈ کو متحرک کرنے اور مکاتب کے نظام کو مضبوط کرنے، موجودہ حالات میں سدبھاؤنا (باہمی بھائی چارے) کو فروغ دینے، اضلاع اور تعلقوں میں تربیتی کیمپ منعقد کرنے، مردم شماری اور ایس۔آئی۔آر۔مہم کے تعلق سے عوامی بیداری پیدا کرنے، مہاراشٹر میں یکساں سول کوڈ کے نفاذ کی مذمت اور اس کے نقصانات جیسے اہم امور پر پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اس موقع پر صدر اجلاس مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) خطاب کرتے ہوئے اجلاس میں پیش کی گئی تمام تجاویز کو عملی جامہ پہنانے پر زور دیا خاص طور پر ایس آئی آر (SIR) مہم کو ایک عوامی تحریک کی شکل دینے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ علماء کے تمام ذمہ داران اور کارکنان اپنے اپنے علاقوں میں اس مہم کو مؤثر انداز میں آگے بڑھائیں، عوام میں بیداری پیدا کریں اور اس کی اہمیت و ضرورت سے ہر فرد کو آگاہ کریں۔ مولانا محمد ابراہیم قاسمی صاحب (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے ایس آئی آر (SIR) کی اہمیت اور ضرورت پر خصوصی توجہ دلاتے ہوئے جمعیۃ علماء کے ذمہ داران، کارکنان اور عوام سے اپیل کی کہ وہ ایس آئی آر سے متعلق رہنمائی حاصل کریں، اپنے ضروری دستاویزات مکمل رکھیں اور اپنے علاقوں میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس کی اہمیت سے آگاہ کریں تاکہ کوئی بھی اہل شہری اپنے حقوق سے محروم نہ رہ جائے۔ مولانا مفتی محمد روشن صاحب قاسمی (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ امت کی دینی اصلاح کے لیے مکتب بالغان اور مکتب بالغات کا نظام انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج بھی بہت سے ایسے علاقے اور دیہات ہیں جہاں برسوں سے نہ کوئی دین سکھانے والا ہے اور نہ سکھانے والی۔ اس لیے ہمیں ہر سطح پر دینی تعلیم کے لئے مکاتب کا مضبوط نظام قائم کرنا ہوگا۔ ہمیں تینوں قسم کے مکاتب کے قیام پر بھرپور توجہ دینی گی۔ مفتی سید محمد حذیفہ قاسمی صاحب (ناظم تنظیم جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے اپنے خطاب میں کہا کہ اسلام انسانیت، اخوت اور حسنِ سلوک کا دین ہے۔ اس لئے ہر انسان کے ساتھ عزت و احترام کا برتاؤ کیا جائے، ضرورت مندوں کی مدد کی جائے، خوشی اور غم کے مواقع پر ایک دوسرے کا ساتھ دیا جائے، بالخصوص بیماری اور وفات کے مواقع پر عیادت، تعزیت اور دلجوئی کو اپنی اجتماعی ذمہ داری سمجھا جائے۔ اس سے باہمی محبت، سدبھاؤ، رواداری اور بھائی چارے کو فروغ حاصل ہوگا اور لوگوں کے دلوں سے ہمارے تعلق سے نفرت میں کمی آئے گی۔ ایڈوکیٹ پٹھان تہور خان صاحب لیگل سکریٹری جمعیۃ علماء مہاراشٹر نے یکساں سول کوڈ کے نفاذ اور اس کے نقصانات پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ملک سے ہمارا اور آپ کا آئین کا سب سے مضبوط رشتہ ہے تمام شہریوں کو حقوق اسی آئین کی وجہ سے حاصل ہے، یکساں سول کوڈ کا نفاذ مسلم پرسنل لاء میں صریح مداخلت ہے جسے کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ قاری شمس الحق قاسمی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلم سماج میں نشہ خوری، نمازوں سے غفلت، عام ہوتی جارہی ہے اسلئے ہمیں سیرت نبوی کے مطابق زندگی گزارنے کی ضرورت ہے۔ مفتی محمد شاہد قاسمی صاحب، (صدر جمعیۃ علماء ضلع پونہ)، نے فرمایا کہ موجودہ دور میں ارتدادی فتنوں کے بڑھتے ہوئے خطرات کے پیشِ نظر امت کی دینی بنیادوں کو مضبوط کرنا ناگزیر ہے۔ مفتی محمد آزاد قاسمی صاحب (، جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء شمال مغربی زون، ممبئی) نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء ہمارے اکابرین کی قیمتی امانت اور گراں قدر ورثہ ہے، جس کی حفاظت اور بقا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اجلاس کا آغاز قاری مسعود صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، مولانا جواد مظاہری نے نعت پاک پیش کی، مولانا محمد عمران صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء ناگپور مشرق) نے تحریک صدارت پیش کی، مولوی مسعود صاحب (صدر جمعیۃ علما بڑے لے آوٹ ناگپور) نے اس کی تائید و توثیق کی، قاری مسعود صاحب (صدر جمعیۃ علماء ناگپور مشرق) نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا،، مفتی عبدالرزاق ملی صاحب صدر جمعیۃ علماء ضلع اورنگ آباد اور مولانا ریاض اللہ صاحب نے نظامت کا فریضہ انجام دیا، اس موقع پر جمعیۃ کے جھنڈے کی صدر محترم کے ذریعہ پرچم کشائی عمل میں آئی اور ترانہ پیش کیا گیا۔ اجلاس میں تمام اضلاع کے صدور و نظماء نے مختلف تجاویز پیش کیں جسے منظوری دی گئی۔ اجلاس کو کامیاب بنانے میں مولانا سراج قاسمی صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع ناگپور) جناب سلیم انصاری صاحب (جنرل سکریٹری) جناب امتیاز الدین اختر صاحب (خازن) اور ان کی ٹیم نے اہم کردار ادا کیا۔ اجلاس میں صوبے مہاراشٹر کے تمام اضلاع سے اراکین عاملہ و منتظمہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ قاری محمد صادق خان صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر و مہتمم معراج العلوم ممبئی کی دعاء پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ناسک ٹی سی ایس معاملہ: ۲/ماہ قید میں رہنے کے بعد ندا خان کو ضمانت مل گئی

جبراً تبدیلی مذہب کے الزام میں گرفتار حاملہ خاتون کی رہائی کا حکم دیتے ہوئے عدالت نے کہا ”ہونے والے بچے کو جیل میں پیدا ہونے کی بدنامی سے بچانے کیلئے ضمانت دینا ضروری ہے۔“ ناسک کے دیولالی پولیس اسٹیشن میں درج ایک معاملے میں گرفتار کی گئی ندا اعجاز خان نے ایڈیشنل سیشن کورٹ میں ضمانت کی درخواست دی تھی۔ ندا سمیت دیگر ملزمین پر شادی کے بہانے جنسی زیادتی، چھیڑ چھاڑ، ذات پات کی بنیاد پر توہین اور جبراً مذہب تبدیل کروانے کا الزام تھا۔ ندا خان کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ شکایت کنندہ اور درخواست گزار ایک دوسرے کو جانتے تھے کیونکہ وہ ایک ہی کمپنی (ٹی سی ایس) میں کام کرتے تھے۔ درخواست گزار نے کبھی بھی متاثرہ کے مذہبی جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچائی۔ اہم الزامات شریک ملزمین دانش اور توصیف کے خلاف ہیں۔ نیز، ندا خان ۵/ماہ کی حاملہ ہے، اور تحقیقات مکمل ہونے کے بعد چارج شیٹ داخل کی گئی ہے۔ انہیں غیر معینہ مدت تک جیل میں رکھنے سے پیدا ہونے والے بچے کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا، اسلئے ضمانت منظور کی جائے۔ جبکہ استغاثہ نے اس ضمانت کی یہ کہہ کر مخالفت کی کہ تفتیش کے دوران پتہ چلا ہے کہ تمام ملزمین نے مل کر سازش کی تھی۔ ملزم نے متاثرہ لڑکی کو اس کے مذہبی طرز عمل کے بارے میں برین واش کیا۔ ندا خان نے شکایت کنندہ لڑکی کو برقع، حجاب اور پیغمبر اسلامؐ کی حیات سے متعلق کتابیں دی تھیں اور اپنے موبائل فون پر اسلامی ایپلی کیشن بھی انسٹال کر رکھی تھیں۔

ساکی ناکہ مین ہول سانحہ متاثرین کو مالی امداد فراہم

بحران کے دوران تعاون ہی عوامی نمائندے کے کام کی اصل پہچان ہے
مقامی رکن اسمبلی دلیپ لانڈے کا متاثرہ ورثا کے ساتھ امداد کا ہاتھ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی ساکی ناکہ سانحہ میں متاثر کنبہ کی مقامی رکن اسمبلی نے مصیبت کی گھڑی میں فوری امداد بہم پہنچائی۔ ایم ایل اے دلیپ (ماما) لانڈے کی کوششوں کے سبب چاندیولی میں شدید بارش سے متعلق سانحات سے متاثر ہونے والے دو خاندان کے لیے سرکاری مالی امداد حاصل کی گئی۔ ایم ایل اے دلیپ (ماما) لانڈے کی مسلسل پیروی کے بعد، مہاراشٹر حکومت نے چاندیولی اسمبلی حلقہ میں موسلا دھار بارش کی وجہ سے ہونے والے دو بدقسمت واقعات میں اپنی جانیں گنوانے والے شہریوں کے ورثا کو ہر ایک کے لیے 4 لاکھ روپے کی مالی امداد کی منظوری دی۔ 2 جولائی کو، اسلم شیخ (عمر 54) خیرانی روڈ، ساکی ناکہ پر جمع بارش کے پانی سے چھپے ہوئے مین ہول میں گرنے سے المناک طور پر جان کی بازی ہار گئے۔ حکومت کے فیصلے کے مطابق 4 لاکھ روپے کا چیک ان کی اہلیہ انجم اسلم شیخ کے حوالے کیا گیا۔ مزید برآں، 4 جولائی کو، حسن جہانگیر عالم صیاد (18 سال) نامی نوجوان کی آرے کالونی علاقے میں درخت کی شاخ گرنے سے المناک طور پر موت ہوگئی۔ حکومت کی طرف سے ان کے خاندان کے لیے بھی 4 لاکھ روپے کی امداد منظور کی گئی تھی ایم ایل اے دلیپ (ماما) لانڈے نے چیکس حوالے کرنے کے لیے متاثرہ خاندانوں کے گھروں کا ذاتی طور پر دورہ کیا اور انہیں یقین دلایا کہ حکومت اس مشکل وقت میں ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔ ایم ایل اے دلیپ (ماما) لانڈے لوگوں کی خوشی اور غم میں برابر کے شریک ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ مصیبت میں پھنسے لوگوں کو انصاف اور فوری مدد ملے۔ اس موقع پر سابق کارپوریٹر شیوسینا لیڈر رواجد قریشی بھی موجود تھے۔

مہاراشٹر اے ٹی ایس کا آپریشن لارنس بشنوئی اور پاکستانی گینگسٹر شہزاد بھٹی

دھاراشیو سے لارنس کے دو رابطہ کاروں سے باز پرس، تفتیش کے بعد رہا کر دیا گیا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی مہاراشٹر انسداد دہشت گردی دستہ اے ٹی ایس نے انڈرولڈ، پاکستانی ڈان شہزاد بھٹی اور لارنس بشنوئی جیسے گینگسٹروں سمیت سماج دشمن عناصر کے خلاف اپنے کریک ڈاؤن میں شدت پیدا کردی ہے عثمان آباد دھاراشیو میں اے ٹی ایس نے آپریشن لارنس بشنوئی انجام دیتے ہوئے دو مشتبہ افراد کو زیر حراست لیا اور دونوں سے باز پرس کے بعد انہیں رہا کردیا گیا۔ ممبئی گزشتہ روز 10 جولائی، 2026 کو دھاراشیو میں اے ٹی ایس افسران نے لارنس بشنوئی گینگ سے وابستہ واٹس ایپ لنکس کے ساتھ بات چیت (پسند/تبصرہ کرنے) کے شبہ میں دو افراد کو حراست میں لیا اور پوچھ گچھ کی ہے۔ جن کی شناخت وشال بنکٹ کامبلے (عمر 35، ساکن ترنا کالونی، نزد چھایا دیپ لان، دھاراشیو) اور جیرانی بندیوان شیخ عمر 22، ساکن جلکوٹ، تعلقہ تلجاپور، ضلع دھاراشیو) انکوائری کے دوران پتہ چلا کہ وہ اس متنازعہ گینگ سے جڑے تین گروہوں کے روابط پر عمل پیرا تھے۔ تاہم، ان گروپوں پر ان کی طرف سے پوسٹ کیے جانے کا کوئی ڈیٹا نہیں ملا۔ ان کے موبائل فون قبضے میں لے لیے گئے ہیں، مزید تفتیش جاری ہے۔ وشال بنکٹ کامبلے (مرحوم بنکٹ کامبلے) کے والد نے دھاراشیو پولیس ڈیپارٹمنٹ میں پولیس کانسٹیبل کے طور پر خدمات انجام دیں۔ وہ ریٹائرمنٹ کے بعد انتقال کر گئے جیرانی شیخ نے اپنے والد کے موبائل فون کا استعمال کرتے ہوئے متنازعہ لنک کی پیروی کی تھی۔ یہ معلوم ہوتے ہی اس کے والد نے فون بند کر دیا۔ اس کے باوجود، پرانے سم کارڈ کو دوبارہ فعال کیا گیا اور اسے چیک کیا گیا، جس سے اس بات کی تصدیق کی گئی کہ واقعی متنازعہ لنک کی پیروی کی گئی تھی۔ پرانے ڈیٹا کو حاصل کرنے کے لیے دونوں موبائل فون اور سم کارڈ چھترپتی سمبھاج نگر میں اے ٹی ایس کے دفتر بھیجے گئے ہیں اور الیکٹرانک گزٹ کو فارنسک جانچ لیباریٹری میں بھیج دیا گیا۔ اے ٹی ایس مزید تفتیش کر رہی ہے دونوں کو رہا ضرور کیا گیا ہے البتہ اے ٹی ایس نے انہیں اب تک کلین چٹ نہیں دی ہے۔ مہاراشٹرا اینٹی ٹیرا زم اسکواڈ نے حال ہی میں پاکستان میں مقیم گینگسٹر شہزاد بھٹی اور ان کے نیٹ ورک کے خلاف ریاست گیر سطح پر ایک بہت بڑا کریک ڈاؤن (آپریشن) شروع کیا ہے۔ اس کارروائی کا بنیادی مقصد پاکستانی انٹیلیجنس ایجنسی آئی ایس آئی (ISI) اور اس کے آلہ کار گینگسٹرز کی جانب سے سوشل میڈیا کے ذریعے بھارتی نوجوانوں کو گمراہ کرنے اور دہشت گردی یا جاسوسی کے لیے بھرتی کرنے کی کوششوں کو ناکام بنانا ہے۔ تلاشی کے دوران اے ٹی ایس نے مشتبہ افراد کے موبائل فونز، لیپ ٹاپ اور دیگر الیکٹرانک آلات ضبط کر لیے تاکہ ان کے نیٹ ورک اور رابطوں کا تفصیلی ڈیٹا نکالا جاسکے۔

فرضی پولس ٹھگی گینگ کا پردہ فاش، اب تک چار ایف آئی آر درج

ماسٹر مائنڈ راج خطیب خود کو ڈی سی پی بتا کر چونا لگایا کرتا تھا اب تک ۴/گرفتار: ڈی سی پی راج تلک روشن

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کرائم برانچ نے پولس بتا کر دھوکہ دہی کرنے والے گروہ کو بے نقاب کرنے کا دعویٰ کیا ہے جو پولس کی تختی اور فرضی شناختی کارڈ بتا کر لوگوں پر رعب جما کر انہیں دھوکہ دیا کرتے تھے اس سے قبل کرائم برانچ نے اس معاملہ میں تین فرضی پولس کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا تھا اس کے ساتھیوں کی تلاش بھی جاری تھی ان مفرور ملزمین کو آج گرفتار کرلیا گیا ہے۔ شکایت کنندہ کو ملزمین نے یہ کہا تھا کہ بلڈر پاس اس کی رقم سود سمیت واپس دلوائیں گے اس کے بعد شکایت کنندہ کی شکایت پر کرائم برانچ نے کارروائی کرتے ہوئے محمد غوث ابراہیم خطیب اور راجیش بڑے سنگھ کو گرفتار کیا تھا اس معاملہ میں مفرور ملزمین کی تلاش جاری تھی اس معاملہ راج بڑے سنگھ کو کرائم برانچ نے راجستھان جئے پور سے گرفتار کیا تھا۔ ملزمین نے شکایت کنندہ سے تقریباً ۱۵ لاکھ روپے کی ٹھگی کی تھی اور اس کے متعدد بینک اکاؤنٹس سے رقم لی تھی اتنا ہی نہیں راج خطیب پولس بتا کر یہ کہتا تھا کہ وہ شکایت کنندہ کی رقم واپس دلوائے گا اب تک ممبئی کرائم برانچ نے دھوکہ دہی کے معاملہ میں چار ملزمین کو گرفتار کیا ہے جس میں ماسٹر مائنڈ محمد غوث عرف راج خطیب ہے اس معاملہ میں پہلی شکایت میں تین ملزمین کو گرفتار کیا گیا تھا اس وقت ملزمین نے شکایت کنندہ کو ایک کروڑ روپے کا قرض بینک سے دلانے کا وعدہ کیا تھا اور پھر اس کے ساتھ دھوکہ کیا اس میں راج خطیب، اس کا فرزند معصب خطیب کو گرفتار کیا گیا تھا راج خطیب خود کو ڈی سی پی قرار دیتا تھا اور اس نے ایک بلڈر کے پاس سے رقم سود سمیت دلانے کے نام پر ۱۶ لاکھ روپے کی شکایت کنندہ سے ٹھگی کی یہ شکایت کنندہ خبر نشر ہونے کے بعد سامنا آیا اس کے بعد ایک دوسرا شکایت کنندہ سامنے آیا جس نے بتایا کہ پولس بھرتی کے نام پر اس نے ۱۲ لاکھ روپے تین امیدواروں سے وصول کئے تھے اس کے بعد اب تک ان ملزمین پر چار ایف آئی آر درج ہو چکی ہے یہ اطلاع ممبئی ڈی سی پی راج تلک روشن نے دی ہے انہوں نے کہا ہے کہ ان کی متاثرین کی تعداد میں اضافہ ہونے کا امکان ہے اس لئے شہریوں سے اپیل کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ اس گینگ نے دھوکہ کیا ہے تو اس کی شکایت وہ کرائم برانچ میں کر سکتے ہیں۔

راجستھان اور بنگال میں زنا بالجبر کے واقعات کے خلاف ہانڈی والا مسجد میں زبردست احتجاج

مجرمین کو سخت ترین سزا اور متاثرہ بچیوں کو انصاف فراہم کرنے کا مطالبہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر): راجستھان اور بنگال میں پیش آنے والے زنا بالجبر کے دل دہلا دینے والے واقعات کے خلاف آج جمعہ، 10 جولائی 2026 کو نماز جمعہ کے بعد ہانڈی والا مسجد، سیفی جبلی اسٹریٹ میں ایک پُرامن اور بھرپور احتجاجی مظاہرہ منعقد کیا گیا۔ اس احتجاج کی قیادت محافظِ ناموسِ رسالت ﷺ اور رضا اکیڈمی کے بانی الحاج محمد سعید نوری نے کی۔ احتجاج سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اعجاز احمد کشمیری نے کہا کہ ملک میں خواتین اور بچیوں کے تحفظ کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ”بیٹی پڑھاؤ، بیٹی بچاؤ“ کا نعرہ اسی وقت بامعنی ہوگا جب بچیوں کی جان، مال، عزت اور آبرو محفوظ ہوں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس گھناؤنے جرم میں ملوث افراد کو سخت ترین قانونی سزا دی جائے تاکہ آئندہ کوئی اس قسم کے جرم کی جرأت نہ کر سکے۔ اس موقع پر الحاج محمد سعید نوری نے اپنے خطاب میں کہا کہ راجستھان اور بنگال کے انسانیت سوز واقعات انتہائی افسوسناک اور قابلِ مذمت ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ متاثرہ خاندانوں کو فوری انصاف فراہم کیا جائے اور مجرموں کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے تاکہ معاشرے میں خواتین اور بچیوں کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔ آخر میں مولانا اعجاز احمد کشمیری نے ملک کے مسلم مسائل پر بات کی اور مظلوموں کے ساتھ ہمیشہ کی طرح کھڑے رہنے کا وعدہ کرتے ہوئے انتظامیہ کو اس بات کی طرح توجہ دلائی کہ ظالموں کو جلد قانونی طور پر عبرتناک سزا دی جائے تاکہ قانون کی بالادستی کا خوف آئندہ ہر کسی سینے میں قائم ہو سکے، اور وہ کبھی اس قسم کی غیر انسانی حرکتیں نہ کر سکیں۔ اور انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ملک میں امن و امان قائم فرمائے، ہماری بچیوں کی جان، مال، عزت و آبرو کی حفاظت فرمائے، ہندوستان کو ترقی و خوشحالی عطا کرے، ہر قسم کے اندرونی و بیرونی فتنوں سے محفوظ رکھے، اور مظلوموں کو انصاف جبکہ ظالموں کو عبرتناک انجام نصیب فرمائے۔ اس احتجاجی پروگرام میں رضا اکیڈمی، سنی جمعیت العلماء اور جمعیت العلماء اہلِ سنت کے ذمہ داران، علماء کرام اور بڑی تعداد میں عوام نے شرکت کی۔

نیتا امبانی فارچیون انڈیا کی سب سے طاقتور خواتین کی فہرست میں نمبر ا پر

ممبئی: ریلائنس فاؤنڈیشن کی بانی اور چیئرپرسن نیتا ایم امبانی، فارچیون انڈیا کی سب سے طاقتور خواتین کی فہرست

میں پہلے نمبر پر ہیں۔ ان کی قیادت میں، ریلائنس فاؤنڈیشن نے ہندوستان بھر میں 100 ملین سے زیادہ زندگیوں کو چھو لیا ہے، جن میں 29 ملین بچے بھی شامل ہیں۔ یہ پہچان ان کی بصیرت کی قیادت، ادارہ سازی اور جامع ترقی کے لیے اس کی پائیدار وابستگی، اور اس کے اٹل یقین کو مناتی ہے کہ حقیقی کامیابی کا اندازہ ہماری زندگیوں سے ہوتا ہے۔ ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ نے یہ اعزاز حاصل کرنے والی نیتا امبانی کی تصویریں شیئر کیں اور کیپشن میں لکھا، محترمہ نیتا ایم امبانی کو فارچیون انڈیا کی سب سے طاقتور خواتین کی فہرست میں نمبر 1 پر آنے پر مبارکباد۔ یہ پہچان ان کی بصیرت کی قیادت، ان کے مستقل عزم کا جشن مناتا ہے کہ ادارے کی تعمیر اور ترقی میں ان کی سچی کامیابی اور ترقی کے عمل کو یقینی بنایا جارہا ہے۔ ان کی قیادت میں، ریلائنس فاؤنڈیشن نے ہندوستان بھر میں 100 ملین سے زیادہ زندگیوں کو چھو لیا ہے، جس میں 29 ملین بچے بھی شامل ہیں۔ اس سے قبل 3 جولائی کو، نیتا امبانی کو امریکی ایسوسی ایشن آف فزیشنز آف انڈین اوریجن (AAPI) نے ٹمپا، فلوریڈا میں منعقدہ ایک تقریب کے دوران باوقار اے اے پی آئی ہیومینیٹیرین ایوارڈ سے نوازا تھا۔ یہ ایوارڈ صحت کی دیکھ بھال، تعلیم، کھیل، ثقافت، اور کمیونٹی کی ترقی میں نیتا امبانی کی غیر معمولی شراکت کو تسلیم کرتا ہے، جب کہ ہمدردی، وقار اور مقصد کے ساتھ معاشرے کی خدمت کرنے کے لیے ان کی ثابت قدمی کا اعتراف بھی کرتا ہے۔ ان کی انسانی ہمدردی کی کوششوں کے مزید اعتراف میں، ٹمپا کی میئر جین کاسٹر نے نیتا امبانی کو ریاستہائے متحدہ کے اعلیٰ ترین شہری اعزازات میں سے ایک شہر ٹمپا کی کلید پیش کی۔ علامتی اعزاز شہر کی شکر گزاری اور اس کے دروازے ان افراد کے لیے کھولنے کی روایت کی نمائندگی کرتا ہے جن کے تعاون نے انسانیت پر معنی خیز اثر ڈالا ہے۔

معروف شاعرہ وادیبہ ڈاکٹر صادقہ نواب سحر کے اعزاز میں انجمن اہل قلم کے زیر انصرام خواتین کی ادبی نشست کا انعقاد

اورنگ آباد: انجمنِ اہلِ قلم کے زیر انصرام گذشتہ روز صدر انجمن ڈاکٹر فردوس رمضانی خان کی رہائش گاہ پر مشہور و معروف ادیبہ وشاعرہ ڈاکٹر صادقہ نواب سحر کی صدارت میں خواتین کی ایک پروقار نشست منعقد کی گئی۔ اس نشست کا آغاز پٹھان لائبہ کی تلاوتِ قرآنِ پاک سے کیا گیا۔ بعدازاں ڈاکٹر عاصمہ شیخ اور ڈاکٹر اسماء ثمرین کا تحقیق مکمل کر کے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے ضمن میں انجمن کی جانب سے پرتپاک استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر شاعرات غزالہ پروین، صبا تحسین، شہباز زرّین، افشین آراء اور زورین صدف نے اپنا کلام پیش کیا۔ علاوہ ازیں صبیحہ قادری، ڈاکٹر اسماء ثمرین، سیدہ ہما فرحین، گوہر نایاب، فوزیہ فاطمہ، ڈاکٹر نازیہ فاطمہ، اور شبانہ بوہرا نے اپنا تعارف پیش کرتے ہوئے فنِ افسانہ نگاری پر بات کی۔ ڈاکٹر صادقہ نواب سحر نے اپنے صدارتی خطاب میں خواتین کے لیے مفید مشورے پیش کئے۔ انہوں نے صدرِ انجمن اہلِ قلم ڈاکٹر فردوس فاطمہ رمضانی خان کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ اس محفل میں نظامت کے فرائض ڈاکٹر شہباز زرّین نے بخوبی انجام دیئے۔ آخر میں آرگنائزر ڈاکٹر فردوس فاطمہ رمضانی خان نے شکریہ کے کلمات ادا کرتے ہوئے اس نشست کے اختتام کا اعلان کیا۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر
روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

ساکی ناکہ سانحہ کے بعد بی ایم سی کی مین ہول کی معاملہ میں ہیلپ لائن قائم

اگر مین ہول کے ڈھکن کھلے، ٹوٹے یا غائب پائے جائیں تو فوری اطلاع دیں، مین ہول سے متعلق شکایات کے لیے وقف واٹس ایپ چیٹ بوٹ

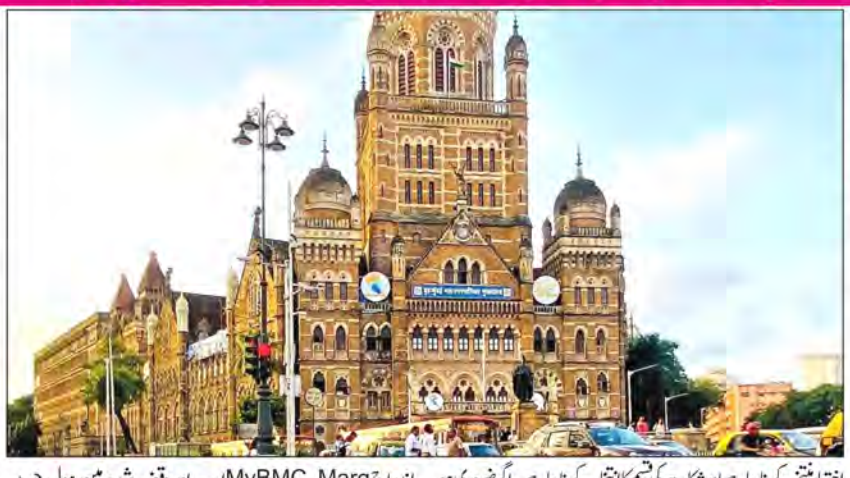

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی ساکی ناکہ میں مین ہول میں اسلم شیخ کی موت کے بعد اب بی ایم سی الرٹ موڈ پر آ گئی ہے اس نے ان حادثہ سے بچنے کیلئے ہیلپ لائن اور شکایت کے ازالہ کیلئے وہاٹس اپ چیٹ بوٹ قائم کیا ہے۔ (بی ایم سی) نے فوری رجسٹریشن اور شکایات کے فوری حل کی سہولت کے لیے ایک زیادہ مضبوط اور شفاف شکایات کے ازالے کا نظام فراہم کیا ہے۔ شہری مختلف ڈیجیٹل چینلز کے ذریعے کھلے، ٹوٹے ہوئے یا غائب مین ہول کور، ڈرین کور کے مسائل اور دیگر شہری شکایات کے بارے میں آسانی سے شکایات درج کر سکتے ہیں۔ کھلے، ٹوٹے ہوئے یا غائب مین ہول کور سے متعلق شکایات کے فوری حل کو یقینی بنانے کیلئے، کارپوریشن نے ایک وقف واٹس ایپ چیٹ بوٹ (9324500600) متعارف کرایا ہے۔ اس سہولت کو استعمال کرنے کیلئے شہریوں کو مقرر کردہ واٹس ایپ نمبر پر پیغام بھیج کر بات چیت شروع کرنی چاہیے۔ اس کے بعد، انہیں ”شکایت جمع کروائیں“ کا اختیار منتخب کرنا چاہیے، واقعے کی جگہ کا اشتراک کریں، اور مسئلے کی تصویر اپ لوڈ کریں۔ کامیاب رجسٹریشن پر، شہری کو مستقبل کی پیروی کے لیے شکایت کا رجسٹریشن نمبر موصول ہوگا۔ شہریوں کو سب سے پہلے My BMC Marg ایپ کو کھولنا چاہیے اور اپنے موبائل نمبر اور OTP کا استعمال کرتے ہوئے لاگ ان کرنا چاہیے۔ اس کے بعد، انہیں نئی رجسٹریشن کا اختیار منتخب کرنا چاہیے اور شکایت کی قسم کا انتخاب کرنا چاہیے۔ اگر ضروری ہو تو، مسئلہ کی مختصر وضاحت فراہم کی جانی چاہیے۔ صارفین کو چاہیے کہ وہ مقام کی موجودہ تصویر اپ لوڈ کریں یا جیوٹیگ والی تصویر کھینچ کر اپ لوڈ کریں۔ شکایت جمع کروانے کے بعد، شہری کو مستقبل کی پیروی کے لیے شکایت کا رجسٹریشن نمبر موصول ہوتا ہے۔ دوسرے چینلز کے ذریعے شکایت کا اندراج MyBMC Marg ایپ اور وقف شدہ مین ہول چیٹ بوٹ کے علاوہ، شہری میونسپل کارپوریشن کے WhatsApp چیٹ بوٹ (8999228999)، آفیشل ویب سائٹ، اور 1916 ہیلپ لائن کے ذریعے بھی شکایات درج کر سکتے ہیں۔ واٹس ایپ چیٹ بوٹ (8999228999) پر مقام اور مسئلہ کی تصویر بھیج کر شکایات درج کی جاسکتی ہیں۔ گڑھوں کی اطلاع دینے کے لیے، کوئی بھی کلیدی لفظ کھڑا (یا کھا) اور مین ہول کور سے متعلق شکایات کے لیے کلیدی لفظ مین ہول (یا ما) کے ساتھ پیغام بھیج سکتا ہے۔ شہری میونسپل کارپوریشن کی ویب سائٹ (portal.mcgm.gov.in) کے ذریعے بھی آپشنز پر جا کر شکایات درج کر سکتے ہیں: شہریوں کے لیے درخواست دیں شکایات تمام۔ مزید برآں، 1916 ہیلپ لائن پر کال کر کے اور ضروری تفصیلات فراہم کر کے شکایات درج کی جاسکتی ہیں۔ ایسے معاملات میں جہاں تصویر کی ضرورت ہوتی ہے، شہریوں کو جیوٹیگ والی تصویر اپ لوڈ کرنے یا کیپچر کرنے کیلئے ایک لنک بھیجا جاتا ہے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) شہریوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ دستیاب شکایتی چینلز کا استعمال کرتے ہوئے مین ہول کے کھلے، ٹوٹے، یا غائب ہونے کے واقعات کے ساتھ ساتھ دیگر خطرناک شہری مسائل کی اطلاع دیں۔ فوری اندراج اور شکایات کی مؤثر پیروی کیلئے شہریوں کو MyBMC Marg موبائل ایپلیکیشن یا WhatsApp چیٹ بوٹ (8999228999) استعمال کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ کارپوریشن نے شہریوں سے بھی خصوصی طور پر اپیل کی ہے کہ وہ کھلے، ٹوٹے، یا مین ہول کے غائب ہونے کی شکایات کیلئے وقف واٹس ایپ چیٹ بوٹ (9324500600) کا استعمال کریں۔

سریبرینیکا نسل کشی: ۳۱ ؍ویں برسی، تین دہائیوں بعد بھی متاثرین اپنوں کے متلاشی

سریبرینیکا نسل کشی کے ۳۱ ؍مکمل ہونے پر اس کے متاثرین کو یاد کیا گیا، جبکہ تین دہائی گزرنے کے بعد بھی متاثرین اپنوں کی تلاش جاری رکھے ہوئے ہیں

جولائی ۱۹۹۵ء میں بوسنیائی سرب افواج نے اقوام متحدہ کے محفوظ علاقے سریبرینیکا پر قبضہ کرنے کے بعد ۸۰۰۰ ؍سے زیادہ بوسنیائی مرد اور لڑکوں کا قتل عام کیا تھا۔ بین الاقوامی عدالت انصاف نے ۲۰۰۷ء میں فیصلہ دیا کہ یہ قتل نسل کشی کے زمرے میں آتے ہیں۔ پوٹو چاری میموریل سینٹر میں ۶۷۰۰ ؍سے زیادہ متاثرین کو دفن کیا جا چکا ہے، جبکہ ۱۰۰۰ ؍سے زیادہ افراد ابھی تک لاپتہ ہیں۔ متاثرین کی باقیات ۵۷۰ ؍سے زیادہ مقامات سے برآمد کی گئی ہیں، جن میں بوسنیا اور ہرزیگووینا بھر میں متعدد بنیادی اور ثانوی اجتماعی قبریں شامل ہیں، جن میں سے بیشتر کو قتل کو چھپانے کی کوشش میں دوبارہ دفن کیا گیا تھا۔ ہزاروں افراد سریبرینیکا میں نسل کشی کی ۳۱ ؍ویں یاد منانے کے لیے جمع ہوئے، جبکہ مزید ۱۰ ؍متاثرین کو سپرد خاک کیا گیا۔ واضح رہے کہ یہ اجتماعی جنازہ، جو ہر سال ۱۱ ؍جولائی کو منعقد ہوتا ہے، بوسنیا اور ہرزیگووینا کی سب سے پرغمگین یادگاری تقریبات میں سے ایک ہے، کیونکہ خاندان اپنے عزیزوں کو دفن کرتے رہتے ہیں جن کی باقیات اجتماعی قبروں سے برآمد ہوتی ہیں اور مارے جانے کی دہائیوں بعد ان کی شناخت ہوتی ہے۔ امسال ۱۰ ؍متاثرین کو ملا کر نسل کشی کے متاثرین کی کل تعداد ۶۷۸۲ ؍ہو گئی۔ بہت سے خاندان تدفین کو ملتوی کر رہے ہیں کیونکہ صرف جزوی باقیات برآمد ہوئی ہیں، انہیں امید ہے کہ نئی دریافت شدہ اجتماعی قبروں میں مزید ہڈیاں ملیں گی۔ بعدازاں اس یادگاری تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، بوسنیا اور ہرزیگووینا کی صدارت کے چیئرمین ڈینس بیسیروویچ نے سریبرینیکا کو نفرت، غیر انسانی بنانے اور جرائم کے بڑھنے سے پہلے ان کا مقابلہ کرنے میں ناکامی کے خلاف عالمی انتباہ قرار دیا۔ بیسیروویچ نے کہا کہ "اجتماعی قتل بے ساختہ تشدد کے واقعات نہیں تھے، بلکہ بین الاقوامی برادری کی آنکھوں کے سامنے جان بوجھ کر منصوبہ بند طور پر انجام دیے گئے۔" تقریب میں ترکی کے خاندان اور سماجی خدمات کے وزیر ماہینور اوزدیمیر گوکتاش کے ذریعہ پڑھے گئے ایک پیغام میں، صدر رجب طیب اردگان نے سریبرینیکا نسل کشی کو جدید تاریخ کے تاریک ترین اور شرمناک ابواب میں سے ایک قرار دیا۔ انہوں نے بوسنیا اور ہرزیگووینا کی خودمختاری، علاقائی سالمیت اور آئینی نظام کے لیے ترکی کی حمایت کا اعادہ کیا۔ پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف نے اس نسل کشی کو انسانیت کے خلاف جرم قرار دیتے ہوئے مارے گئے بوسنیائی مردوں اور لڑکوں اور سریبرینیکا کی ماؤں کو خراج تحسین پیش کیا اور بوسنیا اور ہرزیگووینا کے لیے پاکستان کی حمایت کا اعادہ کیا۔ البانیہ اور مونٹینیگرو کے عہدیداروں نے کہا کہ نسل کشی سے متعلق حقائق بین الاقوامی عدالتوں کے ذریعہ حتمی طور پر قائم کیے گئے ہیں اور انہیں سیاسی تشریح تک محدود نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ نسل کشی سے انکار اور سزا یافتہ جنگی مجرموں کی پذیرائی سچائی، انصاف اور متاثرین کے وقار پر حملہ ہے۔ 1993 کے موسم بہار میں، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے سریبرینیکا کو ایک محفوظ محفوظ علاقہ قرار دیا تھا۔ راتکو ملادیچ کی کمان میں بوسنیائی سرب افواج نے 11 جولائی 1995 کو ڈچ اقوام متحدہ کے امن دستوں کی موجودگی کے باوجود اس علاقے پر قبضہ کر لیا۔ خواتین، بچوں اور بوڑھوں کو زبردستی اس علاقے سے منتقل کر دیا گیا، جبکہ ۸۰۰۰ ؍سے زیادہ بوسنیائی مردوں اور لڑکوں کو حراست میں لیا گیا اور بعد میں سریبرینیکا اور اس کے اردگرد جنگلوں، اسکولوں، کارخانوں اور گوداموں میں مار دیا گیا۔ متاثرین کی باقیات مشرقی بوسنیا بھر میں درجنوں بنیادی اور ثانوی اجتماعی قبروں سے برآمد کی گئی ہیں۔ بہت سی لاشوں کو بنیادی قبروں سے نکال کر ثانوی مقامات پر دوبارہ دفن کیا گیا تاکہ جرائم کے ثبوت کو چھپانے کی منظم کوشش کی جا سکے۔ شناخت شدہ باقیات کو ہر ۱۱ ؍جولائی کو پوٹو چاری میموریل قبرستان میں دفن کیا جاتا رہتا ہے، جبکہ ۱۰۰۰ ؍سے زیادہ لاپتہ متاثرین کی تلاش جاری ہے۔ انہیں متاثرین کے اہل خانہ میں نرمینا لاکوٹا ہیں، جو گزشتہ ۳۱ ؍سالوں سے اپنے بھائی اور والد کی تلاش کر رہی ہیں، چنانچہ انہوں نے شاعری کا سہارا لیا تاکہ وہ اپنے عزیزوں سے بات کرتی رہیں جو ۱۹۹۵ء کی سریبرینیکا نسل کشی میں کھو گئے تھے۔ نرمینا لاکوٹا کے وہ الفاظ جو انہوں نے اپنے والد اور بھائی کو لکھنے میں برسوں گزارے، دل کو چھو لینے والے ہیں۔ "میں تمہارے بارے میں کچھ نہیں جانتی، پھر بھی تمہیں لکھتی ہوں۔ مجھے نہیں معلوم تم کہاں ہو، کیسے ہو، یا تمہارا کیا بنا۔

امارت اسلامیہ نے افغانستان کے خلاف شہباز شریف کے الزامات کو مسترد کر دیا

کابل: پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف کے حالیہ ریمارکس پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے، امارت اسلامیہ کے ترجمان نے طلوع نیوز کو بتایا کہ کابل پاکستانی اہلکار کی جانب سے لگائے گئے الزامات کو سختی سے مسترد کرتا ہے۔ ذبیح اللہ مجاہد نے زور دے کر کہا کہ ایسے الزامات سے کابل اور اسلام آباد کے تعلقات کو نقصان پہنچا ہے۔ "ہم پاکستانی وزیر اعظم کے الزامات کو سختی سے مسترد کرتے ہیں۔ یہ دعوے دہرائے جانے والے اور بے بنیاد ہیں۔ افغانستان غیر ملکی گروپوں کو اپنی سرزمین پر کام کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور نہ ہی کسی ملک کو افغان سرزمین کو پاکستان یا کسی دوسری قوم کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ افغانستان اور پاکستان کے درمیان اس طرح کے شکوک و شبہات، پروپیگنڈے اور متضاد بیانیوں نے کشیدگی کو ہوا دی ہے اور ایسے بیانات سے تحفظات کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے جو قابل اعتماد ماحول ہے۔ مجاہد نے کہا کہ پاکستان کے وزیر اعظم کی سطح پر بنایا گیا۔ قبل ازیں وزیر اعظم شہباز شریف نے دعویٰ کیا تھا کہ بھارت کے حمایت یافتہ عسکریت پسند گروپوں کی افغانستان میں محفوظ پناہ گاہیں ہیں اور وہ پاکستان کے خلاف حملے کرنے کے لیے افغان سرزمین استعمال کرتے ہیں۔ شریف نے کہا، اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارا مشرقی پڑوسی اس لعنت میں گہرا ملوث ہے۔ وہ ان دہشت گردوں اور ان کے گروپوں کو ہر ممکن طریقے سے فنڈنگ اور ہتھیار فراہم کرتا ہے۔ یہ دہشت گرد افغانستان میں جمع ہوتے ہیں اور پھر خیبر پختونخواہ میں حملے کرتے ہیں۔ اس میں کچھ اور غیر ملکی عناصر بھی ملوث ہیں، لیکن میں یہاں اس کی تفصیل نہیں بتاؤں گا۔ دریں اثناء متعدد تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ پاکستان کو افغانستان پر الزامات لگانے کے بجائے کابل کے ساتھ اپنے تحفظات کو سفارت کاری کے ذریعے حل کرنا چاہیے۔ ایک سیاسی تجزیہ کار سرور نیازی نے کہا کہا گر شہباز شریف کے دعوے سچے ہیں تو ٹی ٹی پی کے مبینہ مراکز کو کیوں نشانہ نہیں بنایا جا رہا؟ اس کے بجائے تعلیمی اداروں، ہسپتالوں اور رہائشی علاقوں کو بمباری سے نشانہ بنایا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں بے گناہ شہری مارے جاتے ہیں۔ اگر ایسے الزامات ہیں تو ان کا ڈپلومیٹک میڈیا کے ذریعے جائزہ لیا جائے اور متحدہ کے ذریعے حل کیا جائے۔" حالیہ مہینوں میں پاکستانی حکام نے بارہا یہ دعویٰ کیا ہے کہ مسلح گروپ افغان سرزمین سے پاکستان کے خلاف کارروائیاں کر رہے ہیں۔ امارت اسلامیہ نے مسلسل ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ افغان سرزمین کو کسی ملک کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔

یورپی یونین کی پارلیمنٹ نے

پاکستان کی جی ایس پی پلس تجارتی حیثیت ختم کرنے کی تحریک پیش کی

برسلز: اسلام آباد کو ایک بڑا سفارتی دھچکا دیتے ہوئے، یورپی پارلیمنٹ نے پاکستان کے خلاف ریاست کی طرف سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور نسلی اقلیتوں کو منظم طریقے سے خاموش کرنے پر غیر سمجھوتہ کرنے والا موقف اختیار کیا ہے۔ یورپی قانون سازوں نے ایک واضح قرارداد پیش کی ہے جو ملک کی اہم جنرلائزڈ اسکیم آف پریفرنسز پلس (GSP+) کی حیثیت کو سامنے رکھتی ہے۔ تحریک میں واضح طور پر متنبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان کی اپنے بین الاقوامی انسانی ہمدردی کے وعدوں کو برقرار رکھنے میں مسلسل ناکامی کے نتیجے میں ان تجارتی مراعات کو فوری طور پر واپس لیا جانا چاہیے، جس سے نقدی کی تنگی کا شکار ملک کو منافع بخش یورپی منڈی تک ڈیوٹی فری تجارتی رسائی کو مؤثر طریقے سے چھین لینا چاہیے۔ یہ قرارداد جبری گمشدگیوں اور ممتاز بلوچ اور پشتون سول سوسائٹی کے رہنماؤں کو دانستہ طور پر نشانہ بنانے کے انتہائی حساس معاملے پر بین الاقوامی سطح پر گہری روشنی ڈالتی ہے۔ یورپی قانون سازوں نے انسانی حقوق کے محافظوں کے خلاف جاری ریاستی کریک ڈاؤن پر شدید تحفظات کا اظہار کیا ہے، من مانی حراستوں کو فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کیا ہے اور دادشاہ، علی وزیر، حنیف پشتین، اور نور اللہ ترین جیسے کارکنوں کی ضمانت کی حفاظت اور غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ تحریک توہین مذہب، انسداد دہشت گردی اور سائبر کرائم قوانین کے سیاسی ہتھیاروں کے طور پر سول سوسائٹی کو دبانے اور سیاسی مخالفین کو اپاہج کرنے کے تزویراتی غلط استعمال کی شدید مذمت کرتی ہے۔ ایمان مزاری، ہادی علی چٹھہ، مہرنگ بلوچ، اور صبغت اللہ شاہ جی سمیت صف اول کے محافظوں کی حالیہ ہائی پروفائل سزاؤں کو یورپی یونین کی پارلیمنٹ نے قانون کی حکمرانی اور منصفانہ ٹرائل کے حق کی سنگین خلاف ورزی قرار دیا۔ سیاسی ظلم و ستم سے ہٹ کر، یورپی پارلیمنٹ نے اپنی توجہ غیر محفوظ مذہبی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والی کم عمر لڑکیوں کے زبردست اغوا، جبری تبدیلی، اور بچپن کی شادیوں پر مرکوز کی ہے۔ قرارداد میں ایک 13 سالہ مسیحی لڑکی ماریہ شہباز کے انتہائی پریشان کن کیس کی نشاندہی کی گئی ہے، جو کہ عدالتی تحفظ کے لیے اقلیتی گروہوں کو درپیش نظامی ناکامیوں کی مکمل علامت ہے۔ ماریہ کو اغوا کر کے ایک 30 سالہ شخص کے ساتھ زبردستی شادی کا نشانہ بنایا گیا ایک ایسا استحصال جسے پاکستان کی وفاقی آئینی عدالت نے مارچ 2026 میں حیران کن طور پر توثیق کرتے ہوئے ایک خطرناک قانونی نظیر قائم کی۔ یورپی پارلیمنٹ میں متعدد ارکانِ پارلیمنٹ نے پاکستان میں انسانی حقوق کی مبینہ خلاف ورزیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یورپی یونین سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان کو حاصل جی ایس پی پلس (GSP+) تجارتی مراعات کا از سر نو جائزہ لیا جائے اور ضرورت پڑنے پر انہیں معطل یا ختم کیا جائے

پی او کے رہنما نے پاکستانی میڈیا پر تنقید کی، فوج کو راولاکوٹ خالی کرنے کا کہا

راولاکوٹ: پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر (PoJK) پر اسلام آباد کے انتظامی اور فوجی کنٹرول کے مکمل ٹوٹنے کا اشارہ دینے والے ایک دھماکہ خیز صورت حال میں، شہری حقوق کے ممتاز رہنما سردار عثمان خان نے پاکستانی سکیورٹی فورسز کو راولاکوٹ شہر کو فوری طور پر خالی کرنے کا براہ راست الٹی میٹم دیا ہے۔ عیدگاہ گراؤنڈ میں ایک بہت بڑے عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، کالعدم جموں کشمیر جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی کے بنیادی رکن نے خطہ پر ان کی گرفت کو ختم کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے حکمران اسٹیبلشمنٹ کو کھلا چیلنج کیا۔ بظاہر مشتعل خان نے پاکستانی میڈیا نیٹ ورکس کے ذریعے نشر کیے جانے والے ریاستی منظور شدہ بیانیے کی جارحانہ طور پر مذمت کی، جس نے بار بار مقامی شہری حقوق کے مظاہروں کو وسیع تر علاقائی آزادی کی تحریک کے لیے خطرہ قرار دیا ہے۔ اسٹیبلشمنٹ کے پروپیگنڈے کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے، خان نے ریاستی نشریاتی اداروں کو زمینی حقائق سے مکمل طور پر لاتعلق قرار دیتے ہوئے، انہیں ہیرا منڈی کے ناجائز بچے کے طور پر آن کیمرہ ہٹانے کو مسترد کر دیا۔ آتش گیر خطاب نے بیرونی ہینڈلرز کے ذریعہ مقامی گورننس کی گہری کارپوریٹ اور سیاسی تخریب پر بہت زیادہ توجہ مرکوز کی۔

مسیحی کو توہین رسالت کے جرم میں

سزائے موت کے بعد پاکستان میں احتجاج شروع

کراچی: پاکستان کے شہر کراچی میں ہفتہ کو ایک پرتشدد مظاہرے پھوٹ پڑے جب نامعلوم افراد نے ایک عیسائی اور اس کی والدہ کی تصاویر کے ساتھ ایک مسلمان دکاندار کو قرآن پاک کا بے حرمتی صفحہ میل کیا۔ کراچی میں مقیم مسیحی حقوق کے وکیل آصف بستیان نے بتایا کہ یہ لفافہ قزافی کالونی، بلدیہ ٹاؤن میں ولید جنرل اسٹور پر پہنچایا گیا تھا۔ اس میں قرآن مجید کا ایک جلا ہوا صفحہ، 40 سالہ کیتھولک عظیم جاوید اور ان کی والدہ کی تصاویر اور ان کے قومی شناختی کارڈ کی تصویر تھی۔ باسٹین نے کرسچن ڈیلی انٹرنیشنل - مارننگ سٹار نیوز کو بتایا" جیسے ہی مبینہ بے حرمتی کی خبر پھیلی، کئی سو مسلمان، جن میں مذہبی جماعتوں کے کارکن بھی شامل ہیں، اس گلی کے باہر جمع ہوئے جہاں جاوید کا گھر واقع ہے اور احتجاج کرنا شروع کر دیا۔ تقریباً 10 سے 15 عیسائی خاندان اس گلی میں رہتے ہیں، اور وہ مؤثر طریقے سے اپنے گھروں میں پھنس گئے تھے۔ باسٹیان نے کہا کہ افسران کے جائے وقوعہ پر پہنچنے کے بعد مظاہرین نے پولیس کی گاڑیوں پر پتھراؤ کیا، ابتدائی واپسی پر مجبور ہونا پڑا۔ صوبہ سندھ کی حکومت نے صورتحال پر قابو پانے کے لیے اضافی پولیس کے ساتھ نیم فوجی رینجرز تعینات کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی بروقت مداخلت نے اسے روک دیا جو ایک بڑا سانحہ بن سکتا تھا۔ جب حکام نے احتجاجی رہنماؤں کو یقین دہانی کرائی کہ پولیس صدر پوسٹ آفس سے مکمل تحقیقات کرے گی اور سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کرے گی، جہاں مبینہ طور پر لفافہ میل کیا گیا تھا، مظاہرے کو ختم کر دیا گیا۔" باسٹین نے کہا کہ بعد میں حکام نے جاوید کے اہل خانہ کو محفوظ مقام پر لے جانے کے لیے ایک بکتر بند پولیس گاڑی کا استعمال کیا۔ خاندان کے ایک قریبی ذریعہ نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ یہ واقعہ جاوید کو توہین رسالت کے مقدمے میں جھوٹے طور پر پھنسانے یا اس کے خلاف ہجوم پر حملہ کرنے کی کوشش معلوم ہوتا ہے۔

پاکستان میں بڑھتے سکیورٹی خدشات سے غیر ملکی سرمایہ کار پریشان

سرمایہ کاری کے ماحول پر منفی اثرات

اسلام آباد: پاکستان میں بگڑتی ہوئی سکیورٹی صورتحال اور بڑھتے ہوئے دہشت گرد حملوں کے باعث غیر ملکی سرمایہ کاروں میں تشویش بڑھ رہی ہے، جس سے ملک میں سرمایہ کاری کے ماحول پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ تازہ سروے کے مطابق کراچی، بلوچستان اور خیبر پختونخوا سمیت مختلف علاقوں میں سکیورٹی خطرات کاروباری سرگرمیوں اور سرمایہ کاری کے فیصلوں پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اوورسیز انویسٹرز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے 2026 کے سکیورٹی سروے میں غیر ملکی کمپنیوں نے دہشت گردی، سیاسی غیر یقینی صورتحال، اغوا برائے تاوان، بھتہ خوری اور کاروباری اخراجات میں اضافے کو اپنی اہم تشویش قرار دیا ہے۔ متعدد سرمایہ کاروں کا کہنا ہے کہ سکیورٹی خدشات کے باعث کاروباری توسیع اور نئی سرمایہ کاری کے منصوبے متاثر ہو رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق پاکستان اگرچہ بیرونی سرمایہ کاری بڑھانے اور معیشت کو مستحکم کرنے کی کوشش کر رہا ہے، تاہم مسلسل سکیورٹی چیلنجز، پالیسیوں میں غیر یقینی اور معاشی دباؤ سرمایہ کاروں کے اعتماد کو کمزور کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پائیدار سرمایہ کاری کے لیے صرف معاشی اصلاحات ہی نہیں بلکہ امن و امان اور قانون کی حکمرانی میں بھی نمایاں بہتری ضروری ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ اگر سکیورٹی صورتحال میں خاطر خواہ بہتری نہ آئی تو پاکستان کے لیے براہِ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) میں اضافہ اور عالمی سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال کرنا مزید مشکل ہو سکتا ہے، جس کے اثرات ملکی معاشی بحالی پر بھی مرتب ہو سکتے ہیں۔

تبت چین کی گرین انرجی حکمت عملی کا مرکز

لہاسا: چین کی قابل تجدید توانائی کی تیزی سے بڑھتی ہوئی صنعت میں تبت ایک کلیدی حیثیت اختیار کر چکا ہے، جہاں وسیع آبی وسائل، شمسی توانائی، ہوائی توانائی اور اہم معدنی ذخائر بیجنگ کی گرین انرجی حکمتِ عملی کو تقویت دے رہے ہیں۔ تاہم مبصرین کا کہنا ہے کہ ان منصوبوں کے باوجود مقامی تبتی آبادی کو وسائل کے استعمال اور منصوبہ بندی میں محدود کردار حاصل ہے، جبکہ ان کے سماجی، ثقافتی اور ماحولیاتی اثرات پر خدشات مسلسل بڑھ رہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق تبت میں بڑے پیمانے پر پن بجلی گھروں، شمسی توانائی کے منصوبوں، ونڈ فارمز اور لیتھیم سمیت دیگر اہم معدنیات کی کان کنی میں سرمایہ کاری کی جا رہی ہے۔ یہ معدنیات الیکٹرک گاڑیوں، بیٹریوں اور دیگر گرین ٹیکنالوجیز کی عالمی سپلائی چین کے لیے انتہائی اہم سمجھی جاتی ہیں، جس سے تبت چین کی صاف توانائی کی پالیسی میں ایک اسٹریٹجک مرکز بنتا جا رہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ان منصوبوں سے چین کو توانائی کی خود کفالت اور عالمی گرین انرجی مارکیٹ میں اپنی برتری مضبوط کرنے میں مدد مل رہی ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ مقامی برادریوں کی نقل مکانی، قدرتی ماحول میں تبدیلی اور روایتی طرزِ زندگی پر اثرات کے حوالے سے بھی خدشات سامنے آ رہے ہیں۔

ٹی ٹی اے پی نے ۵ ؍اگست سے ملک گیر احتجاج کا اعلان کیا

کھوکھر نے کہا کہ اتحاد نے وسیع مشاورت کے بعد اپنے مطالبات کو حتمی شکل دی ہے

اسلام آباد: حزب اختلاف کے اتحاد، تحریک تحفظ عین پاکستان (ٹی ٹی اے پی) نے جمعہ کو ملک بھر میں سیاسی اور سیکورٹی کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے خلاف ریلیوں اور عوامی رابطہ مہم کے ساتھ 5 اگست سے ملک گیر احتجاجی تحریک کا اعلان کیا ہے۔ اس بات کا اعلان قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف محمود خان اچکزئی، سینیٹ میں قائد حزب اختلاف علامہ راجہ ناصر عباس، ٹی ٹی اے پی کے وائس چیئرمین مصطفی نواز کھوکھر، سردار اختر مینگل اور دیگر اتحادی رہنماؤں نے مشترکہ پریس کانفرنس میں کیا۔ مشترکہ پریس کانفرنس ایک روز قبل مشاورتی اجلاس کے بعد کی گئی۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ مہم 5 اگست سے شروع ہوگی، سابق وزیر اعظم عمران خان کی سزا کے تین سال مکمل ہونے پر۔ احتجاجی مظاہروں کے شیڈول کا اعلان اتحادی جماعتوں سے مزید مشاورت کے بعد کیا جائے گا۔ اتحاد نے بلوچستان حکومت کے فوری استعفیٰ، دہشت گردی اور بلوچستان اور آزاد جموں و کشمیر کے حالات پر بحث کیلئے پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلانے اور اسٹیک ہولڈرز کے درمیان بات چیت تک آئندہ آزاد جموں و کشمیر کے انتخابات کو ملتوی کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس نے پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے بانی عمران خان، ان کی اہلیہ بشریٰ بی بی اور دیگر سیاسی قیدیوں کی فوری رہائی کا بھی مطالبہ کیا۔ اس نے عمران کی بہن علیمہ خان کے مقدمے پر بھی تشویش کا اظہار کیا، جسے اس نے خان کے خاندان کو سیاسی انتقام قرار دیا۔ ٹی ٹی اے پی کے سربراہ اچکزئی نے پریس کانفرنس میں کہا کہ اتحاد نے صوبے میں حالیہ تشدد کے بعد بلوچستان کے مسئلے کو ترجیح دی ہے اور وہ بلوچستان یا آزاد جموں و کشمیر کے حالات کو نظر انداز نہیں کرے گا۔ زیارت کے قریب حالیہ حملے کا ذکر کرتے ہوئے، اچکزئی نے الزام لگایا کہ پولیس اہلکاروں کو ناکافی گولہ بارود کے ساتھ تعینات کیا گیا تھا اور اس واقعے کے بعد کسی اہلکار کو جوابدہ نہیں ٹھہرایا گیا۔ کھوکھر نے کہا کہ اتحاد نے وسیع مشاورت کے بعد اپنے مطالبات کو حتمی شکل دی ہے، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ بلوچستان اور آزاد جموں و کشمیر میں مزید بگاڑ کو روکنے کے لیے فوری سیاسی مشغولیت کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتحاد نے آزاد جموں و کشمیر کے انتخابات ملتوی کرنے کی حمایت کی اور حکومت پر زور دیا کہ وہ اس مسئلے کو بات چیت کے ذریعے حل کرے۔ ایکسپریس ٹریبیون سے بات کرتے ہوئے، ٹی ٹی اے پی کے ترجمان اخونزادہ حسین سید نے کہا کہ پی ٹی آئی کے چیئرمین بیرسٹر گوہر علی خان نے جمعرات کے مشاورتی اجلاس میں تجویز دی تھی کہ اپوزیشن عمران خان کی سزا کے تین سال مکمل ہونے پر 5 اگست کو ملک گیر احتجاجی مہم شروع کرے۔

چین نے چپ سازی کیلئے ہیلیم کی برآمدات کو روک دیا

بیجنگ: چین نے جمعہ کے روز کہا کہ وہ عارضی طور پر ہیلیئم کی برآمد کو روک رہا ہے، جو چپ سازی کے لیے ایک اہم عنصر ہے، کیونکہ ایران جنگ میں اضافے سے عالمی سپلائی میں خلل پڑتا ہے۔ چین کی وزارت تجارت اور اس کی کسٹم ایجنسی نے ایک مختصر بیان میں کہا کہ وہ عوامی جمہوریہ چین کے غیر ملکی تجارت کے قانون کی متعلقہ دفعات کے مطابق ہیلیم کی برآمد پر عارضی پابندی عائد کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس کی وجوہات کی مزید وضاحت نہیں کی۔ ہیلیم سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ کے لیے اہم ہے، اور طبی شعبے میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے ایم آر آئی مشینوں کو ٹھنڈا کرنے میں۔ فروری کے آخر میں جب سے ایران جنگ شروع ہوئی ہے، عالمی سطح پر ہیلیم کی سپلائی میں خلل پڑا ہے اور قیمتیں کافی بڑھ گئی ہیں۔ کنسلٹنسی ٹریویم چائنا کے ایک تحقیقی نوٹ میں بتائے گئے تخمینے کے مطابق، چین اپنی ہیلیئم کا صرف 15 فیصد یا اس سے کم پیداوار کرتا ہے، اس کا زیادہ تر حصہ قطر سے درآمد کرتا ہے، جو دنیا کی سپلائی کا تقریباً ایک تہائی حصہ پیدا کرتا ہے۔ فرانسیسی بینک نیٹیکسس کے ایک سینئر ماہر اقتصادیات گیری این جی نے کہا کہ چین اپنی صنعتوں کی حفاظت کے لیے کوشاں ہے کیونکہ ہیلیم کی عالمی سپلائی بہت تنگ ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "اس طرح کے ایکسپورٹ کنٹرول اقدام کا مقصد مقامی صنعت کو تحفظ فراہم کرنا ہے، خاص طور پر چونکہ یہ چپ میکنگ کے لیے اہم ہے۔" این جی نے کہا کہ یہ ممکنہ طور پر سیاسی وجوہات کی بناء پر مقامی استعمال کے لیے سپلائی کو محفوظ بنانے کے لیے اس اقدام کو نافذ کر رہا ہے۔ یہ اقدام ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب چین چپ سازی اور مصنوعی ذہانت میں اپنی خود کفالت کی صلاحیتوں کو بڑھا رہا ہے کیونکہ امریکہ کے ساتھ اس کی ٹیکنالوجی کی دوڑ گرم ہو رہی ہے۔ شنگھائی میں قائم کنسلٹنسی ٹائیڈل ویو سلوشنز کے سینئر پارٹنر، کیمرون جانسن نے کہا کہ یہ معلوم نہیں ہے کہ عالمی ہیلیم کی سپلائی کب معمول پر آئے گی۔ جانسن نے کہا، "حقیقت یہ ہے کہ وہ (چین (اب برآمدات پر پابندی لگا رہے ہیں، بنیادی طور پر مجھے یہ بتاتا ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ ان کے پاس اتنا ہیلیم نہیں ہے کہ انہیں کیا کرنے کی ضرورت ہے۔" تاہم، چونکہ چین ہیلیم کا نسبتاً چھوٹا برآمد کنندہ ہے، اس لیے" اس اقدام کا عالمی سطح پر کوئی خاص اثر نہیں ہو سکتا، این جی نے مزید کہا، اگرچہ موجودہ سپلائی کے جھٹکے کی وجہ سے عالمی سپلائی پر اب بھی کچھ دباؤ ہو سکتا ہے۔

چین کی فروخت میں تیزی سے کمی کے باعث جرمن کارساز کمپنیاں متاثر ہوئیں

چین کی جوتا فیکٹری میں ہولناک آتشزدگی نے صنعتی تحفظ پر سنگین سوالات کھڑے کئے

بیجنگ: چین کے جنوب مشرقی صوبے فوجیان کے شہر جن جیانگ میں واقع ایک جوتا بنانے والی فیکٹری میں خوفناک آتشزدگی کے نتیجے میں کم از کم 28 افراد ہلاک ہو گئے، جس کے بعد ملک کے صنعتی شعبے میں حفاظتی انتظامات پر ایک بار پھر سنگین سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ یہ حادثہ حالیہ ہفتوں میں کوئلے کی کان اور آتش بازی کی فیکٹری میں پیش آنے والے مہلک واقعات کے بعد سامنے آیا ہے، جس سے صنعتی سلامتی کے نظام پر نئی بحث چھڑ گئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق آگ جن جیانگ کی ہُوئی ٹینگ جوتا فیکٹری میں بھڑکی، جہاں اس وقت 239 افراد موجود تھے۔ امدادی ٹیموں نے 213 افراد کو بحفاظت نکال لیا، تاہم 28 افراد جان کی بازی ہار گئے۔ فیکٹری میں جوتوں کی تیاری میں استعمال ہونے والے آتش گیر مواد اور گودام میں موجود سامان کی وجہ سے آگ تیزی سے پوری عمارت میں پھیل گئی، جبکہ بعض سیڑھیوں پر رکھی اشیا نے ریسکیو کارروائیوں میں بھی رکاوٹ ڈالی۔ چینی صدر شی جن پنگ نے واقعے کی مکمل تحقیقات، ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی اور ملک بھر میں صنعتی تحفظ کے اقدامات مزید مؤثر بنانے کی ہدایت دی ہے۔ حکام نے فیکٹری کے مالک اور بعض ذمہ دار افراد کو حراست میں لے لیا ہے جبکہ کمپنی کے بینک اکاؤنٹس بھی منجمد کر دیے گئے ہیں۔ جن جیانگ کو چین کی "جوتوں کا دارالحکومت" کہا جاتا ہے، جہاں ہر سال ایک ارب سے زائد جوڑے تیار کیے جاتے ہیں اور دنیا بھر کو برآمد کیے جاتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ چین میں گزشتہ برس کام کے دوران پیش آنے والے حادثات میں مجموعی کمی ریکارڈ کی گئی، تاہم معاشی دباؤ کے دوران چھوٹے اور درمیانے درجے کے کارخانوں میں حفاظتی معیارات پر سمجھوتہ کیے جانے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے، خصوصاً ان صنعتوں میں جہاں آتش گیر مواد کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔ جب کہ دوسری سہ ماہی کے دوران چین میں جرمن کارسازوں کی فروخت مزید گر گئی، کیونکہ دنیا کی سب سے بڑی آٹو مارکیٹ میں ایک طویل سست روی نے مقامی حریفوں کے ساتھ شدید لڑائی میں لیگیسی برانڈز پر دباؤ بڑھا دیا۔ کمپنی کی فروخت کے اعداد و شمار کے مطابق، واکس ویگن، مرسڈیز بینز، بی ایم ڈبلیو کو چین میں اپریل سے جون کے عرصے میں کم از کم 30٪ کی کمی دیکھی گئی۔ ووکس ویگن نے جمعہ کو 36.6 فیصد پر سال بہ سال سب سے تیز کمی کی اطلاع دی۔ ووکس ویگن کے سیلز ایگزیکٹیو مارکو شوبرٹ نے کہا، چین میں صورتحال بدستور چیلنجنگ ہے، جہاں ہم اپنی نئی لانچ کی گئی، مقامی طور پر تیار کی جانے والی الیکٹرک گاڑیوں سے ابتدائی مثبت رفتار کے باوجود، تقریباً 20 فیصد کی مجموعی مارکیٹ گراوٹ سے بچ نہیں سکے۔" ووکس ویگن کو چینی ای وی ہیوی ویٹ بی وائی ڈی نے 2024 میں مارکیٹ کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کارساز کمپنی کے طور پر ختم کر دیا تھا، لیکن جرمن کمپنی نے سال کے آغاز میں مختصر طور پر اپنا تاج واپس لے لیا کیونکہ اس نے ملک میں ای وی ہیوی پروڈکٹ کے خلاف کارروائی کا آغاز کیا۔ اس مختصر مہلت کی وجہ چین میں سبز کاروں کے لیے کم ہوتی سبسڈی ہے۔ جرمن برانڈز نے چین میں اپنی کامیابی کو دہن کے انجن کے ورثے پر بنایا، جس کے تجزیہ کاروں اور صنعت کے مبصرین کا کہنا ہے کہ اب نوجوان، ٹیک سیوی چینی صارفین کے ساتھ گونج نہیں رہی۔

ایپل نے تجارتی راز کی مبینہ چوری کے

الزام میں اوپن اے آئی پر مقدمہ دائر کیا

نیویارک: ایپل نے OpenAI اور دو سابق سینئر ملازمین کے خلاف ایک وفاقی مقدمہ دائر کیا ہے، جس میں انہوں نے مصنوعی ذہانت کے ہارڈویئر کی ترقی میں معاونت کے لیے کمپنی کی خفیہ معلومات اور تجارتی رازوں کو غلط طریقے سے استعمال کرنے کا الزام لگایا ہے۔ ایپل نے جمعہ کو کیلیفورنیا میں امریکی وفاقی عدالت میں مقدمہ دائر کیا، جس میں اوپن اے آئی اور ایپل کے دو سابق ایگزیکٹوز پر الزام لگایا گیا کہ وہ AI سے چلنے والی ہارڈویئر مصنوعات کی ترقی کو تیز کرنے کے لیے ملکیتی کمپنی کی معلومات کو غیر قانونی طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ مدعا علیہان میں ایپل کے سابق سینئر الیکٹریکل سسٹم انجینئر چانگ لیو اور آئی فون اور ایپل واچ پروڈکٹ ڈیزائن کے کمپنی کے سابق نائب صدر تانگ ٹین شامل ہیں، جو اب OpenAI کے ہارڈویئر ڈویژن کی قیادت کرتے ہیں۔ شکایت کے مطابق، لیو نے کمپنی چھوڑنے کے بعد ایپل کے اندرونی نظام تک رسائی برقرار رکھی اور ہارڈویئر کی ترقی سے متعلق خفیہ انجینئرنگ فائلیں ڈاؤن لوڈ کیں۔ ایپل نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ ٹین نے OpenAI میں شامل ہونے سے پہلے حساس سپلائر دستاویزات، اندرونی رپورٹس اور دیگر ملکیتی مواد کو منتقل کیا۔ کمپنی نے کہا کہ ایپل کے 400 سے زیادہ سابق ملازمین اب OpenAI میں کام کرتے ہیں۔ یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ ملازمین آجروں کو تبدیل کرنے کے لیے آزاد ہیں، ایپل نے استدلال کیا کہ کسی مدمقابل کو خفیہ معلومات یا تجارتی راز لینا امریکی تجارتی خفیہ قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے اور حریف مصنوعات کی ترقی کو غیر منصفانہ طور پر فائدہ پہنچاتا ہے۔ اوپن اے آئی نے ان الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ اسے "دوسری کمپنیوں کے تجارتی رازوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے" اور وہ جدید AI ٹیکنالوجیز تیار کرنے پر مرکوز ہے۔ کمپنی نے کہا کہ وہ ان دعوؤں کے خلاف بھرپور طریقے سے اپنا دفاع کرے گی۔ یہ مقدمہ دو کمپنیوں کے درمیان تناؤ میں نمایاں اضافے کی نشاندہی کرتا ہے جنہوں نے تجارتی تعلقات کو بھی برقرار رکھا ہے۔ 2024 میں، ایپل نے چیٹ جی پی ٹی کو اپنی وسیع تر AI حکمت عملی کے حصے کے طور پر سری اور دیگر ایپل انٹیلی جنس سروسز کی منتخب خصوصیات میں ضم کیا۔ اسی وقت، اوپن اے آئی نے سافٹ ویئر سے آگے صارفین کے ہارڈویئر میں توسیع کی ہے، خاص طور پر ایپل کے سابق ڈیزائن چیف جانی ایوے کی طرف سے قائم کردہ AI ہارڈویئر اسٹارٹ اپ، io مصنوعات کے 6.5 بلین ڈالر کے حصول کے ذریعے۔ صنعت کے تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یہ کیس AI سے چلنے والے صارفین کے آلات تیار کرنے کی دوڑ میں مسابقت کو تیز کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

تاریخ ساز لیڈر کا تاریخی جنازہ۔۔

سوال یہ ہے کہ ٹرمپ کو یہ خبر کس نے دی تھی کہ آیت اللہ خامنہ ای ایران میں مقبولیت کھو چکے ہیں اور عوام ان سے متنفر ہیں؟ عوامی شکایات اور اپنے مطالبات کو لے کر احتجاج کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہوتا کہ عوام نظام سے متنفر ہیں۔ اگر عوام نظام سے متنفر ہوتے تو آیت اللہ خامنہ ای کی شہادت کے بعد امریکی اور اسرائیلی حملوں کے خلاف سڑکوں پر عوامی سیلاب نظر نہیں آتا۔ بلکہ بعض وہ لوگ، جو نظام سے ناراض تھے، اعلیٰ قیادت کی شہادت کے بعد شرمندگی کے احساس سے دو چار تھے۔ ظاہر ہے، ٹرمپ کے یہ الفاظ واضح کرتے ہیں کہ ایران پر حملہ کرنا اس کی ناعاقبت اندیشی اور غیر عاقلانہ فیصلہ تھا۔ امریکہ، اسرائیل کی اندھی محبت اور اسے تحفظ فراہم کرنے کی فکر میں ایسے دلدل میں دھنستا جا رہا ہے، جس سے نکلنا بہت مشکل ہے۔

عادل فراز

شہید امت، رہبرِ انقلابِ اسلامی، آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ایؒ کی تدفین 9 جولائی کو مشہد مقدس میں انجام پذیر ہوئی۔ ان کے جنازے کی تشییع نے تاریخ کے کئی نئے باب رقم کیے۔ دشمنوں کو حیران بھی کیا اور اہم پیغامات بھی دیے۔ ایرانی عوام نے اپنے شہید رہبر کو شایانِ شان الوداع کہا۔ لاکھوں افراد سڑکوں پر نکل آئے اور امریکہ و اسرائیل کے خلاف مزاحمت کا ایک نیا باب وا کر دیا۔ جس عوام کو انقلاب اور نظام سے متنفر کرنے کے لیے اربوں ڈالر خرچ کیے گئے، اور اقتدار کی تبدیلی کی غرض سے اعلیٰ قیادت کو شہید کر دیا گیا، اسی ایرانی عوام نے اپنی بیداری اور استقامت کے ذریعے دشمن کے تمام حیلوں اور پروپیگنڈوں کو خاک میں ملا دیا۔ تدفین کے موقع پر حملہ کر کے امریکہ ایرانی عوام کو خوف زدہ کرنا چاہتا تھا، مگر مشہد مقدس میں موجود لاکھوں افراد نے "مرگ بر امریکہ" جیسے نعروں اور "ٹرمپ کی موت" کی خواہش کا اظہار کر کے اپنے عزائم کو واضح کر دیا۔ ایرانی عوام کی اسی استقامت نے ٹرمپ کے حواس باختہ کر دیے، چنانچہ وہ "ایکسیوس" کو دیے گئے ایک انٹرویو میں یہ کہتے ہوئے نظر آیا کہ: "میں ان کی (آیت اللہ خامنہ ای) آخری رسومات میں جمِ غفیر کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ مجھے توقع تھی کہ خامنہ ای ایران میں مقبولیت کھو چکے ہیں اور عوام ان سے متنفر ہیں، مگر میں تہران میں جمِ غفیر دیکھ کر ششدر رہ گیا۔

سوال یہ ہے کہ ٹرمپ کو یہ خبر کس نے دی تھی کہ آیت اللہ خامنہ ای ایران میں مقبولیت کھو چکے ہیں اور عوام ان سے متنفر ہیں؟ عوامی شکایات اور اپنے مطالبات کو لے کر احتجاج کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ عوام نظام سے متنفر ہیں۔ اگر عوام نظام سے متنفر ہوتے تو آیت اللہ خامنہ ای کی شہادت کے بعد امریکی اور اسرائیلی حملوں کے خلاف سڑکوں پر عوامی سیلاب نظر نہیں آتا۔ بلکہ بعض وہ لوگ، جو نظام سے ناراض تھے، اعلیٰ قیادت کی شہادت کے بعد شرمندگی کے احساس سے دو چار تھے۔ ظاہر ہے، ٹرمپ کے یہ الفاظ واضح کرتے ہیں کہ ایران پر حملہ کرنا اس کی ناعاقبت اندیشی اور غیر عاقلانہ فیصلہ تھا۔ امریکہ، اسرائیل کی اندھی محبت اور اسے تحفظ فراہم کرنے کی فکر میں ایسے دلدل میں دھنستا جا رہا ہے، جس سے نکلنا بہت مشکل ہے۔ البتہ ٹرمپ نے اپنی فطری شیطنت کا ثبوت دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ: "شاید ایرانی عوام کے آنسو محض دکھاوا تھے۔" اگر یہ آنسو اور یہ غم محض دکھاوا تھا تو ایرانی عوام کو گھروں سے باہر آنے کی ضرورت کیا تھی؟ ایرانی عوام نے جس طرح سڑکوں پر نکل کر نظام کی حمایت، امریکی آمریت کی مخالفت اور "انتقام" کے نعرے بلند کیے، اس سے مزاحمت ظاہر ہوتی ہے، منافقت نہیں۔

دوسری طرف اسرائیلی وزیر اعظم نتن یاہو بھی ایرانی عوام کے اتحاد سے خائف نظر آیا۔ اس کے خوف کی بڑی وجہ ایران کی سفارتی کامیابی تھی۔ آیت اللہ خامنہ ای کے جنازے میں سو سے زائد ملکوں کی نمائندگی نے اس کامیابی کو مزید نمایاں کر دیا۔ آیت اللہ خامنہ ای کو شہید کر کے دشمن یہ تصور کر رہا تھا کہ اس نے ایران کو سفارتی سطح پر بھی تنہا کر دیا ہے، مگر نتیجہ اس کے بالکل برعکس نکلا۔ امریکہ کو بھی اب شدت کے ساتھ یہ احساس ہو رہا ہے کہ اسرائیلی حمایت نے اس کی مٹی پلید کر دی ہے۔ بسا اوقات یہ درد امریکی عہدیداروں کی زبان پر بھی آ جاتا ہے۔ چونکہ اسرائیل

امریکہ کی ناجائز اولاد ہے، اس لیے وہ اعلانیہ اس درد کو بیان کرنے سے گریز کرتے ہیں، مگر جب درد کی ٹیسیں بڑھ جاتی ہیں تو کراہیں دنیا سنتی ہے۔ امریکی نائب صدر جے ڈی وینس جب یہ کہتے ہیں کہ: "اب اسرائیل کا کوئی طاقت ور اتحادی نہیں" تو وہ اس ایک جملے کے ذریعے جہاں اسرائیل کی سفارتی تنہائی کو بیان کرتے ہیں، وہیں اپنے درد کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ ایسی تنہائی کے عالم میں بھی امریکہ کو اسرائیل کے ساتھ کھڑا ہونا پڑ رہا ہے۔ اسرائیل چونکہ کسی کا وفادار نہیں، حتیٰ کہ اپنے ناجائز باپ کو بھی آنکھیں دکھلاتا رہتا ہے، اسی بنا پر نتن یاہو نے جے ڈی وینس کے بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا: "امریکی نائب صدر غلطی پر ہیں، ہندوستان میں اسرائیل کو زبردست حمایت حاصل ہے۔" جے ڈی وینس نے تو نتن یاہو کے اس بیان کا جواب نہیں دیا، کیونکہ ہندوستانی حکومت بیک وقت اسرائیل نواز بھی ہے اور امریکی دباؤ میں بھی۔ البتہ جے ڈی وینس، ٹرمپ اور خود نتن یاہو بھی بخوبی جانتے ہیں کہ حکومتوں کا موقف کبھی عوامی رائے کا اظہار نہیں ہوتا۔ اگر نتن یاہو وزیر اعظم مودی کی حمایت کی بات کر رہے تھے تو اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مودی حکومت اسرائیل نوازی میں سب پر سبقت لیے ہوئے ہے۔ چونکہ ہندوستان میں آر ایس ایس اقتدار میں ہے جس کی صہیونیت نوازی جگ ظاہر ہے، لہٰذا حکومت کی اسرائیل کو دی جانے والی حمایت پر کسی کو حیرانی نہیں ہوتی، لیکن ہندوستانیوں کا موقف مودی سرکار کے برخلاف ہے۔

نتن یاہو کی اس خوش فہمی پر کانگریس نے پانی پھیر دیا۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری اور رابطۂ عامہ کے ترجمان جے رام رمیش نے کہا: "اس میں شک نہیں کہ اسرائیل مودی حکومت میں گہرائی تک سمایا ہوا ہے اور وزیر اعظم مودی اس سے اندھی عقیدت رکھتے ہیں، لیکن کروڑوں ہندوستانی ایسا نہیں سوچتے۔ وہ غزہ میں اسرائیل کے ذریعے کی جا رہی نسل کشی کی مذمت کرتے ہیں، جس میں بچوں کو بھی نہیں بخشا گیا۔" انہوں نے وزیر اعظم مودی کی خاموشی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ "ایوارڈ کے بھوکے خود ساختہ وشوگرو کی اسرائیل کے اقدامات پر خاموشی، ہندوستان کے تہذیبی ورثے اور اقدار سے غداری ہے، یہ مکمل طور پر ناقابلِ قبول ہے۔" کانگریس کے اس مذمتی بیان کے بعد بھی اگر نتن یاہو ہندوستانیوں کی حمایت کا دعویٰ کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سفارتی تنہائی نے ان کا دماغی توازن کھو دیا ہے۔

اس وقت ہندوستانی حکومت کا حال یہ ہے کہ وہ سفارتی کشمکش میں مبتلا ہے۔ پہلے تو حکومت پوری طرح اسرائیل کے ساتھ کھڑی تھی، کیونکہ وزیر اعظم مودی کو یہ باور کرا دیا گیا تھا کہ ایران چند دن میں فتح ہو جائے گا۔ مگر جب جنگ ایک ہفتے سے آگے بڑھنے لگی اور امریکہ جیسی نام نہاد طاقت کے پسینے چھوٹنے لگے تو وزیر اعظم کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ آناً فاناً میں سرکار نے آیت اللہ خامنہ ای کی شہادت پر تعزیت کے لیے خارجہ سکریٹری وکرم مسری کو ایرانی سفارت خانے روانہ کیا، مگر تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ ایران نے بھی ہندوستان کے کئی سفارتی امتحان لیے۔ آخری امتحان اس وقت ہوا جب آیت اللہ خامنہ ای کے جنازے میں شرکت کے لیے وزیر اعظم مودی کو دعوت نامہ بھیجا گیا۔ وزیر اعظم کو ہرگز یہ توقع نہیں تھی کہ دعوت نامہ براہِ راست ان کے نام آئے گا، لہٰذا سفارتی آبرو کے تحفظ کے لیے حکومت کو ایک وفد تہران روانہ کرنا پڑا۔ جس حکومت نے آیت اللہ خامنہ ای کی شہادت پر تعزیتی کلمات تک نہیں کہے، اسی کو تہران وفد بھیجنا پڑ گیا۔ اب اسے ایران کی سفارتی کامیابی کہیں یا ہندوستان کی سفارتی ناکامی۔ ایرانی قوم کی ذہانت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ سرکار نے جنازے کی تشییع کے لیے اسی دن کا انتخاب کیا، جس دن امریکہ میں یومِ آزادی کی دو سو پچاسویں سالگرہ منائی جا رہی تھی۔ اسے عام زبان میں "رنگ میں بھنگ" ڈالنا بھی کہہ سکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جنازے میں شرکت کے لیے آئے ہوئے وفود کی مناسبت سے قرآنِ مجید کی آیات کا انتخاب کیا گیا تھا، جس کے ذریعے قرآنِ مجید سے اپنی انسیت کے اعلان کے ساتھ تمام شریک ملکوں اور وفود کو اہم پیغامات بھی دیے گئے۔

تہران سے عراق تک آیۃ اللہ خامنہ ای کے جنازے نے تاریخ رقم کی۔ یہ پہلا ایسا جنازہ تھا جس کی تشییع دوسرے ملک میں ہوئی اور عوام سیلاب کی طرح امڈ پڑی۔ امریکہ نے عراقی عوام کو انقلابِ اسلامی سے بدگمان کرنے کے لئے نہ جانے کتنے جتن کئے مگر سب بے سود ثابت ہوئے۔ شکست کی اسی بوکھلاہٹ نے امریکہ کو مذاکرات کے لئے 'مفاہمتی یادداشت پر دستخط' کے باوجود ایران پر حملہ کرنے کے لئے مجبور کر دیا۔ عوام تدفین میں شرکت کرنے کے لئے اس حال میں پہنچے کہ ایران پر شدید بمباری ہو رہی تھی، حتیٰ کہ تہران سے مشہد کے جانے والے ریلوے ٹریک کو بھی اُڑا دیا گیا تھا۔ اس کے باوجود ایرانی عوام بے خوف آیۃ اللہ خامنہ ایؒ کو رخصت کرنے کے لئے مشہد پہنچے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کسی قوم کا اللہ کی ذات پر بھروسہ ہوتا ہے تو وہ کسی طاقت سے خوف زدہ نہیں ہوتی۔ بہرحال! ایک تاریخ ساز لیڈر کے الوداعی رسومات نے بھی تاریخ رقم کی۔ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ سید علی خامنہ ای کا حالیہ جنازہ عصرِ حاضر کا ایک تاریخ ساز اور یادگار جنازہ بن چکا ہے، جس میں ایک محتاط اندازے کے مطابق ایک کروڑ سے زائد افراد نے شرکت کر کے عالمی تاریخ کا ایک نیا باب رقم کیا ہے۔ آیت اللہ خامنہ ای کی وفات کے بعد ان کی آخری رسومات اور تدفین کا شیڈول انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ درج ذیل مراحل میں مکمل کیا گیا۔ الوداعی تقاریب: 4 اور 5 جولائی 2026ء کو تہران کے مصلیٰ امام خمینی کمپلیکس میں دو روزہ الوداعی مراسم منعقد ہوئے جہاں لاکھوں سوگواروں نے اپنے قائد کا آخری دیدار کیا۔ تہران میں مرکزی نمازِ جنازہ: 6 جولائی 2026ء کو تہران میں مرکزی نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ اس تاریخی اجتماع میں پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف اور بلاول بھٹو زرداری سمیت دنیا بھر سے اعلیٰ سطحی وفود نے شرکت کی۔ قم میں نمازِ جنازہ: 7 جولائی 2026ء کو ایران کے مقدس شہر قم میں بھی عوام کے جمِ غفیر کی موجودگی میں جنازے کے مراسم ادا کیے گئے۔ الوداع شہیدِ اُمت!

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA
۱۲ر جولائی ۔ ۲۰۲۶

ملک بھر میں مانسون کی تباہ کاریاں

جاریہ سال مانسون کی آمد سے قبل یہ کہا جا رہا تھا کہ اس بار ال نینو کے اثرات کی وجہ سے مانسون کی بارشیں کم ہو سکتی ہیں۔ معمول سے کم بارشوں کی پیش قیاسی کے دوران ملک کے کچھ مقامات پر جو بارش ہو رہی ہے وہ مسلسل تباہی کا سبب بن رہی ہے۔ حالانکہ ملک کے کئی علاقوں میں اب بھی بارش کا سلسلہ شروع نہیں ہوا ہے جبکہ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ مانسون سارے ملک میں پھیل گیا ہے۔ کئی علاقوں میں خشک سالی کی صورتحال پیدا ہونے لگی ہے اور زیر زمین پانی کی سطح میں بھی کمی درج کی جا رہی ہے۔ تاہم کچھ مقامات ایسے ہیں جہاں لگاتار بارش کی وجہ سے عوام کو مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ بارش سے متعلق حادثات میں اموات ہو رہی ہیں۔ سڑکوں کی حالت انتہائی خستہ اور ابتر ہو گئی ہے۔ کئی مقامات پر سڑکیں اور پل بھی بہہ گئے ہیں۔ یہ سارا کچھ ان دعووں کے درمین ہو رہا ہے کہ ملک میں زبردست ترقی ہو رہی ہے۔ حکومتوں ک ی جانب سے ہزاروں کروڑ روپئے کے صرفہ سے اسپیس ٹکنالوجی استعمال کرتے ہوئے سڑکیں تعمیر کرنے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے تاہم ایک مرتبہ کی بارش ہی میں سڑکیں بہنے لگی ہیں۔ جو سڑکیں اور برج چند ہفتے یا چند مہینے قبل ہی شروع ہوئے ہیں وہ بھی بارش کی وجہ سے محفوظ نہیں رہ گئے ہیں۔ امرت بھارت اسٹیشن اسکیم کے تحت جو ریلوے اسٹیشن بڑے بنائے گئے تھے اور جن کی تزئین کی گئی تھی وہ بھی ایک طرح سے آبشار میں تبدیل ہو گئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ تعمیراتی کاموں میں انتہائی لاپرواہی اور غفلت برتی گئی ہے۔ ہزاروں کروڑ روپئے صرف کرتے ہوئے جو تعمیرات کی گئی تھیں اور جن کی تشہیر میں بھی کوئی کسر باقی نہیں رکھی گئی تھی وہ بھی ایک وقت کی شدید بارش میں بے کار ثابت ہو گئی ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو تعمیراتی کام کئے گئے ہیں ان میں معیارات کا خیال نہیں رکھا گیا اور شائد ان میں مالی خرد برد بھی ہوا ہے جس کی وجہ سے تعمیرات پر منفی اثر ہوا ہے۔ یہ کہانی کسی ایک جگہ یا ایک مقام کی نہیں ہے بلکہ کئی مقامات پر ایسا ہوا ہے۔ جہاں تک ممبئی کا سوال ہے تو ممبئی میں ہر سال بارش کی وجہ سے مشکلات پیش آتی ہیں۔ شدید بارش کی صورت میں انتہائی مصروفیت اور گہما گہمی والا شہر بھی ایک طرح سے ٹھپ ہو کر رہ جاتا ہے۔ ہر سال مسائل اور مشکلات پیش آتی ہیں اور جیسے ہی بارش کا موسم ختم ہوتا ہے سب کچھ فراموش کر دیا جاتا ہے۔ ہر سال ہونے والی مشکلات اور حادثات کے باوجود یہاں مسئلہ کا کوئی مستقل حل دریافت کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ اب تو مہاراشٹرا کے دوسرے شہروں میں بھی اسی طرح کی صورتحال پیدا ہونے لگی ہے اور وہاں بھی شدید بارش کی وجہ سے حادثات پیش آ رہے ہیں اور خاص طور پر سڑکیں سب سے زیداہ متاثر ہو رہی ہیں۔ مختلف شہروں میں بارش کی وجہ سے حادثات کی اطلاع ہے اور عوام کو مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اتراکھنڈ میں بھی بارش کی وجہ سے ہر سال مشکلات پیش آتی ہیں۔ انسانی جانوں کا اتلاف ہوتا ہے۔ ہر سال کچھ حادثات پیش آتے ہیں تاہم وہاں بھی اس مسئلہ کے کسی مستقل حل کیلئے کوئی منصوبہ نہیں بنایا جاتا اور نہ کوئی مستقل حل دریافت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سال کچھ اڈھاک بنیادو پر کچھ کام کئے جاتے ہیں اور پھر ساری صورتحال کو فراموش کر دیا جاتا ہے۔ دہلی اور اطراف کے شہروں میں بھی شدید بارش کی وجہ سے تقریباً اسی طرح کی صورتحال پیدا ہو رہی ہے اور ہر سال کی طرح عوام کو اس بار بھی پریشانیوں اور مشکلات کا سامنا ہے۔ جو بلند و بالا عمارتیں اور پراجیکٹس تعمیر کئے گئے ہیں ان میں بھی انتہائی خامیاں بارش کی صورت میں دیکھنے میں آ رہی ہیں۔ حکومتوں ک وان سارے معاملات کا نوٹ لیتے ہوئے اس صورتحال سے نمٹنے کی مستقل منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر سال جانی و مالی نقصانات کا سلسلہ دراز ہوتا جا رہا ہے۔ اس کو ختم کرنے پر توجہ دی جانی چاہیئے اور عوام کو مسائل سے بچانے کے اقدامات کئے جانے چاہئیں۔ مستقل منصوبہ بناتے ہوئے تدارک کے اقدامات کا سلسلہ شروع کیا جانا ضروری ہو گیا ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

شہرت ویشالوی ادب، نعت، منقبت اور عقیدت کے شاعر تھے

لیمواری، سمروارہ، تھانہ پاتے پور، ضلع ویشالی شاعرِ اسلام، حافظ وقاری محمد شمس الضحیٰؒ (شہرت ویشالوی) کے فاتحہ، چہلم کے موقع پر ایک عظیم الشان روحانی ادبی اور فکری محفل کا انعقاد کیا گیا یہ محفل صرف ایصالِ ثواب کا اجتماع نہ تھا بلکہ محبتِ رسول ﷺ، ادب تاریخ اور علمی روایت کا ایسا حسین سنگم تھا جس نے حاضرین کے دلوں پر انمٹ نقوش چھوڑ دیے محفل کا آغاز قاری عبدالجلیل صاحب کے تلاوت قرآن سے ہوا اس کے بعد صوفی غلام مرتضیٰ نے پراثر انداز میں مرحوم کو خراجِ عقیدت پیش کیا، نوجوان شاعر تنظیم آل بہار ائمہ مساجد کے چیئرمین مقبول احمد شہباز پوری نے ایک کلام مرثیہ کے شکل میں پیش کیا جس میں انہوں نے ایک شعر پڑھا جو حقیقت پہ مبنی تھا۔

مدحت سرکار کے صدقے میں اے مقبول سن
پائی ہے شہرت نے شہرت دیکھیے شمس الضحیٰ

علماء نے اس شعر کو کئی بار اسرار کر پڑھ وایا، معروف نعت خواں حضرات آصف سبحانی، سیف اللہ سیفی، جوہر ویشالوی، زمزم ویشالوی، فیض رضا فیضی، اور شاکر رضا مسحاوی، محمد چاند، صدام حسین، نور محمد نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عقیدت کے نذرانے پیش کیے۔ ہر نعت اپنے رنگ، اپنے آہنگ اور اپنے جذبے کے اعتبار سے منفرد تھی، اور حاضرین عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشبو میں ڈوبتے چلے گئے۔ محفل کا سب سے جذباتی اور یادگار لمحہ اس وقت آیا جب مرحوم کے صاحبزادے جناب ولی اللہ صاحب نے اپنے والد کے مخصوص انداز میں نعتِ رسول ﷺ "جھما جھم برسے لاگل نور" پیش کی۔ ان کی آواز میں والد کی یاد، محبتِ رسول ﷺ کی حرارت اور خلوص کی ایسی کیفیت تھی کہ پورا مجمع وجد و کیف میں ڈوب گیا، اور بہت سی آنکھیں اشکبار ہو گئیں خطابت کے سلسلے میں مولانا خلیل احمد رضوی، مولانا اشتیاق احمد رضوی قاری جاوید فیضی وغیرہم نے مرحوم کی شخصیت، خدمات، اخلاق، علمی و ادبی مقام اور ان کی حیاتِ مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر نہایت مؤثر خطاب فرمایا۔ مولانا آصف رضا نے نعتِ رسول ﷺ، مداحانِ رسول ﷺ کی ذمہ داریوں اور عشق مصطفیٰ ﷺ کی اہمیت پر جامع اور دلنشیں گفتگو کی۔ محفل کا سب سے تاریخی اور علمی خطاب قاضیِ شہر مفتی علی رضا مصباحی صاحب قبلہ کا تھا۔ انہوں نے ویشالی اور قدیم ضلع مظفر پور کی ہزاروں سالہ علمی، روحانی اور تہذیبی تاریخ کو اس انداز سے بیان کیا کہ حاضرین دم بخود رہ گئے۔ انہوں نے حضور مخدوم بہاریؒ سے آغاز کرتے ہوئے سمراٹ اشوک، گوتم بدھ، مہاویر، حضرت صوفی شاہ تیغ علیؒ سرکار سرکانہی، حضرت علامہ رفاقت حسین شاہؒ اور پھر حافظ وقاری شہرت ویشالویؒ تک اس سرزمین کی علمی وروحانی روایت کو ایک خوبصورت تاریخی تسلسل میں پیش کیا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا ویشالی کی صدیوں پر محیط تاریخ پہلی مرتبہ زندہ ہو کر سامعین کے سامنے کھڑی ہو گئی ہو۔ محفل پر ایسی خاموشی چھا گئی کہ ہر شخص پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ اس تاریخی بیان کو سماعت کر رہا تھا۔ اس کے بعد مولانا ابونصر مصباحی صاحب قبلہ نے مختصر مگر جامع الفاظ میں خطاب کرتے ہوئے محفل کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ آگے بڑھایا۔ علاقے کے تقریباً تمام معززین، علماء، شعراء، نعت خواں، طلبہ اور عوام الناس اختتام تک محفل میں موجود رہے، جو مرحوم کی مقبولیت، حسنِ اخلاق اور عوامی محبت کا واضح ثبوت تھا۔ آخر میں صوفی شاہ پھول حسن صاحب کی رقت آمیز دعا پر اس روح پرور محفل کا اختتام ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ حافظ وقاری محمد شمس الضحیٰؒ (شہرت ویشالوی) صرف ایک شاعر یا نعت خواں نہیں تھے، بلکہ وہ ویشالی کی ادبی شناخت، عشقِ رسول ﷺ کی خوشبو اور قرآنی آواز کے امین تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مرحوم کے جنازہ میں شدت کی گرمی ہونے کہ باوجود ہزاروں کے تعداد میں لوگوں نے شرکت کی جو اس علاقے کے لئے ایک مثال بنا اسی طرح بارش کا موسم ہونے کے بعد بھی چہلم کے اس خوبصورت محفل میں کافی تعداد میں لوگوں نے شرکت کر رات کے بارہ بجے تک لوگ ڈٹے رہے جھومتے رہے حافظ صاحب مرحوم کے گھر والے خاندان والے اور ان کے رشتداروں کے علاوہ گاؤں علاقے کے لوگوں نے بھی مرحوم کے عقیدت میں خوب پیش پیش رہے محمد صابر، محمد احسان، محمد اظہار، محمد اسرار، محمد کلیم اللہ، سونو، مونو، جھونو کے علاوہ حلقہ کے شاعر و صحافی اعجاز عادل شاہ پوری، ماسٹر محمد جمیل بھیرو کھرا، ماسٹر عبد الغفار سمروارا، حضرت مولانا امتیاز عادل شاہ پوری وغیرہ نے بھی تعزیت پیش کی۔

''گول مال ہے بھئی سب گول مال ہے'' رشی کیش مکرجی کی فلم گول مال کے اس نغمہ کی اتر پردیش میں جگہ جگہ گونج سنائی دے رہی ہے۔ رام مندر چوری معاملہ میں عوام کو بی جے پی، آر ایس ایس اور وشوا ہندو پریشد پر بھروسہ نہیں رہا۔ رام کے نام پر کئی سو کروڑ کی لوٹ نے رام بھکتوں کے جذبات کو مجروح کردیا ہے اور عوام یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ رام کے نام لیوا ہی چور اور لٹیرے نکلے۔ مذہبی مقامات پر رقومات کی لوٹ یوں تو عام بات ہے لیکن رام مندر چوری نے ورلڈ ریکارڈ قائم کیا ہے جہاں نقد رقم، سونے چاندی اور جواہرات کی لوٹ کا اندازہ 1000 کروڑ سے زائد کا ہے۔ اتر پردیش انتخابات سے قبل مندر کے چڑھاوے کی اس چوری نے بی جے پی کی الٹی گنتی شروع کردی ہے۔ سیاسی مبصرین اسے بی جے پی کے اتر پردیش میں زوال کی پیش قیاسی قرار دے رہے ہیں۔

شہرت کی بلندی بھی پل بھر کا تماشہ ہے

رشید الدین

''گول مال ہے بھئی سب گول مال ہے''، رشی کیش مکرجی کی فلم گول مال کے اس نغمہ کی اتر پردیش میں جگہ جگہ گونج سنائی دے رہی ہے۔ رام مندر چوری معاملہ میں عوام کو بی جے پی، آر ایس ایس اور وشوا ہندو پریشد پر بھروسہ نہیں رہا۔ رام کے نام پر کئی سو کروڑ کی لوٹ نے رام بھکتوں کے جذبات کو مجروح کردیا ہے اور عوام یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ رام کے نام لیوا ہی چور اور لٹیرے نکلے۔ مذہبی مقامات پر رقومات کی لوٹ یوں تو عام بات ہے لیکن رام مندر چوری نے ورلڈ ریکارڈ قائم کیا ہے جہاں نقد رقم، سونے چاندی اور جواہرات کی لوٹ کا اندازہ 1000 کروڑ سے زائد کا ہے۔ اتر پردیش انتخابات سے قبل مندر کے چڑھاوے کی اس چوری نے بی جے پی کی الٹی گنتی شروع کردی ہے۔ سیاسی مبصرین اسے بی جے پی کے اتر پردیش میں زوال کی پیش قیاسی قرار دے رہے ہیں۔ نریندر مودی۔ امیت شاہ ہوں کہ یوگی ادتیہ ناتھ یہ تینوں رام کے نام پر ووٹ مانگنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ رام مندر کے افتتاح کے بعد یوگی ادتیہ ناتھ اور آر ایس ایس کو یقین تھا کہ عالیشان مندر کی تعمیر بی جے پی کو کامیابی دلائے گی لیکن اسے شومیٔ قسمت کہیئے یا بی جے پی کے ہاتھ کی کمائی کے الیکشن سے قبل نہ صرف ملک بلکہ دنیا بھر میں رسوائی ہوئی ہے۔ نریندر مودی، امیت شاہ اور یوگی ادتیہ ناتھ کیا صورت لے کر رام کے نام پر ووٹ مانگیں گے؟ مبصرین کے مطابق مندر میں چندہ چوری میں بی جے پی اور آر ایس ایس کے ماتھے پر بدنامی کا ایسا داغ لگادیا ہے جسے دنیا کا کوئی ڈیٹرجنٹ پاؤڈر بھی دھو نہیں پائے گا۔ اطلاعات کے مطابق بدنامی اور الیکشن ہار سے بچنے کیلئے مودی اور موہن بھاگوت میں ڈیل ہوگئی ہے تاکہ عوام کی توجہ چندہ چوری اور اس کے حقیقی ذمہ داروں سے ہٹادی جائے۔ جس شخص کی ناک کے نیچے کئی ماہ سے چندہ چوری کا دھندہ چل رہا تھا، وہ چمپت رائے بنسل ابھی بھی مزہ میں ہے کیونکہ وہ مودی، آر ایس ایس اور وشوا ہندو پریشد کے نورنظر ہے۔ چمپت رائے جو رام مندر ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری ہے، تین ماہ قبل ہی اسٹیٹ بینک آف انڈیا کے حکام نے انہیں چندہ چوری سے باخبر کردیا تھا۔ چوری منظر عام پر آنے کے بعد نریندر مودی اور آر ایس ایس کے نورنظر چمپت رائے بنسل، انیل مشرا اور گوپال راؤ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ بڑے لٹیروں کو بچانے کیلئے چھوٹی مچھلیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ تحقیقات محض آئی واش ہے اور ٹرسٹ کے ذمہ داروں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ اطلاعات کے مطابق مودی اور بھاگوت ڈیل میں طئے کیا گیا کہ 6 جولائی کو ٹرسٹ کے اجلاس میں چمپت رائے، انیل مشرا اور گوپال راؤ کا استعفیٰ حاصل کرلیا جائے لیکن ان کے نام ایف آئی آر میں آنے نہ پائیں اور نہ ہی انہیں گرفتار کیا جائے۔ موہن بھاگوت کو آر ایس ایس کی بدنامی کی فکر ہے۔ نریندر مودی ٹرسٹ پر گجرات کا کنٹرول قائم کرنے کیلئے کسی عہدیدار کو سی ای او کے طور پر مقرر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بڑے لٹیروں کو بچانے کیلئے جن چھوٹی مچھلیوں کو گرفتار کیا گیا، ان میں کسی کے گھر پر بلڈوزر نہیں

چلا، حالانکہ پولیس نے 80 لاکھ روپئے نقد برآمد کئے ہیں۔ اگر چندہ چوری میں کوئی مسلمان ملوث ہوتا تو ابھی تک اس کا انکاؤنٹر ہوجاتا اور گھر کو بلڈوزر سے منہدم کردیا جاتا۔ یوگی کا بلڈوزر اب خاموش کیوں ہے؟ اتر پردیش میں کوئی مسلمان معمولی جرم کیوں نہ کرے، اس کا انکاؤنٹر کیا جارہا ہے اور گھر پر بلڈوزر چل رہا ہے۔ چندہ چوری کے اس معاملہ نے مودی اور یوگی میں دوریاں پیدا کردی ہیں۔ نریندر مودی نے ٹرسٹ کے تمام ناموں کو قطعیت دی تھی اور چمپت رائے ان کا انتخاب ہے۔ چمپت رائے پر مہربانی کے سلسلہ میں سوشیل میڈیا اور اخبارات میں مختلف کہانیاں منظر عام پر آرہی ہیں۔ چمپت رائے کے بارے میں اطلاع ہے کہ انہوں نے ٹرسٹ میں یوگی ادتیہ ناتھ کو شامل ہونے نہیں دیا۔ سیاست سے بڑا کوئی مذہب نہیں اور مذہب سے بڑی سیاست نہیں ہوتی۔ اسی اصول کے تحت بی جے پی اور آر ایس ایس میں اتر پردیش میں انتخابات کی تیاری شروع کردی ہے۔ سماجوادی پارٹی اور کانگریس کو مسلمانوں کی تائید کے بارے میں بی جے پی اس لئے بھی فکر مند نہیں ہے کیونکہ مغربی بنگال اور بہار میں ووٹ چوری کے ذریعہ مسلم اکثریتی علاقوں میں بی جے پی نے کامیابی حاصل کی۔ اتر پردیش میں مسلم قابل لحاظ آبادی والے اسمبلی حلقوں کی تعداد 140 سے زائد ہے اور بی جے پی نے ابھی سے ان حلقوں پر توجہ مرکوز کردی ہے۔ ظاہر ہے کہ الیکشن کمیشن جب ساتھ ہو تو پھر ڈر کس بات کا۔ جب تک گیانیش کمار الیکشن کمیشن میں رہیں گے، انتخابی نتائج میں الٹ پھیر ہوتی رہے گی۔ بات الیکشن کمیشن کی چلی ہے تو ہمیں راجیو کمار یاد آ گئے جو چیف الیکشن کمشنر کے عہدہ سے ایک سال قبل سبکدوش ہوئے تھے۔ ان کے دور میں ووٹ چوری کا آغاز ہوا تھا۔ راجیو کمار کو HDFC بینک کا صدرنشین مقرر کیا گیا ہے۔ یہ ان کی قابلیت کی بنیاد پر ہے یا پھر ووٹ چوری کا انعام اس کا فیصلہ عوام کریں گے۔ موجودہ چیف الیکشن کمشنر اور دیگر دو کمشنرس دراصل بی جے پی کے الیکشن ایجنٹس کا رول ادا کررہے ہیں۔ وہ جب بھی سبکدوش ہوں گے، مودی حکومت ضرور کسی نہ کسی انعام سے نوازے گی۔

ہندوستان میں گزشتہ 12 برسوں میں عوام نے نریندر مودی حکومت کے کئی اسکامس دیکھے ہیں لیکن شہیدوں کی قربانیوں کے اسکام نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ آپریشن سندور کے دوران ہندوستانی جانباز سپاہیوں کی شہادت کے بارے میں مودی حکومت نے 13 مہینوں تک ملک کو گمراہ رکھا۔ شہیدوں کی تعداد اور ان کے نام 13 مہینے بعد حکومت نے جاری نہیں کئے بلکہ از خود منظر عام پر آ گئے جب نئی دہلی میں واقع وار میموریل پر 6 شہید جوانوں کے نام شامل کئے گئے۔ وار میموریل پر ناموں کی شمولیت کے ساتھ ہی ملک بھر میں مودی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا کہ اس نے شہیدوں کی توہین کی ہے۔ آپریشن سندور میں ملک پر جان نچھاور کرنے والے ہندوستانی سپاہیوں کے ناموں کو مخفی رکھنے کی آخر کیا ضرورت تھی۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ حکومت جوانوں کی قربانیوں سے قوم کو واقف کراتی اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا جاتا۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کو قوم کو جواب دینا ہوگا کہ آخر شہیدوں کی توہین کیوں کی گئی۔ جون 2020 میں گلوان وادی میں چین کے ساتھ جھڑپ کے موقع پر بھی ہندوستان نے شہید جوانوں کے ناموں کو مخفی رکھا تھا۔ 7 مئی کو آپریشن سندور کا آغاز ہوا اور پاکستانی حدود میں دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو تباہ کیا گیا۔ 10 مئی کو امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے مداخلت کرتے ہوئے سیز فائر کا اعلان کردیا۔ آپریشن سندور کے دو ماہ 18 دن بعد وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے 28 جولائی 2025 کو پارلیمنٹ میں بیان دیتے ہوئے دعویٰ کیا تھا کہ آپریشن میں ایک بھی ہندوستانی جوان کو نقصان نہیں پہنچا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ راج ناتھ سنگھ نے پارلیمنٹ سے قوم کو گمراہ کرنے کیلئے سفید جھوٹ کیوں بولا تھا؟۔

اگر راج ناتھ سنگھ کے بیان پر بھروسہ کیا جائے تو کہیں ایسا تو نہیں کہ وزیر اعظم کے اشارہ پر فوج نے خود انہیں بھی شہیدوں کے ناموں سے بے خبر رکھا ہو۔ دفاعی ماہرین کا ماننا ہے کہ مودی حکومت نے آپریشن سندور کے دوران اپنی برتری ثابت کرنے اور دنیا بھر میں اپنے امیج کو برقرار رکھنے کیلئے شہیدوں کے ناموں کا انکشاف نہیں کیا۔ یہ دراصل فوجی جوانوں کی توہین ہے۔ اگر آپریشن کے وقت ہی ناموں کا انکشاف کیا جاتا تو سارا ملک شہید جوانوں کو خراج پیش کرتا۔ شہیدوں کی خاموشی سے آخری رسومات انجام دی گئیں اور مودی اور راج ناتھ سنگھ نے بھی خراج پیش نہیں کیا۔ اب جبکہ وار میموریل پر شہیدوں کے نام شامل کئے گئے تو ایسے میں ان کے افراد خاندان کے جذبات کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ ملک پر جان نچھاور کرنے والے جوانوں کی آخری رسومات سرکاری اور فوجی اعزاز کے ساتھ عوام کے درمیان ادا کی جانی چاہئے تھی۔ آخر شہیدوں کے نام مخفی رکھنے میں مودی حکومت کو کیا فائدہ ہوا۔ جس طرح سیاسی معاملات میں مودی حکومت اپوزیشن پر اپنی برتری قائم رکھنے کیلئے کسی بھی حد تک جاسکتی ہے، اسی طرح ملک پر جان نچھاور کرنے والے جوانوں کے ساتھ بھی مذاق کیا گیا ہے۔ مودی حکومت کے پاس شہید فوجی جوانوں کیلئے بھی کوئی احترام نہیں ہے جنہوں نے پہلگام میں دہشت گرد کارروائی کرنے والے پاکستانی دہشت گردوں کے ٹھکانوں کا صفایا کرتے ہوئے اپنی ملک پر قربان کردی۔ نریندر مودی اور ان کے ساتھیوں کو ملک سے زیادہ اپنی امیج کی فکر ہے۔ بشیر بدر کا یہ شعر ان پر صادق آتا ہے ۔ شہرت کی بے ثباتی: دنیا میں ملنے والی عزت، عہدہ اور شہرت ہمیشہ رہنے والی چیزیں نہیں ہیں۔ یہ سب ایک عارضی تماشے کی مانند ہیں جو دیکھتے ہی دیکھتے ختم ہوسکتا ہے۔ عاجزی کی تلقین: جس ڈال پہ بیٹھے ہو سے مراد وہ کامیابی یا مقام ہے جس پر انسان فخر کرتا ہے۔ شاعر خبردار کرتا ہے کہ اس مادی سہارے پر اتنا بھروسہ یا گھمنڈ نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ حالات بدلتے دیر نہیں لگتی اور وہ سہارا کسی بھی وقت ختم ہوسکتا ہے۔

اسرائیلی درندگی کو بے نقاب کرنے والے جسٹس مرلی دھر

سیاست فیچر

آج کل دنیا بھر میں ہندوستان کے جج جسٹس مرلیدھر کے کافی چرچے ہیں اور اس چرچے کی وجہ ان کی دیانتداری جرأت وبے باکی ہے۔ ایک طرف جہاں جسٹس ڈاکٹر ایس مرلیدھر سے مظلوم فلسطینی خوش ہیں وہیں اسرائیل ان سے سخت ناراض ہے۔ اس کی وجہ یہ ہیکہ انہوں نے اقوام متحدہ کی ایک تحقیقاتی رپورٹ تیار کی جس میں اسرائیل کو فلسطینی بچوں کا قاتل قرار دیا۔ اس رپورٹ کے منظر عام پر آنے کے بعد نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں انصاف پسند لوگ جسٹس ڈاکٹر ایس مرلیدھر کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔ آپ کو بتادیں کہ وہ اڑیشہ ہائیکورٹ کے سابق چیف جسٹس تھے یعنی انہوں نے (2021-2023) اڑیسہ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس کی حیثیت سے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ آپ کو یہ بھی بتاتے ہیں کہ جسٹس ایس مرلیدھر نے 2006 تا 2020 دہلی ہائیکورٹ کے ایک جج کی حیثیت سے خدمات انجام دیں پھر پنجاب اور ہریانہ ہائیکورٹ کے جج کی حیثیت سے 2020-2021ء نمایاں خدمات انجام دینے کا اعزاز حاصل کیا اور پھر اڑیشہ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس کے باوقار عہدہ کا جائزہ حاصل کرلیا۔ ان کی جرأت وبے باکی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے 2020 کے دہلی فسادات کے دوران پولیس سے جوابدہی کا مطالبہ کیا۔ بہرحال فی الوقت جسٹس مرلیدھر نے اسرائیل کو جنگی مجرمین کے کٹہرے میں لا کھڑا کیا۔ ویسے بھی جسٹس مرلیدھر کو خاص طور پر ہندوستان میں مظلوموں و کمزوروں کی دادرسی کیلئے Out of the Way جاکر فیصلہ دینے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کو یہ بھی یاد دلادیں کہ فبروری 2020 میں شمال مشرقی دہلی فرقہ وارانہ فسادات کے شعلوں میں لپیٹی ہوئی تھی تب جسٹس ڈاکٹر مرلیدھر نے نصف شب کو اپنے مکان پر ایک ہنگامی سماعت کی جس کا مقصد زخمیوں کو حفاظت کے ساتھ طبی امداد فراہم کرنا تھا۔ اس وقت جسٹس مرلیدھر نے نہ صرف دہلی پولیس کو آڑے ہاتھوں لیا بلکہ جن بی جے پی قائدین نے نفرت انگیز تقاریر کی تھیں اور نفرت پر مبنی بیانات جاری کئے تھے ان کی سرزنش بھی کی۔ ان کے یہ الفاظ ''ہم اپنی نظروں کے سامنے اس تاریخی شہر میں دوبارہ 1984ء کے مخالف سکھ فسادات کی خون ریز تاریخ دہرانے کی اجازت نہیں دے سکتے، تاریخ میں سنہری الفاظ میں درج کئے جانے کے قابل نہیں لیکن افسوس کہ جسٹس مرلیدھر کے جرأت مندانہ موقف نے ایوان اقتدار میں ایک ہلچل پیدا کردی۔ ایوان اقتدار میں بیٹھے عناصر کو ان کی جرأت پسند نہیں آئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے چند گھنٹوں میں ہی رات کی تاریکی میں ایک اعلامیہ جاری کرتے ہوئے ان کا تبادلہ پنجاب اور ہریانہ ہائیکورٹ کردیا گیا۔ حد تو یہ ہیکہ 2022 میں عدالت عظمیٰ کولجیم نے انہیں مدراس ہائیکورٹ کے عہدہ چیف جسٹس پر فائز کرنے کی سفارش کی، تاہم حکومت نے کئی ماہ تک اس فیصلہ کو نظر انداز کیا اور پھر سپریم کورٹ کالجیم کو یہ تجویز سے دستبرداری اختیار کرنی پڑی۔ افتخار گیلانی نے اپنے ایک مضمون میں ان کی مقبولیت کے بارے میں لکھا کہ جب وہ ریٹائرڈ ہوئے تب وکلاء برادری نے عدالت کے کمرے سے لیکر روڈ تک قطاروں

میں ٹھہر کر الوداع کہا اور یہ واقعہ عدالتی تاریخ میں بے نظیر بن گیا اور اب انہوں نے جنیوا کے عالمی اسٹیج سے اسرائیل کی درندگی اس کے جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کو بے نقاب کرکے رکھ دیا اور کہا کہ اب اسرائیلی جرائم کی صرف زبانی مذمت کرنے کا وقت گزر چکا ہے، اب تو اس کے خلاف عملی اقدام کا وقت آچکا ہے۔ جسٹس مرلیدھر کی زیر قیادت کمیشن نے اسرائیلی فوج کی ان تمام ڈیویژنوں، بریگیڈر اور بٹالین کی نشاندہی کردی جو بھیانک جرائم کے مرتکب تھے۔ جسٹس مرلیدھر اس خیال کے حامی ہیں کہ ہندوستان کے بشمول دنیا بھر کے ممالک کو اپنی قانونی ذمہ داریاں اچھی طرح نبھانی چاہیئے۔ عالمی قانون کا ایک اصول عالمی دائرہ اختیار ہے اور اس اصول کے مطابق سنگین جرائم میں ملوث عناصر کے خلاف دنیا کا کوئی بھی ملک اپنے یہاں مقدمہ چلاسکتا ہے، چاہے وہ جرم دنیا کے کسی بھی حصہ میں ہوا ہو اور متاثرین کا کسی بھی ملک سے تعلق ہو۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ جسٹس مرلیدھر کی زیر قیادت جو تحقیقاتی رپورٹ تیار کی گئی اس میں بتایا گیا کہ اکٹوبر 2023ء سے اکٹوبر 2025ء کے درمیان 20 ہزار سے زائد فلسطینی بچوں نے جام شہادت نوش کیا اور فلسطینی ڈاکٹروں نے اس کیلئے زخمی بچہ کی اصطلاح وضع کی یعنی جس بچہ کا کوئی رکن خاندان نہیں بچا۔ ہاں آپ کو یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ 6 سالہ فلسطینی لڑکی ہندرجب کا بھی رپورٹ میں ذکر ہے اس کی آہ و زاری کی آواز نے یقیناً دنیا کو دہلا کر رکھ دیا تھا۔ ہندرجب اس گاڑی میں موجود تھی جس میں اس کے ارکان خاندان کی نعشیں رکھی ہوئی تھیں اور بار بار بچاؤ و راحت کاری عملے سے مدد کی اپیل کررہی تھی، فون پر گریہ وزاری کررہی تھی۔ جسٹس مرلیدھر کی قیادت میں کمیٹی نے مختلف شواہد خاص کر تصاویر وغیرہ سے یہ ثابت کیا ہیکہ اسرائیلی افواج نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ گاڑی میں بچے موجود ہیں اس گاڑی کو جان بوجھ کر نشانہ بنایا اور مدد کیلئے روانہ کی گئی ایمبولنس کو بھی حملہ کا نشانہ بنا کر طبی عملہ کو شہید کردیا۔ حد تو یہ ہیکہ بارہ اور دس سال کے فلسطینی بچوں کو دہشت گرد قرار دے کر شہید کردیا گیا۔

غزہ میں اسرائیلی درندگی جاری ہے، صہیونی فوج کے حملوں میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران مزید 60 فلسطینی شہید ہوگئے، جن میں امداد کے حصول کی کوشش کرنے والے 31 افراد میں شامل ہیں جبکہ 343 زخمی ہوگئے۔ قطری نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق غزہ میں فلسطینی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ اسرائیل کے تازہ حملوں کے بعد کئی افراد ملبے تلے دبے ہوئے ہیں اور ایمبولینس اور شہری دفاع کا عملہ ان تک پہنچنے سے قاصر ہے۔ وزارت نے کہا کہ 24 گھنٹے کی تازہ ترین رپورٹنگ مدت میں کم از کم 60 فلسطینی شہید اور 343 دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ مزید بتایا کہ 24 گھنٹوں کے دوران شہید ہونے والوں میں امداد کی متلاشی 31 افراد بھی شامل تھے۔ وزارت کے مطابق 7 اکتوبر 2023 سے اب تک اسرائیلی حملوں میں شہید ہونے والوں کی مجموعی تعداد 62 ہزار 64 ہوگئی ہے جبکہ ایک لاکھ 56 ہزار 573 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ یاد رہے کہ 18 مارچ سے اسرائیل کی جانب سے یکطرفہ جنگ بندی ختم کرنے کے بعد سے صہیونی حملوں سے اب تک 10 ہزار 518 فلسطینی شہید اور 532,44 زخمی ہوچکے ہیں۔ وزارت نے کہا کہ جنگ کے آغاز سے اب تک امداد حاصل کرنے کے دوران اسرائیلی حملوں ایک ہزار 996 فلسطینی شہید اور 898,14 سے زیادہ زخمی ہوچکے ہیں۔ مزید بتایا کہ بھوک اور غذائی قلت کی وجہ سے 24 گھنٹوں میں مزید تین فلسطینی شہید ہوگئے، جس کے بعد بھوک سے مجموعی شہادتیں 266 ہوگئیں، جن میں 112 بچے بھی شامل تھے۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز فلسطین کی مزاحمتی تنظیم حماس نے غزہ میں جنگ بندی کے نئے منصوبے کو قبول کرلیا تھا اور اس حوالے سے اپنا جواب بھی ثالثوں تک پہنچا دیا تھا۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق حماس کے ایک سینئر ممبر نے بتایا تھا کہ گروپ کو غزہ میں 22 ماہ سے زائد عرصے سے جاری لڑائی کو ختم کرنے کے لیے تازہ سفارتی کوششوں میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ یاد رہے کہ امریکا کی حمایت سے مصر اور قطر اس طویل المدتی جنگ بندی کے حصول میں جدوجہد کررہے تھے، ثالثوں کی جانب سے نیا منصوبہ موصول ہونے کے بعد حماس نے کہا کہ وہ مذاکرات کے لیے تیار ہے۔

اقوام متحدہ کے مطابق اسرائیلی فوج کی وسطی غزہ میں پناہ گزین کیمپوں کی جانب پیش قدمی کے باعث تقریباً ڈیڑھ لاکھ فلسطینی ان علاقوں سے نقل مکانی پر مجبور ہوگئے ہیں۔ عینی شاہدین اور حماس کے عسکری ونگ کی جانب سے بی بی سی کو بتایا گیا ہے کہ اسرائیلی ٹینک بوریج کیمپ کے مشرقی مضافات میں پہنچ چکے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے حال ہی میں اپنے زمینی حملے کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے اس میں بوریج، نصیرات اور المغازی پناہ گزین کیمپوں کو بھی شامل کیا ہے جہاں ہزاروں فلسطینی اس لیے مقیم تھے کیونکہ انھیں اسرائیل کی جانب سے سات اکتوبر کی جنگ کے آغاز کے بعد شمالی غزہ سے انخلا کا کہا گیا تھا۔ غزہ میں وزارت صحت نے بتایا ہے کہ جمعرات کو غزہ میں اسرائیلی بمباری سے درجنوں افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ ادھر مصر نے اعلان کیا ہے کہ اس نے لڑائی روکنے کے لیے تین مرحلوں پر مشتمل تجویز پیش کی ہے جس کا اختتام جنگ بندی کے ساتھ ہو۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق 11 ہفتوں کی لڑائی کے دوران غزہ میں 21 ہزار سے زیادہ افراد ہلاک ہوچکے ہیں جن میں زیادہ تر بچے اور خواتین ہیں۔ اسرائیلی فوج نے وسطی غزہ کے علاقوں بشمول بوریج اور نصیرات کیمپوں کو خالی کرنے کا مطالبہ کیا اور متاثرہ علاقوں میں تقریباً 90 ہزار افراد اور 61 ہزار بے گھر افراد کو جنوب کی طرف دیر البلاح قصبے کی طرف جانے کے لیے کہا گیا تھا۔ تاہم اقوام متحدہ نے جمعرات کو متنبہ کیا کہ دیر البلاح میں لوگوں کے لیے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ہے کیونکہ وہاں 'پہلے سے بہت زیادہ افراد پناہ لیے ہوئے ہیں'۔ اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ رفح شہر جو پہلے ہی غزہ کا سب سے زیادہ گنجان آباد شہر بن چکا ہے۔ نے نئے علاقوں میں اسرائیلی زمینی افواج کی دراندازی کے درمیان حالیہ دنوں میں تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ افراد کی منتقلی دیکھی ہے۔ 60 سالہ عمر نے بتایا کہ وہ اپنے خاندان کے 35 سے زائد افراد کے ساتھ بوریج سے بھاگنے پر مجبور ہوئے۔ انھوں نے خبر رساں ایجنسی روئٹرز کو فون پر بتایا کہ 'وہ لمحہ آ گیا ہے۔ کاش ایسا کبھی نہ ہوتا، لیکن ایسا لگتا ہے کہ نقل مکانی ناگزیر ہوگئی ہے۔

غزل

یہ مصرع کاش نقش ہر در و دیوار ہو جائے
جسے جینا ہو مرنے کے لیے تیار ہو جائے
وہی مے خوار ہے جو اس طرح مے خوار ہو جائے
کہ شیشہ توڑ دے اور بے پیے سرشار ہو جائے
دل انساں اگر شائستہ اسرار ہو جائے
لب خاموش فطرت ہی لب گفتار ہو جائے
ہر اک بے کار سی ہستی بروئے کار ہو جائے
جنوں کی روح خوابیدہ اگر بیدار ہو جائے
سنا ہے حشر میں ہر آنکھ اسے بے پردہ دیکھے گی
مجھے ڈر ہے نہ توہین جمال یار ہو جائے
حریم ناز میں اس کی رسائی ہو تو کیوں کر ہو
کہ جو آسودہ زیر سایۂ دیوار ہو جائے
معاذ اللہ اس کی واردات غم معاذ اللہ
چمن جس کا وطن ہو اور چمن بے زار ہو جائے
یہی ہے زندگی تو زندگی سے خودکشی اچھی
کہ انساں عالم انسانیت پر بار ہو جائے
اک ایسی شان پیدا کر کہ باطل تھرتھرا اٹھے
نظر تلوار بن جائے نفس جھنکار ہو جائے

جگر مرادآبادی

حضرت خواجہ عماد الدین محمود گاوانؒ

محمد امین نواز

بیدر برصغیر کے اُن معدودے چند تاریخی شہروں میں شمار ہوتا ہے جن کی فضا آج بھی ماضی کی عظمت، تہذیبی وقار اور علمی وثقافتی شان وشوکت کی گواہی دیتی ہے۔ اس شہر کی قدیم فصیلیں، قلعے، مساجد، مدارس، مقابر اور دیگر تاریخی عمارتیں نہ صرف ایک عظیم سلطنت کی یادگار ہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے تاریخ کے روشن اوراق بھی ہیں۔ صدیوں تک مختلف سلاطین نے بیدر کو اپنی سلطنت کا دارالحکومت بنایا اور یہاں سے اپنے اقتدار کا نظم ونسق سنبھالا۔ انہی حکمرانوں میں بہمنی سلاطین کا دور تاریخِ دکن کا نہایت درخشاں باب تصور کیا جاتا ہے، جنہوں نے بیدر کو اپنے پایۂ تخت کی حیثیت سے بے مثال ترقی بخشی اور اسے علم، فن، تہذیب اور تعمیرات کا عظیم مرکز بنادیا۔ اسی بہمنی سلطنت کے عہدِ زریں میں ایک ایسی عظیم المرتبت شخصیت جلوہ گر ہوئی جس کا نام تاریخ کے صفحات پر ہمیشہ کے لیے سنہرے حروف میں ثبت ہوگیا۔ یہ عظیم ہستی حضرت خواجہ عماد الدین محمود گاوانؒ تھے، جن کا شمار نہ صرف ہندوستان بلکہ عالمِ اسلام کے نامور وزرائے سلطنت میں کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں غیر معمولی ذہانت، سیاسی بصیرت، انتظامی صلاحیت، عسکری حکمت، علمی وجاہت، تقویٰ، دیانت اور بلند کردار جیسی بے شمار نعمتوں سے نوازا تھا۔ وہ ایک کامیاب وزیرِ سلطنت ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجے کے سپہ سالار، ممتاز عالمِ دین، مدبر سیاست دان اور کامل درویش بھی تھے۔ حضرت محمود گاوانؒ 1408ء میں ایران کے صوبۂ گیلان کے مقام گاوان میں خواجہ محمد کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان پورے خطے میں عزت، شرافت، دیانت اور علمی وجاہت کے اعتبار سے ممتاز مقام رکھتا تھا۔ بچپن ہی سے آپ نے علم وفضل، فہم وفراست اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ عمر کے ساتھ ساتھ آپ کے تجربات میں اضافہ ہوتا گیا اور آپ کی شہرت دور دور تک پھیلنے لگی۔ جب ایران میں سیاسی انتشار اور بدامنی نے شدت اختیار کی تو حضرت محمود گاوانؒ نے بہتر مستقبل کی تلاش میں دکن کا رخ کیا، جہاں اس وقت بہمنی سلطنت اپنے عروج پر تھی اور سلطان علاؤالدین ثانی بہمنی تخت نشین تھا۔ سلطان خود بھی علم دوست، اہلِ فضل کا قدردان اور دانش وروں کا احترام کرنے والا فرمانروا تھا۔ جب اس کی ملاقات حضرت محمود گاوانؒ سے ہوئی تو وہ ان کے علم، ذہانت، شائستگی اور بلند کردار سے بے حد متاثر ہوا اور انہیں دربار میں نمایاں مقام عطا کیا۔ اگرچہ آپ نے مختلف ادوار میں سلطنت کی خدمت انجام دی، تاہم آپ کی اصل سیاسی عظمت سلطان نظام شاہ بہمنی کے دور میں نمایاں ہوئی۔ چونکہ سلطان کم عمر تھا، اس لیے اس کی والدہ ملکہ مخدومہ جہاں نے سلطنت کا بیشتر انتظام حضرت محمود گاوانؒ کے سپرد کردیا۔ بعدازاں سلطان محمد شاہ بہمنی نے آپ کو باقاعدہ وزیرِ سلطنت مقرر کیا اور ''خواجہ جہاں'' کے معزز خطاب سے نوازا۔ حضرت محمود گاوانؒ کی وزارت میں بہمنی سلطنت نے ترقی کی نئی منزلیں طے کیں۔ سلطنت کی سرحدیں مستحکم ہوئیں، انتظامی اصلاحات نافذ کی گئیں، مالیاتی نظام بہتر بنایا گیا، عدل وانصاف کو فروغ ملا اور رعایا کو امن وسکون نصیب ہوا۔ مگر آپ کی اصل عظمت صرف سیاسی کامیابیوں تک محدود نہ تھی بلکہ آپ کی نجی زندگی بھی تقویٰ، زہد، قناعت اور بے نفسی کا ایسا نمونہ تھی جس کی مثال تاریخ میں کم ہی ملتی ہے۔ اتنی وسیع سلطنت کے طاقتور وزیر ہونے کے باوجود حضرت محمود گاوانؒ نے کبھی شاہانہ طرزِ زندگی اختیار نہیں کیا۔ وہ اپنی سرکاری تنخواہ کا ایک پیسہ بھی ذاتی ضروریات پر خرچ نہیں کرتے تھے۔ آپ تجارت بھی کرتے تھے اور اسی سے حاصل ہونے والی آمدنی سے اپنی ضروریات پوری فرماتے، جبکہ بقیہ رقم غریبوں، یتیموں، مسکینوں اور نادار افراد کی امداد کے لیے وقف کردیتے۔ شاہی دسترخوان سے کبھی ایک لقمہ بھی تناول نہ فرمایا۔ اپنے لیے نہایت سادہ کھانا مٹی کی ہانڈی میں تیار کرواتے اور اسی پر اکتفا کرتے۔ آرام وآسائش سے آپ کو کوئی رغبت نہ تھی۔ نرم بستر اور قیمتی پلنگ کے بجائے ہمیشہ زمین پر بچھی ہوئی چٹائی پر آرام فرماتے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ سادگی، عبادت، خدمتِ خلق اور خوفِ خدا سے عبارت تھا۔ ہر جمعہ کی شب آپ عام آدمی کا بھیس بدل کر شہر کی گلیوں میں اشرفیوں کی تھیلی لیے نکلتے، تاکہ کسی ضرورت مند، یتیم، بیوہ یا معذور کی خاموشی سے مدد کرسکیں۔ امداد دیتے وقت اپنی ذات کا نام ظاہر کرنے کے بجائے فرمایا کرتے کہ یہ بادشاہ کی طرف سے عطیہ ہے، اس کے لیے دعا کیجیے۔ ''حضرت محمود گاوانؒ کی زندگی کا ایک ایسا عظیم الشان کارنامہ بھی ہے جس نے انہیں ہمیشہ کے لیے علمی دنیا میں امر کردیا۔ انہوں نے بیدر میں ایک عظیم درسگاہ قائم کی جو آج بھی مدرسہ محمود گاوان کے نام سے دنیا بھر میں معروف ہے۔ یہ ادارہ اپنے زمانے میں دکن کی سب سے بڑی علمی وتعلیمی درسگاہوں میں شمار ہوتا تھا، جہاں ہندوستان اور بیرونِ ہند سے نامور علما، فضلا اور دانش ور تدریس کے فرائض انجام دیتے تھے۔ یہاں طب، ریاضی، فلسفہ، منطق، ادب، فقہ، تفسیر، حدیث اور دیگر علوم کی اعلیٰ تعلیم دی جاتی تھی۔ مدرسہ محمود گاوان کی تعمیر اس دور کے علمی، تہذیبی اور فنِ تعمیر کے اعلیٰ ذوق کی آئینہ دار تھی۔ اس عظیم الشان درسگاہ میں طلبہ اور اساتذہ کی رہائش کے لیے کشادہ حجرے تعمیر کیے گئے تھے، جہاں تعلیم کے ساتھ ساتھ قیام وطعام کا بھی بہترین انتظام موجود تھا۔ دور دراز علاقوں سے آنے والے طلبہ کو مفت خوراک، لباس اور دیگر ضروری سہولیات فراہم کی جاتی تھیں تاکہ وہ یکسوئی کے ساتھ علم کے حصول میں مشغول رہ سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ادارہ جلد ہی پورے برصغیر بلکہ عالمِ اسلام کے ممتاز علمی مراکز میں شمار ہونے لگا۔ آج بھی بیدر کے قلب میں ایستادہ مدرسہ محمود گاوان کی عظیم الشان عمارت اپنے شاندار ماضی کی خاموش مگر بلیغ ترجمان ہے۔ اگرچہ وقت کے بے رحم ہاتھوں نے اس کی ایک بلند وبالا مینار کو منہدم کردیا، تاہم باقی ماندہ عمارت آج بھی فنِ تعمیر، علم دوستی اور تہذیبی عظمت کی لازوال علامت بنی ہوئی ہے۔ حضرت خواجہ محمود گاوانؒ کی زندگی جتنی تابناک، باوقار اور کامیابیوں سے بھرپور تھی، ان کی شہادت بھی اسی قدر عظمت اور استقامت کا شاہکار ثابت ہوئی۔ اقتدار کے ایوانوں میں جب حسد، سازش اور مفاد پرستی نے جنم لیا تو چند درباری امرا آپ کی غیر معمولی مقبولیت، دیانت داری اور اثر ورسوخ سے خائف ہوگئے۔ انہوں نے آپ کو راستے سے ہٹانے کے لیے ایک نہایت خطرناک منصوبہ تیار کیا۔ سازشی عناصر نے حضرت محمود گاوانؒ کے غلام جوہر کو شراب پلا کر بے ہوش کردیا اور دھوکے سے آپ کی سرکاری مہر حاصل کرلی۔ پھر اُڑیسہ کے راجہ کے نام ایک جعلی خط تیار کیا گیا، جس میں یہ تاثر دیا گیا کہ بہمنی سلطنت کے امرا سلطان محمد شاہ کے ظلم وستم اور شراب نوشی سے تنگ آ چکے ہیں، لہٰذا اگر راجہ حملہ کرے تو اندر سے اس کی مدد کی جائے گی اور بعدازاں سلطنت کو آپس میں تقسیم کرلیا جائے گا۔ یہ جعلی خط سلطان محمد شاہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ بدقسمتی سے سلطان اس وقت شراب کے نشے میں مدہوش تھا۔ خط پڑھتے ہی وہ شدید غضب ناک ہوگیا اور فوراً حضرت محمود گاوانؒ کو دربار میں طلب کیا۔ آپ بلاخوف وتردد دربار میں حاضر ہوئے۔ سلطان نے دریافت کیا: اگر کوئی شخص اپنے آقا سے غداری کرے تو اس کی سزا کیا ہونی چاہیے؟ حضرت محمود گاوانؒ نے نہایت اطمینان سے جواب دیا: اگر جرم ثابت ہوجائے تو اس کی سزا قتل کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے؟ اس کے بعد سلطان نے وہ خط آپ کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت محمود گاوانؒ نے خط کا بغور مطالعہ کیا اور نہایت اعتماد سے فرمایا: اس پر ثبت مہر یقیناً میری ہے، لیکن یہ تحریر میری نہیں۔ میرے خلاف ایک گہری سازش کی گئی ہے، اور میں اپنی بے گناہی پر اللہ کو گواہ بنا کر قسم کھا سکتا ہوں۔ لیکن نشے میں مست سلطان نے انصاف، تحقیق اور حقیقت کو نظرانداز کردیا۔ اس نے کسی وضاحت کو قبول نہ کیا اور جلاد کو فوراً قتل کا حکم صادر کردیا۔ اس نازک ترین لمحے میں بھی حضرت محمود گاوانؒ کے چہرے پر خوف یا اضطراب کا کوئی اثر نہ تھا۔ انہوں نے نہایت وقار سے فرمایا: ''میں اپنی عمر پوری کرچکا ہوں۔ اگر آج قتل نہ بھی کیا جاؤں تو کل اپنی طبعی موت مر جاؤں گا، لیکن یاد رکھو! میرا قتل اس سلطنت کی تباہی اور بادشاہ کی دائمی بدنامی کا سبب بنے گا۔ افسوس کہ سلطان نے اس خیرخواہانہ تنبیہ کی بھی کوئی پروانہ کی۔ حضرت محمود گاوانؒ نے سکون واطمینان کے ساتھ قبلہ رخ ہوکر کلمۂ طیبہ کا ورد کیا اور اپنی جان راہِ حق میں پیش کردی۔ روایت ہے کہ ان کی زبان مبارک پر آخری الفاظ یہ تھے: الحمدُ للهِ عَلَى نِعْمَةِ الشَّهَادَةِ یعنی: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے مجھے شہادت جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی۔ تاریخ نے ثابت کردیا کہ حضرت محمود گاوانؒ کی پیش گوئی حرف بہ حرف سچ ثابت ہوئی۔ ان کی شہادت کے بعد بہمنی سلطنت کا نظم ونسق بکھرنے لگا، انتشار، بدامنی اور باہمی اختلافات نے سلطنت کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ مرکزی اقتدار کمزور ہوتا گیا اور بالآخر یہ عظیم سلطنت کئی خودمختار ریاستوں میں تقسیم ہوگئی، جنہیں بعد میں دکن کی پانچ سلطنتوں کے نام سے یاد کیا گیا۔

ہند۔برطانیہ تجارتی معاہدہ، برآمدات خود بخود نہیں بڑھیں گی

اس کیلئے معیار، سرٹیفکیشن، لاجسٹکس اور خریداروں سے روابط کو مزید مضبوط بنانا ہو گا

نئی دہلی: اقتصادی تھنک ٹینک گلوبل ٹریڈ ریسرچ انیشیٹو (جی ٹی آر آئی) نے کہا ہے کہ ہند۔برطانیہ آزاد تجارتی معاہدہ (سی ای ٹی اے) ہندوستانی مصنوعات کے لیے برطانوی منڈی تک رسائی ضرور فراہم کرتا ہے، لیکن اس سے خود بخود برآمدات میں اضافہ نہیں ہوگا۔ اس مقصد کے لیے ملک کو معیار، سرٹیفکیشن، لاجسٹکس اور خریداروں سے روابط کو مزید مضبوط بنانا ہوگا۔ ہند۔برطانیہ جامع اقتصادی و تجارتی معاہدہ (CETA)15 جولائی سے نافذ العمل ہوگا۔ جی ٹی آر آئی نے کہا، اگر معیار، سرٹیفکیشن، لاجسٹکس، ضابطہ جاتی منظوریوں اور خریداروں کے نیٹ ورک پر ساتھ ساتھ کام نہ کیا گیا تو اس معاہدے سے حاصل ہونے والے بہت سے مواقع صرف کاغذوں تک محدود رہ جائیں گے۔ معاہدہ دروازہ کھولتا ہے، اب ہندوستان کو اس رسائی کو حقیقی برآمدات میں تبدیل کرنا ہوگا۔ جی ٹی آر آئی کے بانی اجے سریواستو نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ خوراک برآمد کرنے والی کمپنیوں کو بہتر جانچ، ٹریس ایبلٹی اور برطانیہ کے صحت و نباتاتی ضوابط پر عمل درآمد یقینی بنانا ہوگا، جبکہ مشینری اور الیکٹرانکس کے شعبے کو سرٹیفکیشن، جدید ٹیکنالوجی اور مضبوط خریدار روابط کی ضرورت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ آٹوموبائل برآمد کنندگان کو رولز آف اوریجن اور تکنیکی تقاضوں پر پورا اترنا ہوگا، جبکہ گارمنٹس، چمڑے اور جوتوں کی صنعت کو چاہیے کہ وہ مسابقتی ممالک کے خود کو ڈھالنے سے پہلے کسٹم ڈیوٹی میں رعایت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے نئے آرڈرز حاصل کرے۔ اجے سریواستو کے مطابق سب سے زیادہ فائدہ ان شعبوں کو ہوگا جہاں تین شرائط ایک ساتھ پوری ہوتی ہوں: ہندوستان کی مضبوط برآمدی صلاحیت، برطانیہ میں زیادہ طلب، اور سی ای ٹی اے کے تحت محصولات میں نمایاں کمی۔ ان میں گارمنٹس، ٹیکسٹائل، چمڑا، جوتے، پراسیسڈ فوڈ، سمندری خوراک اور منتخب زرعی مصنوعات شامل ہیں۔ تھنک ٹینک کے تجزیے کے مطابق روزگار پر مبنی صنعتوں، پراسیسڈ فوڈ، سمندری خوراک، آٹوموبائل اور بعض مینوفیکچرنگ شعبوں میں سب سے بہتر امکانات موجود ہیں، جبکہ اسٹیل، پٹرولیم اور الکحل سے متعلق مصنوعات کو نسبتاً کم فائدہ ملنے کا امکان ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2025 میں برطانیہ نے دنیا بھر سے 9.928 ارب امریکی ڈالر کی اشیا درآمد کیں، جن میں سے صرف 2.15 ارب ڈالر کی درآمدات ہندوستان سے ہوئیں۔ برطانیہ کی مجموعی درآمدات میں ہندوستان کا حصہ صرف 1.6 فیصد رہا، جبکہ برطانیہ نے ہندوستان کی 445 ارب ڈالر مالیت کی عالمی برآمدات کا صرف 3.4 فیصد خریدا۔ اجے سریواستو نے کہا کہ کم مارکیٹ شیئر کا مطلب لازمی طور پر زیادہ تجارتی مواقع نہیں ہوتا۔ ہند۔برطانیہ جامع اقتصادی و تجارتی معاہدہ (CETA)15 جولائی 2026 سے نافذ العمل ہو رہا ہے، لیکن اقتصادی تھنک ٹینک گلوبل ٹریڈ ریسرچ انیشیٹو (GTRI) نے واضح کیا ہے کہ برطانوی منڈی تک ڈیوٹی فری رسائی ملنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہندوستانی مصنوعات کی برآمدات خود بخود بڑھ جائیں گی۔ ڈیوٹی کا خاتمہ صرف آدھی جنگ جیتنے کے برابر ہے، جبکہ اصل کامیابی کے لیے مصنوعات کے معیار، سرٹیفکیشن اور مارکیٹ کے تقاضوں کو پورا کرنا لازمی ہے۔ جی ٹی آر آئی کی حالیہ رپورٹ کے مطابق، تجارتی رکاوٹیں دور ہونے کے باوجود برآمدات میں اضافہ نہ ہونے کی بنیادی وجوہات اور اہم چیلنجز درج ذیل ہیں۔

پی ایم ایف ایم ای اسکیم کے تحت دو لاکھ سے زائد قرض سے منسلک مستفیدین کا سنگ میل تاریخی کامیابی ہے: چراغ پاسوان

نئی دہلی، 11 جولائی۔ ایم این این۔ خوراک کو ڈبہ بند کرنے کی صنعتوں کے مرکزی وزیر، جناب چراغ پاسوان نے آج نئی دلی میں ایک خصوصی تقریب کی صدارت کی، جس میں پردھان منتری مائیکرو فوڈ پروسیسنگ انٹرپرائزز کی باضابطہ تشکیل (پی ایم ایف ایم ای) اسکیم کے تحت ایک تاریخی سنگِ میل کی تکمیل کا جشن منایا گیا۔ اس موقع پر دو لاکھ سے زائد مائیکرو فوڈ پروسیسنگ اداروں کو قرضوں کی منظوری دیے جانے کی کامیابی کو اجاگر کیا گیا۔ اس اسکیم کے تحت قرضوں کی منظوری کی تعداد دو لاکھ سے تجاوز کر جانے کے ساتھ ہی 300,20 کروڑ روپے سے زیادہ کی منصوبہ جاتی سرمایہ کاری کو فروغ ملا ہے۔ مستفیدین میں تقریباً 90 فیصد پہلی نسل کے کاروباری افراد ہیں، جبکہ 44 فیصد خواتین کاروباری شخصیات ہیں۔ مزید برآں، پی ایم ایف ایم ای اسکیم سے مستفید ہونے والے 75 ہزار سے زائد ادارے ادیم آدھار، ادیم اسسٹ، ایف ایس ایس اے آئی اور جی ایس ٹی جیسے اندراجات کے ذریعے باقاعدہ معیشت کا حصہ بن چکے ہیں۔ اس اسکیم کے نتیجے میں تقریباً 11 لاکھ براہِ راست اور بالواسطہ روزگار کے مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ اس تقریب میں خوراک کو ڈبہ بند کرنے کی صنعتوں کی وزارت کے سینئر افسران کے علاوہ ریاستی حکومتوں، شراکت دار وزارتوں، بینکاری اداروں، ترقیاتی شراکت داروں، کاروباری شخصیات، اپنی مدد آپ گروپوں اور کسان پیداوار تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس تقریب کے دوران اسکیم کی نمایاں کامیابیوں کو اجاگر کرنے والی اہم اشاعتوں کی رونمائی کی گئی، کاروباری شخصیات نے اپنی کامیابی کی کہانیاں بیان کیں، جبکہ وزیر نے پی ایم ایف ایم ای اسکیم کے مستفیدین سے بھی تبادلۂ خیال کیا، جن کے کاروباری ادارے زمینی سطح پر اس اسکیم کے مؤثر اثرات کی عکاسی کرتے ہیں۔ اپنے استقبالیہ خطاب میں خوراک کو ڈبہ بند کی صنعتوں کی وزارت کے جوائنٹ سکریٹری جناب دیویش دیول نے ملک گیر کثیر ذرائع ابلاغ پر مبنی بیداری مہم کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ پی ایم ایف ایم ای اسکیم مائیکرو فوڈ پروسیسنگ کاروباری افراد کو مالی معاونت، تربیت، رہنمائی، برانڈنگ، مارکیٹنگ اور منڈی سے ربط تک ہر مرحلے پر جامع مدد فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے کہا، ''پی ایم ایف ایم ای صرف کاروباری اداروں کی معاونت نہیں کر رہی بلکہ لوگوں کے روزگار کے ذرائع میں تبدیلی لا رہی ہے، مقامی قدر افزا سلسلوں کو مضبوط بنا رہی ہے اور ملک بھر میں پائیدار روزگار کے مواقع پیدا کر رہی ہے۔

وزیر اعظم مودی کے انڈونیشیا، آسٹریلیا اور

نیوزی لینڈ کے دورے کے اہم نتائج برآمد ہوئے: وزارت خارجہ

آکلینڈ: وزارت خارجہ (ایم ای اے) نے ہفتہ کو کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے نیوزی لینڈ کے تاریخی دورے نے رشتوں کو گہرا کیا، شراکت داری کو مضبوط کیا اور مشترکہ مستقبل کو تشکیل دیا۔ ایک خاص اشارے میں، نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم کرسٹوفر لکسن نے پی ایم مودی کے ساتھ ہوائی اڈے کا سفر کیا اور انہیں رخصت کیا جب وہ اپنے تین ملکوں کے دورے کے اختتام کے بعد نئی دہلی کے لیے سفر کر رہے تھے۔ وزارت خارجہ امور نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ ایک ایسا دورہ جس نے رشتوں کو گہرا کیا، شراکت داری کو مضبوط کیا اور مشترکہ مستقبل کی تشکیل کی۔ نیوزی لینڈ میں اہم بات چیت اور نتائج کے ایک اہم سیٹ کی نگرانی کرنے کے بعد، وزیر اعظم نریندر مودی ہندوستان کے لیے روانہ ہوئے۔ ایک خاص اشارے میں، انہیں ہوائی اڈے پر وزیر اعظم کرسٹوفر لکسن نے رخصت کیا۔ پی ایم مودی آسٹریلیا کا تاریخی دورہ مکمل کرنے کے بعد نیوزی لینڈ پہنچے تھے۔ انہوں نے اپنے تین ملکی دورے کا آغاز اس ہفتے کے شروع میں انڈونیشیا سے کیا۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے انڈونیشیا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے تین ممالک کے دورے نے تجارت، ٹیکنالوجی، سیکورٹی، تعلیم، اختراع اور لوگوں کے درمیان لوگوں کے تبادلے سمیت کئی شعبوں میں تعاون کو فروغ دینے کے اہم نتائج دیے۔ مقامی وقت کے مطابق جمعہ کی شام دیر گئے آکلینڈ پہنچنے کے بعد، وزیر اعظم مودی نے ہفتہ کو آکلینڈ کے گورنمنٹ ہاؤس میں لکسن کے ساتھ بات چیت کا آغاز کیا۔ گورنمنٹ ہاؤس پہنچنے پر ان کا روایتی ماوری استقبال کیا گیا۔ تقریب میں روایتی ماوری رسمیں شامل تھیں جو امن، احترام اور استقبال کی علامت تھیں۔ روایتی استقبال کے بعد وزیر اعظم نے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد دونوں وزرائے اعظم نے محدود اور وفود کی سطح کے فارمیٹ میں وسیع دوطرفہ بات چیت کی۔ ان کی بات چیت میں تجارت اور سرمایہ کاری، دفاع اور سلامتی، زرعی ٹیکنالوجی، کھیل، تعلیم، سیاحت، ثقافت اور عوام کے درمیان تعلقات سمیت دوطرفہ تعلقات کے تمام شعبوں کا احاطہ کیا گیا۔ بات چیت کے بعد، دونوں رہنماؤں نے دفاع اور سمندری سلامتی، ہائیڈروگرافی، کھیل، ڈیزاسٹر مینجمنٹ، ڈیری، سیاحت، سمندری ورثہ، ثقافت، فوڈ ٹیکنالوجی اور سمندری تحقیق کے شعبوں میں مفاہمت کی متعدد یادداشتوں اور مفاہمتوں کے تبادلے کا مشاہدہ کیا۔

لیوینڈر انقلاب نے سائنس کی قیادت میں دیہی صنعت کاری کی طاقت کا مظاہرہ کیا ہے

انہوں نے مزید کہا کہ پالیسی نے ہندوستان کے نوجوانوں کو ابھرتی ہوئی علمی معیشت کے لیے تیار کیا ہے۔

ڈوڈہ: گورنمنٹ ڈگری کالج ڈوڈہ کے زیر اہتمام دو روزہ ہائبرڈ موڈ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس و ٹیکنالوجی، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج کہا کہ قومی تعلیمی پالیسی نے میٹروپولیٹن شہروں میں اپنے ہم منصبوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لیے ڈوڈا جیسے ٹائر-2 اور ٹائر-3 قصبوں کے طلباء کے لیے سیکھنے اور ایک سطحی کھیل کا میدان بنایا۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 نے روایتی تعلیم کی سختی کو توڑ دیا ہے جس سے طلباء کو مجبوری کی بجائے اہلیت کی بنیاد پر مضامین حاصل کرنے کی اجازت دی گئی ہے، جبکہ اعلیٰ تعلیم کی توجہ کو ڈگریوں سے ہنر، اختراعات اور کاروبار کی طرف منتقل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈگری اب کوئی ٹرافی نہیں ہے، اور روزگار کا مطلب اب صرف سرکاری نوکری نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پالیسی نے ہندوستان کے نوجوانوں کو ابھرتی ہوئی علمی معیشت کے لیے تیار کیا ہے۔ جموں و کشمیر میں قومی تعلیمی پالیسی 2020 کا نفاذ: ورچوئل موڈ کے ذریعے شمولیت، مساوات اور رسائی کے چیلنجز'' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے گورنمنٹ ڈگری کالج، ڈوڈہ، خاص طور پر پرنسپل ڈاکٹر جاوید اقبال کو مبارکباد پیش کی، جنہوں نے ایک بروقت تعلیمی نظام میں سب سے زیادہ انحصار کرنے والے تعلیمی نظام کے تحت اہم ترین تعلیمی نظام کا انعقاد کیا۔ انہوں نے اس ادارے کو خطے کے سب سے قدیم اور ممتاز تعلیمی مراکز میں سے ایک قرار دیا، جس میں اعلیٰ تعلیم کی ایک بھرپور میراث ہے جس نے سابقہ ڈوڈہ ضلع کے طلباء کی نسلوں کی خدمت کی ہے۔ خطے کی تعلیمی تاریخ کو یاد کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ایک وقت تھا جب دور دراز علاقوں سے طلباء اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے طویل فاصلہ طے کر کے ڈوڈہ اور بھدرواہ جاتے تھے کیونکہ تعلیمی ادارے بہت کم تھے۔ انہوں نے کہا کہ ضلع ایک مضبوط علمی ورثہ کا حامل ہے اور اپنی دیرینہ میراث پر استوار کر کے اور آنے والی نسلوں کے لیے مواقع کو وسعت دے کر ایک بڑے تعلیمی مرکز میں تبدیل ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ سی ایس آئی آر آرا مشن کے تحت شروع کیے گئے لیوینڈر انقلاب پر روشنی ڈالتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ بھدرواہ اور ڈوڈا کی کامیابی کی کہانی نے اس تصور کو غلط ثابت کر دیا ہے کہ انٹرپرینیورشپ انفارمیشن ٹیکنالوجی یا میٹروپولیٹن علاقوں تک محدود ہے۔ بھدرواہ میں زمین کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے سے شروع ہونے والے، لیوینڈر کی کاشت ڈوڈا ضلع، پڑوسی علاقوں، وادی کشمیر اور کئی دیگر ہمالیائی ریاستوں میں پھیل گئی ہے، جس سے روزی روٹی کے نئے مواقع پیدا ہوئے اور دیہی معیشت کو تقویت ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماڈل نے دکھایا ہے کہ ٹیکنالوجی سے چلنے والی زراعت، مقامی وسائل اور سائنسی مداخلت پائیدار روزگار اور کامیاب کاروباری ادارے پیدا کر سکتے ہیں۔

آئی ٹی صنعت عالمی سیمی

کنڈکٹر ٹیلنٹ کی کمی کو پورا کرے: اشونی ویشنو

حیدرآباد: مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے ہفتہ کو کہا کہ سیمی کنڈکٹر انڈسٹری میں ٹیلنٹ کی کمی کا اندازہ عالمی سطح پر 10 لاکھ ہے اور ملک میں آئی ٹی صنعت کو اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ آئی ٹی صنعت کے نمائندوں کے ساتھ بات چیت میں بات کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی سیمی کنڈکٹر صنعت پر توجہ مرکوز کرنے کی وجہ سے، 12 پلانٹس اب ترقی کے مختلف مراحل میں ہیں، اور ان میں سے تین نے چپس کی تیاری شروع کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ چپس جاپان، امریکہ اور یورپ کو برآمد کی جا رہی ہیں۔ مرکزی آئی ٹی اور الیکٹرانکس وزیر نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ سیمی کنڈکٹر انڈسٹری میں ٹیلنٹ کی کمی عالمی سطح پر 10 لاکھ ہے۔" انہوں نے کہا کہ اس موقع سے ملک میں آئی ٹی انڈسٹری بڑے پیمانے پر فائدہ اٹھا سکتی ہے، کیونکہ وہ الیکٹرانکس اور آئی ٹی میں مکمل طور پر نئے سلوشنز کو ڈیزائن اور تیار کرنا جانتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صنعت کو سپورٹ کرنے کے لیے، مرکز نے 315 یونیورسٹیوں کو جدید ترین سیمی کنڈکٹر ڈیزائن ٹولز فراہم کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ الیکٹرانکس کی برآمدات ملک میں تیسری سب سے بڑی برآمدی کیٹیگری بن گئی ہیں، جب کہ موبائل فون ہندوستان سے برآمد ہونے والی سب سے بڑی شے بن گئی ہے۔ انہوں نے کہا، پچھلے سال، الیکٹرانکس کی برآمدات ہمارے ملک میں تیسری سب سے بڑی برآمدی کیٹیگری بن گئی، جس کا ہم چند سال پہلے تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ یہ تبدیلی پہلے ہی آچکی ہے۔

بھارت کا اسٹریٹجک آئل ذخیرہ مزید مضبوط

او این جی سی ۱۳ ملین بیرل صلاحیت کا نیا ذخیرہ تعمیر کرے گی

نئی دہلی: بھارت نے اپنی توانائی کی سلامتی کو مزید مستحکم بنانے کے لیے ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے سرکاری کمپنی آئل اینڈ نیچرل گیس کارپوریشن (او این جی سی) کو کرناٹک کے منگلورو میں تقریباً 13 ملین بیرل (1.75 ملین میٹرک ٹن) گنجائش کا نیا اسٹریٹجک خام تیل ذخیرہ تعمیر کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ اس منصوبے کا مقصد عالمی سطح پر تیل کی سپلائی میں ممکنہ رکاوٹوں کے دوران ملک کی توانائی ضروریات کو محفوظ بنانا ہے۔ رپورٹ کے مطابق حالیہ مشرقِ وسطیٰ کشیدگی اور آبنائے ہرمز میں سپلائی متاثر ہونے کے خدشات نے بھارت کو اپنی اسٹریٹجک پیٹرولیم ریزرو صلاحیت میں اضافے پر توجہ دینے پر مجبور کیا ہے۔ بھارت اپنی تیل کی ضروریات کا بڑا حصہ درآمد کرتا ہے، جس کے باعث عالمی بحرانوں کے دوران متبادل ذخائر کو انتہائی اہم سمجھا جاتا ہے۔ او این جی سی نے کہا ہے کہ وہ اس منصوبے کو "قومی مفاد" میں مکمل کرے گی اور حکومت سے اس ذخیرے کے جزوی تجارتی استعمال کی بھی اجازت طلب کرے گی۔ اس وقت بھارت کے منگلورو، پدور اور وشاکھاپٹنم میں موجود اسٹریٹجک ذخائر کی مجموعی گنجائش تقریباً 5.33 ملین میٹرک ٹن ہے، جبکہ منگلورو کی موجودہ سہولت کا ایک حصہ پہلے ہی بھارتی اور متحدہ عرب امارات کی کمپنیوں کے زیرِ استعمال ہے۔ ماہرین کے مطابق نئے ذخیرے کی تعمیر سے بھارت کو مستقبل میں عالمی تیل کی قیمتوں میں شدید اتار چڑھاؤ، جغرافیائی کشیدگی اور سپلائی میں رکاوٹوں کے دوران بہتر تحفظ حاصل ہوگا۔ حکومت مستقبل میں اوڈیشہ کے چندی کھول اور کرناٹک کے پدور میں بھی اضافی اسٹریٹجک ذخائر قائم کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے تاکہ ملک کی مجموعی توانائی سلامتی کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔

بھارت اب ارجنٹینا کا چھٹا بڑا اقتصادی شراکت دار بن چکا ہے

نئی دہلی: بھارت میں ارجنٹینا کے سفیر ماریانو کاؤکینو نے کہا ہے کہ بھارت اب ارجنٹینا کا چھٹا بڑا اقتصادی شراکت دار بن چکا ہے، جبکہ دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تجارت 2025 کے دوران تقریباً 6 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی عالمی اقتصادی حیثیت میں مسلسل اضافے کے ساتھ دونوں ممالک کے تعلقات مزید مضبوط ہونے کی توقع ہے۔ نئی دہلی میں منعقدہ 17 ویں ایگریکلچر لیڈرشپ سمٹ سے خطاب کرتے ہوئے سفیر نے کہا کہ امریکہ، چین، یورپی یونین، برازیل اور چلی کے بعد بھارت اب ارجنٹینا کے اہم ترین اقتصادی شراکت داروں میں شامل ہے۔ ان کے مطابق دونوں ممالک کی معیشتیں ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں، جس سے تعاون کے وسیع مواقع پیدا ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زراعت، توانائی، اہم معدنیات، لیتھیم، خوراک، سائنس و ٹیکنالوجی اور سرمایہ کاری جیسے شعبوں میں تعاون کو مزید وسعت دینے کی بڑی صلاحیت موجود ہے۔ سفیر کے مطابق ارجنٹینا بھارت کی بڑھتی ہوئی توانائی اور غذائی ضروریات پوری کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے، جبکہ دونوں ممالک نئی سپلائی چینز اور صنعتی شراکت داریوں پر بھی کام کر رہے ہیں۔ ماریانو کاؤکینو نے بھارت کو عالمی معیشت کا ایک فیصلہ کن کردار قرار دیتے ہوئے کہا کہ نئی دہلی کے ساتھ اسٹریٹجک اور اقتصادی روابط کو مزید فروغ دینا ارجنٹینا کی خارجہ پالیسی کی اہم ترجیحات میں شامل ہے۔

اے ایم یو وائس چانسلر نے شعبہ کمپیوٹر سائنس کی نئی دفتری عمارت کا افتتاح کیا

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے شعبہ کمپیوٹر سائنس کے نوتعمیر شدہ دفتر کا افتتاح کیا

علی گڑھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے شعبہ کمپیوٹر سائنس کے نو تعمیر شدہ دفتر کا افتتاح کیا، جو یونیورسٹی کے تعلیمی بنیادی ڈھانچے کو مزید مستحکم بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ افتتاحی تقریب میں رجسٹرار پروفیسر عاصم ظفر، ڈین فیکلٹی آف سائنس پروفیسر سرتاج تبسم، شعبہ کے چیئر پرسن پروفیسر ارمان رسول فریدی، اساتذہ اور یونیورسٹی کے دیگر عہدیداران بشمول پراکٹر پروفیسر محمد نوید خان اور دفتر رابطہ عامہ کی ممبر انچارج پروفیسر وبھا شرما موجود تھے۔ اس موقع پر پروفیسر نعیمہ خاتون نے کمپیوٹر سائنس کی تعلیم و تحقیق کے میدان میں شعبہ کمپیوٹر سائنس کی نمایاں خدمات کو سراہا۔ انہوں نے ممتاز تحقیقی جرائد میں شعبہ کی مسلسل معیاری تحقیقی اشاعتوں کی تعریف کی اور اس یقین کا اظہار کیا کہ نئی دفتری سہولت، تعلیمی و انتظامی امور میں کارکردگی کو مزید مؤثر بنانے میں معاون ثابت ہوگی۔ رجسٹرار پروفیسر عاصم ظفر نے شعبہ کے شاندار پلیسمنٹ ریکارڈ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کے فارغین ہندوستان اور بیرونِ ملک کی ممتاز انفارمیشن ٹکنالوجی کمپنیوں، یونیورسٹیز اور تحقیقی اداروں میں نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شعبہ نے تعلیمی امتیاز اور پیشہ ورانہ کامیابی کے ذریعے ہمیشہ اے ایم یو کی نیک نامی کو برقرار رکھا ہے۔ ڈین، فیکلٹی آف سائنس، پروفیسر سرتاج تبسم نے شعبہ کے فعال تحقیقی ماحول کو سراہتے ہوئے سائنس کی ترقی کے تئیں اساتذہ اور طلبہ کی لگن و محنت کی تعریف کی۔ یونیورسٹی انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے شعبہ کے چیئر پرسن پروفیسر ارمان رسول فریدی نے کہا کہ 1988 میں ایک آزاد شعبہ کے طور پر قیام کے بعد سے شعبہ مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور آج جدید بنیادی ڈھانچے اور اعلیٰ سہولیات سے آراستہ ہے، جو تدریس و تحقیق اور اختراعی سرگرمیوں کو فروغ دینے میں معاون ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ شعبہ کمپیوٹر سائنس کی بنیاد 1971 میں آئی بی ایم-1130 کمپیوٹنگ نظام کی تنصیب سے پڑی اور اب یہ شعبہ ملک میں کمپیوٹر سائنس کی تعلیم کے اولین مراکز میں شمار ہوتا ہے۔ گزشتہ برسوں کے دوران شعبہ نے جدید ترین تجربہ گاہیں اور تحقیقی سہولیات قائم کی ہیں اور ایسے ممتاز ماہرین تیار کیے ہیں جو ملک و بیرون ملک کے معروف اداروں، تحقیقی اداروں اور عالمی ٹکنالوجی کمپنیوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔

دیسی اسٹیلتھ فریگیٹ آئی این ایس مہندرگیری کی کمیشننگ بھارتی بحریہ کیلئے فخر اور اعزاز کی بات: سوامیناتھن

وشاکھاپٹنم: بحریہ کے سربراہ ایڈمرل کرشنا سوامیناتھن نے ہفتہ کو کہا کہ اسٹیلتھ فریگیٹ آئی این ایس مہندرگیری کی کمیشننگ ہندوستانی بحریہ کے لئے ایک اہم سنگ میل ہے، جس سے میری ٹائم سیکورٹی پر حکومت کی توجہ اور ہندوستان کی بڑھتی ہوئی مقامی صلاحیتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ کمیشننگ تقریب کے دوران اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، سی این ایس سوامیناتھن نے کہا کہ یہ بحریہ کے لئے فخر اور اعزاز کی بات ہے" کہ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے اس تقریب کی صدارت کی، اسے سمندری سلامتی پر حکومت کے زور کا عکاس قرار دیا۔ یہ ہندوستانی بحریہ کے لئے فخر اور اعزاز کی بات ہے کہ وزیر دفاع مہندرگیری کی کمیشننگ کے لئے آج موجود ہیں۔ یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ہماری حکومت میری ٹائم سیکورٹی کو اعلیٰ ترجیح دیتی ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ تقریب ہندوستانی بحریہ کی مشرقی کمان کے ہیڈکوارٹر وشاکھاپٹنم میں ہو رہی ہے۔ یہ ایک انتہائی اہم مقام ہے اور یہ ایف کے پاور آپریشن کا ایک بہت بڑا مرکز ہے، جہاں پر بین الاقوامی طاقت کا مرکز تھا۔ صرف چند ماہ قبل، ہندوستان کی سمندری طاقت کو نمایاں طور پر ظاہر کرتے ہوئے، جب کہ یہ جہاز ہندوستان کے مغربی ساحل پر ممبئی میں تعمیر کیا گیا تھا، آج خلیج بنگال کے ساحلوں پر اس کا کام مشرق اور مغرب پر پل جاتا ہے۔ نئے جنگی جہاز کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے، بحریہ کے سربراہ نے کہا کہ آئی این ایس مہندرگیری سات پروجیکٹ 17A فریگیٹس میں سے چھٹا ہے اور اس نے مقامی مواد کی ریکارڈ سطح حاصل کی ہے۔ یہ سیریز کے سات جنگی جہازوں میں سے چھٹا ہے؛ ان کا نام نیل گیری کلاس کے ان پہلے جہازوں کے نام پر رکھا گیا ہے جنہوں نے 1972 سے 2013 تک قوم کی خدمت کی تھی۔ مہیندرگیری ایک نیا نام ہے، جو اڈیشہ کے مشرقی گھاٹوں میں مہندرگیری چوٹی سے ماخوذ ہے۔ ایک ریکارڈ قائم کیا گیا ہے جس کی تعمیر 75 فیصد سے زیادہ ہے، اس کی تعمیر 2 فیصد کم وقت میں ہوئی۔ اس جہاز نے ایک ہی سمندری آزمائش میں تمام تکنیکی ضروریات کو پورا کیا، آج بحریہ میں شامل کیا گیا، یہ جہاز ہماری طاقت کو مزید تقویت دے گا۔ ہندوستانی بحریہ نے ہفتے کے روز ایک اور جدید ترین جنگی جہاز کو اپنے بیڑے میں شامل کیا جب وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے وشاکھاپٹنم ڈاک یارڈ میں آئی این ایس مہندرگیری، ایک دیسی ساختہ اسٹیلتھ فریگیٹ اور چھٹا پروجیکٹ 17A نیلگیری کلاس جنگی جہاز کمیشن کیا۔

بہار میں پیپرلیس ڈیجیٹل رجسٹری کا وزیراعلیٰ سمراٹ چودھری کے ہاتھوں شاندار آغاز

۸۰/سال سے زائد عمر کے افراد کو گھر بیٹھے رجسٹری کی سہولت ملے گی: سمراٹ چودھری

حاجی پور ویشالی: ریاست کے بہار کے عوام کے لیے ایک تاریخی آغاز کرتے ہوئے بہار کے معزز وزیرِ اعلیٰ جناب سمراٹ چودھری نے ضلع ویشالی ضلع کے حاجی پور شہر واقع ضلع رجسٹری دفتر سے ریاست کے جدید پیپرلیس رجسٹری نظام (ہوم رجسٹری ڈیجیٹل سسٹم) کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر چار نئی ڈیجیٹل خدمات کا آغاز کیا گیا۔ جن میں ہوم رجسٹری، زمین سے متعلق آن لائن جانچ، پیپرلیس رجسٹری اور جی آئی ایس (GIS) ٹیکنالوجی پر مبنی مقام کا معائنہ شامل ہیں۔ وزیرِ اعلیٰ نے بزرگ شہریوں کے گھروں تک رجسٹری کی سہولت پہنچانے کے لیے موبائل رجسٹریشن یونٹ گاڑیوں کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ تقریب کے دوران ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے 83 سالہ اودھیش کمار کے گھر پر ڈیجیٹل رجسٹری کے عمل کا براہِ راست مظاہرہ بھی پیش کیا گیا۔ اس موقع پر وزیرِ اعلیٰ نے محکمۂ انسدادِ شراب، ایکسائز اور رجسٹریشن کی جانب سے تیار کردہ نئے پیپرلیس رجسٹری نظام پر مبنی مختصر فلم بھی دیکھی اور اس اقدام کو ڈیجیٹل بہار کی سمت ایک تاریخی قدم قرار دیا۔ جناب سمراٹ چودھری نے کہا کہ پہلے یہ سہولت صرف 80 سال یا اس سے زائد عمر کے افراد کے لیے تجویز کی گئی تھی، لیکن اب حکومت نے عمر کی حد کم کر کے 75 سال کر دی ہے، تاکہ زیادہ سے زیادہ بزرگ شہری اپنے گھر بیٹھے ہی اپنی جائیداد کی رجسٹری کرا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کا مقصد عوام کی زندگی کو آسان بنانا اور سرکاری خدمات کو سادہ، شفاف اور بروقت بنانا ہے۔ وزیرِ اعلیٰ نے کہا کہ وزیرِ اعظم نریندر مودی ترقی یافتہ بھارت کی تعمیر کے لیے مسلسل کام کر رہے ہیں، جبکہ سابق وزیرِ اعلیٰ نتیش کمار نے خوشحال بہار کا عزم پیش کیا تھا اور ریاستی حکومت اسی وژن کو آگے بڑھاتے ہوئے ڈیجیٹل گورننس اور بہتر عوامی خدمات پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ نئی ڈیجیٹل رجسٹری کے تحت زمین کی خرید و فروخت سے قبل جی آئی ایس ٹیکنالوجی اور آن لائن تصدیق کے ذریعے زمین کی حقیقی حالت کی جانچ کی جائے گی۔ جس سے جعلسازی اور زمینی تنازعات میں کمی آئے گی اور خریداروں کے مفادات محفوظ رہیں گے۔ اس کے علاوہ رجسٹری سے متعلق تمام دستاویزات اب واٹس ایپ اور ای میل کے ذریعے بھی دستیاب ہوں گے۔ وزیرِ اعلیٰ نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ رجسٹری دفاتر میں آنے والے شہریوں کے لیے تمام بنیادی سہولیات یقینی بنائی جائیں۔ ساتھ ہی ریاست سے باہر رہنے والے افراد کے لیے بھی درخواست کی بنیاد پر ڈیجیٹل رجسٹری کی سہولت فراہم کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ 15 جولائی سے ریاست کے مختلف بلاکس میں 213 نئے ڈگری کالج شروع کیے جائیں گے، جس سے دیہی علاقوں میں اعلیٰ تعلیم کو فروغ ملے گا۔ وزیرِ اعلیٰ نے یہ بھی بتایا کہ سماجی تحفظ پنشن اسکیم کے تحت ہر ماہ کی 10 تاریخ کو تقریباً ایک کروڑ مستحقین کے بینک کھاتوں میں 1100 کی رقم ڈی بی ٹی کے ذریعے منتقل کی جا رہی ہے۔ اس تقریب میں نائب وزرائے اعلیٰ جناب وجے کمار چودھری، وزیر جناب وجیندر پرساد یادو، محکمۂ انسدادِ شراب، ایکسائز و رجسٹریشن کے وزیر جناب مدن سہنی، وزیرِ صحتِ عامہ انجینئرنگ جناب سنجے کمار سنگھ، جے ڈی یو کے ریاستی صدر جناب اُمیش سنگھ کشواہا، حاجی پور کے ایم ایل اے جناب اودھیش سنگھ، ایم ایل اے جناب سدھارتھ پٹیل، ایم ایل اے جناب سنجے سنگھ، ایم ایل سی جناب ونشی دھر برجواسی، ڈی ایم محترمہ ورشا سنگھ، ایس پی جناب شبھانک مشرا سمیت متعدد اراکینِ اسمبلی، عوامی نمائندے اور اعلیٰ سرکاری افسران موجود تھے۔ اس سے قبل وزیرِ اعلیٰ سمراٹ چودھری کا ہیلی کاپٹر جیسے ہی حاجی پور شہر میں دکھا لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

بھارت اور نیوزی لینڈ نے
انسداد دہشت گردی تعاون کو وسعت دی

آکلینڈ: ہندوستان اور نیوزی لینڈ نے ہفتہ کے روز دہشت گردی اور پرتشدد انتہا پسندی کے خلاف تعاون کو مضبوط کرنے کا عہد کیا، مجوزہ مشترکہ ورکنگ گروپ ان خطرات سے نمٹنے کے لیے تعاون کو گہرا کرنے کے لیے کئی میکانزم میں سے ایک کے طور پر کام کر رہا ہے۔ نیوزی لینڈ میں وزیراعظم نریندر مودی کی جاری مصروفیات کے بارے میں ایک پریس بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے، رودریندر ٹنڈن، سکریٹری (مشرق)، وزارت امور خارجہ نے کہا کہ ہندوستان بین الاقوامی برادری کو یہ یاد دلاتا رہے گا کہ دہشت گردی اور پرتشدد انتہا پسندی عالمی امن اور سلامتی کے لیے سب سے بڑے خطرات ہیں، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ تعاون میں کوئی دوہرا معیار نہیں ہوسکتا۔ ٹنڈن نے کہا، "دہشت گردی اور پرتشدد انتہا پسندی بہت معروف ہے۔ ہم عالمی برادری اور اپنے شراکت داروں کو مسلسل یاد دلاتے رہیں گے کہ یہ پوری دنیا میں امن اور سلامتی کے لیے ایک اہم خطرہ ہے۔ ہم اس لعنت سے نمٹنے کے لیے شراکت داروں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ ہم نیوزی لینڈ کے ساتھ جو مشترکہ ورکنگ گروپ قائم کر رہے ہیں وہ بہت سے اقدامات میں سے صرف ایک ہے۔ لیکن نیوزی لینڈ اور بھارت دہشت گردی اور پرتشدد انتہا پسندی کے اس پورے معاملے پر کافی ہم خیال اور سخت ہیں، اور اس خطرے کو شکست دینے کے لیے قریبی تعاون کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ کوئی دوہرا معیار نہیں ہوسکتا... جب آپ اتنے بڑے خطرے سے نمٹ رہے ہوں۔ ٹنڈن نے کہا کہ پی ایم مودی کے دورے کا مقصد ہند۔ بحرالکاہل میں قواعد پر مبنی آرڈر کو تقویت دینا ہے، نئی دہلی ویلنگٹن کو خطے میں ایک اہم شراکت دار کے طور پر دیکھتی ہے۔"اس دورے کا مقصد قاعدہ پر مبنی ہند- بحرالکاہل ترتیب کو مضبوط کرنا ہے۔ ہم نیوزی لینڈ کو دنیا کے اس حصے میں ایک اہم شراکت دار کے طور پر دیکھتے ہیں اس کی ایک وجہ ہند- بحرالکاہل میں اصول پر مبنی ترتیب کو مضبوط بنانے کے لیے ہماری مشترکہ کوشش ہے، جو بحر ہند کے ایک ملک کے طور پر ہندوستان کے لیے بہت اہم ہے۔"انہوں نے زور دیا۔ قریبی اسٹریٹجک شراکت داری کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے، ٹنڈن نے کہا کہ ہندوستان اور نیوزی لینڈ بحیرہ ہند اور بحرالکاہل کے ممالک کے طور پر تعاون کو گہرا کرنے کے لیے اچھی پوزیشن میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان ملحقہ سمندری خطوں میں ہونے والی پیش رفت پر گہری نظر رکھتا ہے اور بحرالکاہل کو ایک اہم سمندری زون کے طور پر دیکھتا ہے۔

لائبریریوں میں نوجوانوں کی بھیڑ ملک کے روشن مستقبل کی بنیاد ہے

امور داخلہ و مرکزی وزیر امت شاہ نئی دہلی میں جے پرکاش نارائن پبلک لائبریری کی افتتاحی تقریب سے خطاب کر رہے تھے

نئی دہلی: امور داخلہ اور امداد باہمی کے مرکزی وزیر امت شاہ نے ہفتہ کے روز نوجوانوں سے لائبریریوں سے استفادہ کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ کسی ملک کے مستقبل کا اندازہ اس کی معاشی خوشحالی سے نہیں بلکہ اس کی لائبریریوں میں آنے والے نوجوانوں کی تعداد سے ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ علم و حکمت ہی ملک کی تعمیر کی اصل طاقت ہے اور لائبریریاں ان کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ شری امت شاہ نئی دہلی میں جے پرکاش نارائن پبلک لائبریری کی افتتاحی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ لوک نائک جے پرکاش نارائن کے نام سے منسوب یہ لائبریری دہلی کے لیے ایک اہم حصولیابی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایک عظیم مجاہد آزادی، مفکر اور جمہوریت کے مضبوط حامی جے پرکاش نارائن کی زندگی ہمیشہ ہم وطنوں کے لیے مشعل راہ رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایک مفکر نے ایک بار کہا تھا کہ کسی ملک کے مستقبل کا تعین اس بات سے ہوتا ہے کہ اس کی لائبریریوں میں لوگوں کی کتنی بھیڑ ہے اور وہاں کتنے نوجوان مطالعہ کر رہے ہیں۔ زراعت، صنعت اور بازار کسی ملک کی ترقی کی علامت ہو سکتے ہیں، لیکن کسی ملک کو ترقی کی معراج تک پہنچانے کی بنیاد علم اور اس کا عملی استعمال ہوتا ہے، جو لائبریریوں سے حاصل ہوتا ہے۔ نوجوانوں سے لائبریریوں سے جڑنے کی اپیل کرتے ہوئے شاہ نے کہا کہ اگر نوجوان مستقل لائبریریوں میں آئیں گے تو ان کی شخصیت میں مثبت تبدیلیاں آئیں گی۔ کسی بھی موضوع پر غور کرنے سے پہلے اس کا مطالعہ کرنا چاہیے اور لائبریریاں یہ موقع فراہم کرتی ہیں۔ انہوں نے سنی سنائی باتوں کی بجائے کتابوں میں پائے جانے والے مستند علم کے حصول کی اہمیت پر زور دیا۔ گاندھی نگر لوک سبھا حلقہ میں لائبریریوں کی ترقی کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا کہ ہر گاؤں میں تین سے چار ہزار کتابوں پر مشتمل لائبریریاں قائم کی گئی ہیں جنہیں کہ لاکھوں کتابوں پر مشتمل مرکزی لائبریری سے منسلک کیا گیا ہے۔ چار موبائل لائبریری وین بھی چلائی جا رہی ہیں، جن کے ذریعے گاؤں کا کوئی بھی طالب علم اپنی پسند کی کتاب منگوا سکتا ہے اور وہ کتاب ہر جمعہ کو ان کے گاؤں پہنچائی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان لائبریریوں کو مقامی اسکولوں سے بھی جوڑ دیا گیا ہے تاکہ طلبا میں پڑھنے کی عادت پیدا کی جا سکے۔ انہوں نے دہلی کی اس لائبریری کے عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ قریبی اسکولوں سے رابطہ کریں اور طلبا کو لائبریری کا دورہ کرنے کی ترغیب دیں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں میں ایک بار لائبریری جانے کی عادت پیدا ہو جائے تو کتابیں باقی کی دیکھ بھال کر لیں گی۔ شاہ نے مشورہ دیا کہ دہلی حکومت تمام پبلک لائبریریوں کو ڈیجیٹل طور پر جوڑنے کی سمت بھی کام کرے۔ اس دو منزلہ جدید لائبریری میں 32,000 سے زیادہ کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے۔ اس میں محققین کے لیے علیحدہ مطالعہ کے کمرے، ایک جدید ریڈنگ ایریا، ایک کثیر مقاصد آڈیٹوریم، مفت وائی فائی اور ایک ای لائبریری ہے جس میں ایک کروڑ سے زیادہ ای کتابوں کی سہولت دستیاب ہیں۔ لوک نائک جے پرکاش نارائن کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا کہ انہوں نے تحریک آزادی اور جمہوریت کے دفاع کے ہر مرحلے میں تاریخی کردار ادا کیا۔ ایمرجنسی کے دوران، جے پرکاش نارائن نے جمہوریت کے تحفظ کے لیے جدوجہد کی قیادت کی اور بہار کے گاندھی میدان سے سمپورن کرانتی کا مطالبہ کیا، جس نے پورے ملک میں جمہوری شعور بیدار کیا۔ لائبریریوں میں نوجوانوں کا بڑھتا ہوا رجحان اور کتابوں سے دوستی کسی بھی قوم کے لیے ترقی کی سب سے بڑی علامت ہے۔ جب کسی ملک کی لائبریریاں نوجوانوں سے آباد ہوتی ہیں، تو وہ قوم جہالت کے اندھیروں سے نکل کر علم اور شعور کی روشنی کی طرف گامزن ہوتی ہے۔

نیتی آیوگ نے شانتی ایکٹ ۲۰۲۵ کے نفاذ پر اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مشاورتی اجلاس منعقد کیا

اجلاس کی صدارت نیتی آیوگ کے رکن پروفیسر ابھے کرندیکر نے کی

نئی دہلی: نیتی آیوگ نے 10 جولائی 2026 کو نئی دہلی کے ڈاکٹر امبیڈکر انٹرنیشنل سینٹر کے سمرتا آڈیٹوریم میں شانتی ایکٹ 2025 کے نفاذ کے سلسلے میں اسٹیک ہولڈرز کا ایک اہم مشاورتی اجلاس منعقد کیا۔ اس اجلاس میں حکومت، تحقیقی اداروں اور صنعت سے وابستہ اہم رہنماؤں، پالیسی سازوں اور ماہرین نے شرکت کی اور اس تاریخی قانون کے مؤثر نفاذ کے لیے عملی اور انتظامی ڈھانچے پر تفصیلی غور و خوض کیا۔ اجلاس کی صدارت نیتی آیوگ کے رکن پروفیسر ابھے کرندیکر نے کی۔ دیگر ممتاز شخصیات میں وزارتِ توانائی کے سکریٹری جناب پنکج اگروال، مرکزی بجلی اتھارٹی (سی ای اے) کے چیئرمین جناب گھن شیام پرساد، این ٹی پی سی لمیٹڈ کے چیئرمین و منیجنگ ڈائریکٹر جناب گردیپ سنگھ، نیتی آیوگ کی پروگرام ڈائریکٹر ڈاکٹر انشو بھاردواج، نیتی آیوگ کے مشیر جناب راج ناتھ رام، محکمۂ ایٹمی توانائی کے اسٹریٹجک اسٹڈیز اینڈ سسٹمز ڈویلپمنٹ ڈویژن (ایس ایس ایس ڈی) کی سربراہ محترمہ ڈاکٹر گریما شرما اور اٹامک انرجی ریگولیٹری بورڈ (اے ای آر بی) کے ممتاز سائنس دان اور ڈائریکٹر جناب ہری کمار شامل تھے۔ تکنیکی مباحثہ کو تین بنیادی ستونوں کے گرد ترتیب دیا گیا، جو شانتی ایکٹ 2025 کے کامیاب نفاذ کے لیے نہایت اہم قرار دیے گئے: قانونی اور ضابطہ جاتی فریم ورک: اس نشست میں شانتی ایکٹ کے تحت تیار کیے گئے مجوزہ قواعد و ضوابط اور براہِ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (ایف ڈی ڈی) سے متعلق پالیسی دفعات پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ ابتدائی تکنیکی اجلاس میں شانتی ایکٹ 2025 کے تحت قانونی تقاضوں اور تعمیل کے نظام کی وضاحت کی گئی، اور اس بات پر زور دیا گیا کہ ملکی مفادات کا تحفظ یقینی بناتے ہوئے غیر ملکی سرمایہ کاری کو کس طرح مؤثر انداز میں راغب کیا جا سکتا ہے۔ مالیات، انشورنس اور عوامی اعتماد: شرکاء نے قانون کے مؤثر نفاذ کے لیے درکار مالیاتی نظام اور خطرات کے تدارک کے طریقۂ کار پر غور کیا۔ طویل المدتی منصوبوں کیلئے موزوں انشورنس انتظامات، عوامی آگاہی میں اضافہ، مقامی برادریوں کا اعتماد حاصل کرنے اور جوہری توانائی کے منصوبوں کے بارے میں وسیع تر عوامی قبولیت پیدا کرنے کی حکمتِ عملیوں پر بھی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ مینوفیکچرنگ، آپریشنز اور استعداد سازی: اس مرحلے میں قانون کے عملی نفاذ پر توجہ مرکوز کی گئی۔ شرکاء نے ملکی مینوفیکچرنگ صلاحیتوں کو مضبوط بنانے، آپریشنل تیاری کو یقینی بنانے اور ہنرمند افرادی قوت تیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ اس شعبے کا پائیدار ماحولیاتی نظام قائم کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ سپلائی چین کو مزید مستحکم بنانے، صنعت کی توسیع کے لیے خصوصی تربیتی پروگرام ترتیب دینے اور اعلیٰ صلاحیت کی حامل افرادی قوت کی تیاری کے اقدامات پر بھی غور کیا گیا۔ اجلاس میں شریک مختلف اسٹیک ہولڈرز نے ان تینوں اہم شعبوں سے متعلق اپنے قیمتی خیالات اور تجاویز پیش کیں، جو شانتی ایکٹ 2025 کے نفاذ کے فریم ورک کو مزید مؤثر اور مضبوط بنانے میں معاون ثابت ہوں گی۔

برکس ٹرانسپورٹ میٹنگ میں ٹیکنالوجی، کنیکٹیویٹی پر کلیدی قرارداد منظور

سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کے مرکزی وزیر نتن گڈکری نے کہا کہ برکس ممالک نے ایک اہم قرارداد منظور کی ہے

ناگپور: سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کے مرکزی وزیر نتن گڈکری نے ہفتہ کو کہا کہ برکس ممالک نے ایک اہم قرارداد منظور کی ہے جس کا مقصد نقل و حمل کے شعبے میں تعاون کو مضبوط بنانا ہے، جس میں مستقبل کے لیے تیار ٹیکنالوجیز، اختراعات اور پائیدار رابطے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ یہاں برکس کے وزیر ٹرانسپورٹ کی تیسری میٹنگ کے موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے گڈکری نے کہا کہ بات چیت سڑک، ریل، ہوابازی اور آبی گزرگاہوں پر ٹرانسپورٹ کے بنیادی ڈھانچے کو آگے بڑھانے کے لیے گروپنگ کے عزم کی عکاسی کرتی ہے۔"ہمارا یہاں ایک اہم کنونشن اور میٹنگ ہے، خاص طور پر برکس ممالک کے وزرائے ٹرانسپورٹ کا۔ گزشتہ دو دنوں کے دوران مختلف سطحوں پر کافی بات چیت ہوئی، اور ہم کسی نتیجے پر پہنچے ہیں۔ ہماری قرارداد ابھی منظور ہوئی ہے۔ جہاں تک برکس ممالک کا تعلق ہے، یہ بہت اہم ہے، جو دنیا کی 40 فیصد آبادی کا احاطہ کرتے ہیں۔ ہم نقل و حمل کے شعبے کی ترقی کے لیے پرعزم ہیں۔ اور اسٹیک ہولڈرز کے درمیان بات چیت، ٹرانسپورٹ کے شعبے میں بہت ساری نئی ٹیکنالوجی اور جدت کی نشاندہی کرتی ہے، میں اس مشن کے لیے تعاون کرنے والے تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ برکس ٹرانسپورٹ ورکنگ گروپ کے سینئر عہدیداروں کی تیسری میٹنگ 9 جولائی کو ہندوستان کی برکس 2026 کی صدارت کے تحت ناگپور میں شروع ہوئی، جس میں ٹرانسپورٹ کے وزراء کی میٹنگ سے قبل پائیدار نقل و حمل، لچک اور اختراع میں تعاون بڑھانے کے لیے رکن ممالک کے سینئر حکام اور مندوبین کو اکٹھا کیا گیا۔ تین روزہ بات چیت میں برکس ممالک کے درمیان نقل و حمل کے رابطے، پائیدار نقل و حرکت، لاجسٹکس، ڈیجیٹلائزیشن اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر توجہ مرکوز کی گئی۔ انڈونیشیا کے وفد کے سربراہ اور ممبئی میں انڈونیشیا کے قونصل جنرل، ایڈی وردویو نے بات چیت کو بہت نتیجہ خیز قرار دیا اور اس اعتماد کا اظہار کیا کہ اس کے نتائج سے تمام برکس رکن ممالک کو فائدہ پہنچے گا۔ انہوں نے تعاون کو مفاہمت کی یادداشتوں تک محدود رکھنے کے بجائے ملاقات کے دوران طے پانے والے معاہدوں پر عمل درآمد کی اہمیت پر زور دیا۔

بھارت-نیوزی لینڈ نے تعلقات کو

اسٹریٹجک شراکت داری تک توسیع دینے کا فیصلہ کیا

نئی دہلی: نیوزی لینڈ کے دورے پر پہنچے وزیراعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز اپنے ہم منصب کرسٹوفر لکسن کے ساتھ وفد کی سطح پر بات چیت کی۔ اس دوران دونوں ملکوں نے اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک شراکت داری کے درجے تک توسیع دینے کا فیصلہ کیا۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے بات چیت کے بعد سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ وزیراعظم مودی اور لکسن کے درمیان نتیجہ خیز گفتگو ہوئی۔ دونوں رہنماؤں نے تجارت و کامرس، دفاع و سیکورٹی، تعلیم، کھیل، ثقافت اور دیگر اہم شعبوں میں تعاون بڑھانے پر تبادلۂ خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ میٹنگ میں دوطرفہ تعلقات کو اسٹریٹجک شراکت داری کے درجے تک بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا۔ دونوں رہنماؤں نے ہندوستان-نیوزی لینڈ آزادانہ تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) اور علاقائی و عالمی حالات پر بھی غور و خوض کیا۔ بات چیت کے بعد دفاع، قدرتی آفات کے انتظام، سیاحت، کھیل اور مویشی پروری سمیت کئی شعبوں میں مفاہمت ناموں اور تعاون سے متعلق معاہدوں کا تبادلہ ہوا۔ وہیں، وفد کی سطح پر ہونے والی بات چیت میں اپنے افتتاحی خطاب میں وزیراعظم مودی نے کہا کہ دونوں ملک اب اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک شراکت داری کے رشتے میں باندھنے جا رہے ہیں۔ یہ اہم کامیابی دونوں ملکوں کو زیادہ توانائی اور اعتماد کے ساتھ آگے بڑھنے کی ترغیب دے گی اور مختلف شعبوں میں تعاون کو نئی رفتار فراہم کرے گی۔ ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے آزادانہ تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کا تذکرہ کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ اس کی شروعات کے بعد اتنے کم وقت میں اسے نافذ کرنے کی سمت میں جس رفتار سے کام ہوا ہے، وہ غیر معمولی ہے اور شاید دنیا میں پہلی بار ایسا دیکھنے کو مل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری اقدار پر دونوں ملکوں کا پختہ یقین انہیں فطری شراکت دار بناتا ہے۔ اسی مشترکہ نظریے کی بنیاد پر دونوں ملک عالمی چیلنجوں کا مل کر سامنا کرنے اور قوانین پر مبنی بین الاقوامی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے پرعزم ہیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ دو سمندری ملکوں کی حیثیت سے ہندوستان اور نیوزی لینڈ کا قریبی تعاون ہند-بحرالکاہل (انڈو-پسیفک) خطے کو نئی طاقت دے گا اور علاقائی امن، استحکام اور سیکورٹی کے مشترکہ مقاصد کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

مستقبل کی جنگیں اے آئی کی مدد سے
لڑی جاسکتی ہے اور فتح مضبوط عزم سے ہوگی: راج ناتھ

وشاکھاپٹنم: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ہفتہ کے روز کہا کہ مستقبل کی جنگیں مصنوعی ذہانت (آرٹیفیشل انٹیلی جنس) کی مدد سے لڑی جاسکتی ہیں، لیکن ان میں کامیابی قومی عزم، تربیت یافتہ فوجیوں اور مضبوط عسکری طاقت ہی سے حاصل ہوگی۔ وشاکھاپٹنم میں آئی این ایس مہندر گیری کو بحریہ میں شامل کرنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آندھرا پردیش ہندوستان کی دفاعی اور ایرواسپیس مینوفیکچرنگ کا ایک نیا اہم مرکز بن کر ابھرا ہے۔ انہوں نے کہا، مستقبل کی جنگیں مصنوعی ذہانت کے ذریعے لڑی جاسکتی ہیں، لیکن انہیں قومی عزم، تربیت یافتہ فوجیوں اور باصلاحیت فوجی قوت ہی جیتے گی۔ نئی ٹیکنالوجی اور روایتی عسکری پلیٹ فارم ایک دوسرے کے مخالف نہیں بلکہ ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔ روایتی عسکری پلیٹ فارم کے بغیر نئی ٹیکنالوجیاں خود بھی نامکمل ہیں۔ راجناتھ سنگھ نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ نئی ٹیکنالوجیوں نے جنگ کی نوعیت بدل دی ہے، لیکن اس سے روایتی جنگی ذرائع کی اہمیت کم نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ جنگ کے بنیادی اصولوں پر عمل درآمد کے لیے مضبوط روایتی عسکری صلاحیت آج بھی اتنی ہی ضروری ہے جتنی پہلے تھی۔ وزیر دفاع نے بتایا کہ آئی این ایس مہندر گیری، پروجیکٹ 17 اے کی نیل گیری کلاس اسٹیلتھ فریگیٹ منصوبے کا حصہ ہے۔ یہ اس منصوبے کی چھٹی فریگیٹ اور مازاگون ڈاک شپ بلڈرز لمیٹڈ (ایم ڈی ایل) کی جانب سے تیار کیے گئے چار جنگی جہازوں میں آخری ہے۔ انہوں نے اسے ایم ڈی ایل کے پروجیکٹ 17 اے سلسلے کا "آخری قیمتی نگینہ" قرار دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ شپ یارڈ مستقبل میں بھی اسی نوعیت کے جدید جنگی جہاز تیار کرتا رہے گا۔ راج ناتھ سنگھ نے یاد دلایا کہ پروجیکٹ 17 اے کے تحت آئی این ایس نیل گیری کو جنوری 2025 میں، آئی این ایس ادے گیری اور آئی این ایس ہم گیری کو اگست 2025 میں، آئی این ایس تارا گیری کو اپریل 2026 میں اور آئی این ایس دونا گیری کو جون 2026 میں بحریہ میں شامل کیا گیا تھا، جبکہ ہفتہ کے روز آئی این ایس مہندر گیری بھی ہندوستانی بحریہ کا حصہ بن گیا۔ انہوں نے بتایا کہ آئی این ایس مہندر گیری کا مکمل وزن تقریباً 670,6 ٹن ہے، یہ 28 ناٹس تک رفتار حاصل کرسکتا ہے اور ایک کثیر المقاصد اسٹیلتھ فریگیٹ کے طور پر فضائی خطرات، دشمن کے سطحی جنگی جہازوں اور آبدوزوں کا بیک وقت مؤثر مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

وزیراعظم نے آکلینڈ میں روایتی ماؤری استقبالیہ کو اپنے لیے اعزاز قرار دیا

آک لینڈ: وزیراعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو مقامی وقت کے مطابق نیوزی لینڈ کے شہر آکلینڈ میں گورنمنٹ ہاؤس پہنچنے پر روایتی ماؤری استقبالیہ تقریب میں شرکت کے بعد کہا کہ اس پُروقار خیر مقدم پر وہ خود کو اعزاز یافتہ محسوس کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس تقریب کو نیوزی لینڈ کی شاندار ثقافتی وراثت اور روایات کی خوبصورت عکاسی قرار دیا۔ ایکس پر جاری اپنے پیغام میں وزیراعظم مودی نے نیوزی لینڈ میں اپنے سرکاری پروگراموں کے آغاز پر کیے گئے روایتی استقبال پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے لکھا۔"آکلینڈ کے گورنمنٹ ہاؤس میں پُروقار استقبالیہ ملنا میرے لیے اعزاز کی بات ہے۔ روایتی ماؤری پووھیری تقریب نیوزی لینڈ کی عظیم ثقافتی وراثت اور روایات کی دل کو چھو لینے والی عکاسی تھی۔" بعد ازاں وزیراعظم مودی نے اپنے نیوزی لینڈی ہم منصب کرسٹوفر لکسن کے ساتھ وفود کی سطح پر مذاکرات کیے۔ اس موقع پر انہوں نے ہندستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے کو دونوں ممالک کے تعلقات میں ایک تاریخی سنگ میل قرار دیا اور مختصر مدت میں اس معاہدے کو حتمی شکل دینے پر وزیراعظم لکسن کا شکریہ ادا کیا۔ وفود کی سطح پر ہونے والی بات چیت کے دوران وزیراعظم مودی نے کہا کہ کسی ہندستانی وزیراعظم کا چالیس برس بعد نیوزی لینڈ کا یہ پہلا دورہ دونوں ملکوں کے تعلقات میں نئی توانائی پیدا کرے گا اور باہمی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کی توثیق کرے گا۔ انہوں نے کہا۔" مجھے بے حد خوشی ہے کہ کسی ہندستانی وزیراعظم نے چالیس برس بعد نیوزی لینڈ کا دورہ کیا ہے۔ آپ نے اپنے ملک کے اقتصادی مرکز میں اس تقریب کا انعقاد کر کے ہندستان اور نیوزی لینڈ کے تعلقات میں نئی قوت پیدا کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ میں اس پر آپ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔" وزیراعظم مودی نے کہا کہ نیوزی لینڈ کے عوام کی جانب سے ہندستان کے لیے جس گرمجوشی کا اظہار کیا گیا وہ انتہائی متاثر کن ہے اور ان کا یہ دورہ دونوں ملکوں کے تعلقات میں ایک فیصلہ کن موڑ ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا۔" یہ ہمارے تعلقات میں ایک تاریخی سنگ میل ہے جو باہمی روابط کو نئی زندگی دیتا ہے اور دوستی کے لیے ہمارے عزم کو مزید مضبوط بناتا ہے۔ جب آپ نے ہندستان کا دورہ کیا تھا تو آزاد تجارتی معاہدے کا عمل شروع ہوا تھا۔ جس تیزی سے نیوزی لینڈ نے متحد ہو کر اس معاہدے کو مختصر وقت میں مکمل کیا وہ شاید عالمی سطح پر ایک منفرد مثال ہے۔ اس کامیابی پر میں آپ کی قیادت آپ کی حکومت اور پوری ٹیم کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ایران نے خامنہ ای کی آخری
رسومات کے دوران حمایت کیلئے ہندوستان کا شکریہ ادا کیا

نئی دہلی: ہندوستان میں ایرانی سفارت خانے کے ثقافتی مشیر ایف فریدسر نے جمعہ کے روز مقتول سابق سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی آخری رسومات کے دوران ہندوستان کی حمایت کے لئے شکریہ ادا کیا اور اسے "ہندوستان کے ساتھ ہمارے صدیوں پرانے تہذیبی تعلقات" کا مظہر قرار دیا۔ وزیر مملکت برائے امور خارجہ پبیترا امارگریتا اور بہار کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سید عطا حسنین نے ہندوستان کی نمائندگی کرتے ہوئے سابق ایرانی سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی آخری رسومات میں شرکت کی، جو اس سال 28 فروری کو امریکی-اسرائیلی حملوں میں مارے گئے تھے۔ مشیر نے ہفتہ بھر کی تقریبات کے دوران ہندوستانی وفد اور عوام کی شرکت پر روشنی ڈالی، اور غم کی اس گھڑی میں ہمارے ساتھ کھڑے ہونے پر قوم کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ پہلے دن سے جب شہادت کا اعلان ہوا، ہندوستان۔ خاص طور پر عوام-غم کی اس گھڑی میں ہمارے ساتھ کھڑے تھے۔ یہ غیر معمولی تھا اور یہ واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ ہم کیسے پڑوسی رہے ہیں اور ایک پڑوسی اپنے پڑوسی کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتا ہے، جو یقیناً ایک تہذیبی رشتے کی وجہ سے ہے۔ ہندوستانی وفد کی شرکت کو سراہتے ہوئے، انہوں نے ہندوستانی عوام کی شمولیت کو سراہتے ہوئے کہا کہ [illegible]

بھارت صرف ایک بازار نہیں ہے، عالمی ترقی کا لانچ پیڈ ہے: مودی

وزیراعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو کہا کہ ہندوستان صرف ایک بڑا بازار نہیں ہے، بلکہ عالمی ترقی کے لیے لانچ پیڈ ہے

آکلینڈ: وزیراعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو کہا کہ ہندوستان صرف ایک بڑا بازار نہیں ہے، بلکہ عالمی ترقی کے لیے لانچ پیڈ ہے۔ انہوں نے نیوزی لینڈ کی صنعتی دنیا سے ہندوستان کی ترقی کے سفر میں شراکت دار بننے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان آزاد تجارتی معاہدہ تجارت، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی، خدمات اور ہنر کے تبادلے کے نئے مواقع کھولے گا۔ نیوزی لینڈ کے وزیراعظم کرسٹوفر لکسن کے ساتھ آکلینڈ میں دونوں ممالک کے سرکردہ صنعت کاروں اور سی ای اوز سے خطاب کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ ہندوستان اور نیوزی لینڈ مشترکہ جمہوری اقدار، قانون کی حکمرانی، تنوع اور پائیدار ترقی [illegible] 2030 تک دوطرفہ تجارت کو 7 ارب نیوزی لینڈ ڈالر (تقریباً 35,000 کروڑ روپے) تک پہنچانے کا ہدف حاصل کریں گے۔ [illegible] سے بڑھتا ہوا متوسط طبقہ، ڈیجیٹل انقلاب، جدید انفراسٹرکچر، ہنرمند نوجوان افرادی قوت اور جاری معاشی اصلاحات سرمایہ کاروں کے لیے بے مثال مواقع فراہم کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی پالیسی میں مستقل مزاجی، سیاسی استحکام اور پائیدار ترقی نے اسے عالمی اقتصادی ترقی کا ایک اہم انجن بنا دیا ہے۔ انہوں نے کہا، دنیا کے لیے ہمارا پیغام واضح ہے- ہندوستان صرف ایک مارکیٹ نہیں ہے، بلکہ عالمی ترقی کے لیے ایک لانچ پیڈ ہے۔ وزیراعظم نے صنعتی دنیا کو پروڈکشن لنکڈ انسینٹیو (پی ایل آئی) اسکیم سے فائدہ اٹھانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ فوڈ پروسیسنگ سے لے کر ٹیکسٹائل تک کے 14 شعبوں میں تقریباً 20 [illegible] اگلے 15 سالوں میں ہندوستان میں 20 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا عہد [illegible] مودی نے کہا کہ ہندوستان دنیا کی [illegible]

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

بیلجیئم کو 2-1 سے شکست دے کر

فیفا ورلڈکپ کے سیمی فائنل میں پہنچا اسپین

نئی دہلی: بیلجیئم نے 41ویں منٹ میں شاندار واپسی کرتے ہوئے مقابلہ 1-1 سے برابر کردیا۔ دائیں جانب سے کیے گئے کراس پر اسٹرائیکر چارلس ڈی کیٹیلیرے نے زبردست ہیڈر کے ذریعے گیند کو گول پوسٹ میں پہنچایا۔ اس گول کے ساتھ بیلجیئم اس ورلڈ کپ میں اسپین کے خلاف گول کرنے والی پہلی ٹیم بن گئی۔ فیفا ورلڈکپ 2026 کے کوارٹر فائنل میں اسپین نے

بیلجیئم کو سنسنی خیز مقابلے کے بعد 2-1 سے شکست دے کر سیمی فائنل میں جگہ بنالی۔ اس کامیابی کے ساتھ اسپین نے ٹائٹل کی دوڑ میں اپنی مضبوط دعویداری برقرار رکھی، جب کہ بیلجیئم کا ورلڈکپ کا سفر اختتام پذیر ہوگیا۔ میچ کے دوران نوجوان اسٹار لامین یامال نے متعدد خطرناک حملے کیے اور کئی مواقع پیدا کیے، قابل ذکر بات یہ ہے کہ وہ گول کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے۔ اسپین نے میچ کا پہلا گول 30ویں منٹ میں فابیان روئز کے ذریعے کیا۔ دانی اولمو کی جانب سے لگائی گئی شاٹ کو بیلجیئم کے گول کیپر نے ڈائیولگا کر روک لیا، لیکن گیند ان کے ہاتھ سے ٹکرا کر سامنے آگئی۔ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فابیان روئز نے تیزی سے آگے بڑھ کر گیند کو جال میں پہنچادیا اور اسپین کو 1-0 کی برتری دلا دی۔ بیلجیئم نے 41ویں منٹ میں شاندار واپسی کرتے ہوئے مقابلہ 1-1 سے برابر کردیا۔ دائیں جانب سے کیے گئے کراس پر اسٹرائیکر چارلس ڈی کیٹیلیرے نے زبردست ہیڈر کے ذریعے گیند کو گول پوسٹ میں پہنچایا۔ اس گول کے ساتھ بیلجیئم اس ورلڈکپ میں اسپین کے خلاف گول کرنے والی پہلی ٹیم بن گئی۔ اس سے قبل ٹورنامنٹ میں کوئی بھی ٹیم اسپین کے دفاع کو توڑنے میں کامیاب نہیں ہوئی تھی۔ میچ کے آخری لمحات انتہائی سنسنی خیز رہے۔ مقررہ وقت ختم ہونے میں صرف دو منٹ باقی تھے اور اضافی وقت ملنے والا تھا کہ اسپین نے فیصلہ کن حملہ کیا۔ اسپین کے ایک مڈفیلڈر نے دور سے شاٹ لگائی جسے بیلجیئم کے گول کیپر آسانی سے روک سکتے تھے، لیکن وہ گیند پر مکمل کنٹرول حاصل نہ کرسکے۔ گیند ان کے ہاتھ سے چھوٹ کر سامنے آگئی، جس پر متبادل کھلاڑی میکیل میرینو برق رفتاری سے پہنچے اور گیند کو گول میں ڈال کر اسپین کو 2-1 کی فیصلہ کن برتری دلا دی۔ اس فتح کے ساتھ اسپین نے سیمی فائنل میں اپنی جگہ مستحکم کرلی۔

لارڈز کے تاریخی میدان پر مندھانا، ہرمن پریت اور دیپتی کی نصف سنچریاں

یہ مقابلہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ پہلی مرتبہ لارڈز میں خواتین کا ٹیسٹ میچ منعقد ہو رہا ہے

لارڈز: یہ مقابلہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ پہلی مرتبہ لارڈز میں خواتین کا ٹیسٹ میچ منعقد ہو رہا ہے۔ بھارتی سلامی بلے باز اسمرتی مندھانا نے اس میچ کے ساتھ اپنے بین الاقوامی کریئر کا 300واں میچ کھیل کر ایک اہم سنگ میل عبور کیا جبکہ دوسری جانب انگلینڈ کی تجربہ کار بلے باز ٹیمی بیومونٹ اپنے بین الاقوامی کریئر کا آخری میچ کھیل رہی ہیں۔ انگلینڈ کے خلاف تاریخی لارڈز میدان میں جمعہ سے شروع ہونے والے واحد ٹیسٹ میچ میں بھارتی خواتین کرکٹ ٹیم اپنی پہلی اننگز میں 285 رنز بنا کر آل آؤٹ ہوگئی۔ خراب آغاز کے باوجود اسمرتی مندھانا، کپتان ہرمن پریت کور اور دیپتی شرما کی ذمہ دارانہ نصف سنچریوں نے ٹیم کو باعزت اسکور تک پہنچایا۔ ٹاس ہار کر پہلے بیٹنگ کرنے اتری بھارتی ٹیم کی شروعات مایوس کن رہی۔ شیفالی ورما صرف 4 اور یاستیکا 12 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئیں۔ 37 رنز پر دو وکٹیں گرنے کے بعد جمائما روڈریگز اور اسمرتی مندھانا نے تیسری وکٹ کے لیے 61 رنز کی اہم شراکت قائم کی اور ٹیم کا اسکور 101 تک پہنچایا۔ تاہم اسی اسکور پر جمائما 35 رنز بنا کر آؤٹ ہوگئیں۔ ایک اینڈ سنبھالے رکھنے والی اسمرتی مندھانا نے کپتان ہرمن پریت کور کے ساتھ چوتھی وکٹ کے لیے 89 رنز جوڑے۔ مندھانا اپنی سنچری کی جانب بڑھ رہی تھیں، لیکن 83 رنز پر آؤٹ ہوگئیں۔ انہوں نے 108 گیندوں پر 11 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے شاندار اننگز کھیلی۔ مندھانا کے آؤٹ ہونے کے بعد ہرمن پریت کور بھی زیادہ دیر کریز پر نہ ٹھہر سکیں۔ وہ

121 گیندوں پر 58 رنز بنا کر ٹیم کے مجموعی اسکور 202 پر پانچویں وکٹ کے طور پر آؤٹ ہوئیں۔ اس کے بعد دیپتی شرما نے نچلے درجے کے بلے بازوں کے ساتھ مفید شراکتیں قائم کرتے ہوئے 87 گیندوں پر 57 رنز کی اننگز کھیلی، جس کی بدولت بھارت کا مجموعہ 285 رنز تک پہنچ سکا۔ انگلینڈ کی جانب سے سوفی ایکلسٹن نے سب سے کامیاب بولنگ کرتے ہوئے 3 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ لارین فلر، ایزی وونگ اور میڈی ولرز نے دو-دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ لارین بیل کے حصے میں ایک وکٹ آئی۔ پہلے دن کا کھیل ختم ہونے پر انگلینڈ نے 11 اوورس میں ایک وکٹ کے نقصان پر 21 رن بنا لیے تھے۔ انگلینڈ ٹیم اب بھارت سے 264 رن پیچھے ہے۔ اپنا آخری ٹیسٹ کھیلنے والی ٹیمی بیومونٹ صرف 2 رنز بنا کر کرانتی گوڑ کی گیند پر آؤٹ ہوئیں، جبکہ مایا بوشیئر 17 اور ہیدر نائٹ ایک رن کے ساتھ ناٹ آؤٹ تھیں۔ اس قبل انگلینڈ نے لارڈز کے تاریخی میدان میں کھیلے جا رہے واحد خواتین ٹیسٹ میچ میں ٹاس جیت کر بھارت کو پہلے بیٹنگ کی دعوت دی۔ یہ مقابلہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ پہلی مرتبہ لارڈز میں خواتین کا ٹیسٹ میچ منعقد ہو رہا ہے۔ بھارتی اوپنر اسمرتی مندھانا نے اس میچ کے ساتھ اپنے بین الاقوامی کریئر کا 300واں میچ کھیل کر ایک اہم سنگ میل عبور کیا۔ 18 جولائی کو 30 برس کی ہونے والی مندھانا 300 بین الاقوامی میچ کھیلنے والی کم عمر ترین خاتون کرکٹر بن گئی ہیں۔ وہ خواتین کی بین الاقوامی کرکٹ میں یہ اعزاز حاصل کرنے والی صرف 12ویں کھلاڑی ہیں، جبکہ بھارت کی جانب سے اس فہرست میں متھالی راج (333 میچ) اور ہرمن پریت کور (374 میچ) کے بعد تیسری کرکٹر ہیں۔ یہ میچ لارڈز میں منعقد ہونے والا پہلا خواتین ٹیسٹ ہے۔ انگلینڈ میں اب تک کھیلے گئے 56 خواتین ٹیسٹ میچوں میں سے پہلے 55 مقابلے 19 مختلف میدانوں پر منعقد ہوئے تھے۔ انگلینڈ میں سب سے زیادہ نو خواتین ٹیسٹ میچ کاؤنٹی گراؤنڈ، ووسٹر میں 1951 سے 2009 کے درمیان کھیلے گئے، جبکہ دی اوول نے 1937 سے 1976 کے درمیان چھ ٹیسٹ میچوں کی میزبانی کی۔ انگلینڈ کی تجربہ کار بلے باز ٹیمی بیومونٹ اپنے بین الاقوامی کریئر کا آخری میچ کھیل رہی ہیں۔ وہ انگلینڈ کی واحد خاتون کرکٹر ہیں جنہوں نے ٹیسٹ کرکٹ میں ڈبل سنچری اسکور کی، جبکہ خواتین کی کرکٹ کی تاریخ میں صرف دوسری ایسی کھلاڑی ہیں جنہوں نے ٹیسٹ، ون ڈے اور ٹی-20 بین الاقوامی کرکٹ، تینوں فارمیٹس میں سنچریاں اسکور کی ہیں۔

ومبلڈن میں پیٹن اور ہیلیووارا نے مینز ڈبلز کا ٹائٹل جیت کر رقم کردی تاریخ

ومبلڈن 2026 کے فائنل میں فن لینڈ کے ہیری ہیلیووارا کے ساتھ انگلینڈ کے ہنری پیٹن نے مینز ڈبلز کا خطاب اپنے نام کرلیا

ومبلڈن 2026 کے فائنل میں فن لینڈ کے ہیری ہیلیووارا کے ساتھ انگلینڈ کے ہنری پیٹن نے مینز ڈبلز کا خطاب اپنے نام کر لیا۔ اینگلو-فنش جوڑی نے ہفتے کے روز لندن میں کھیلے گئے فائنل میں ایل سلواڈور کے مارسیلو اریوالو اور کروشیا کے میٹ پاوچ کو 7-6(4)، 7-6(3) سے شکست دے کر ٹائٹل جیت لیا۔ اس کامیابی کے ساتھ ہنری پیٹن اوپن ایرا میں دو ومبلڈن مینز ڈبلز ٹائٹل جیتنے والے پہلے برطانوی مرد کھلاڑی بن گئے۔ ٹاپ سیڈ پیٹن اور ہیلیووارا اس سے قبل 2024 میں بھی ومبلڈن کا خطاب جیت چکے تھے، جبکہ 2025 کے آسٹریلین اوپن کی ٹرافی بھی اپنے نام کر چکے ہیں۔ ہیلیووارا اور پیٹن 2011 میں باب برائن اور مائیک برائن کے بعد ومبلڈن مینز ڈبلز کا ایک سے زیادہ مرتبہ ٹائٹل جیتنے والی پہلی جوڑی بن گئے ہیں۔ اوپن ایرا میں یہ اعزاز حاصل کرنے والی وہ مجموعی طور پر گیارہویں ٹیم ہیں۔ اوپن ایرا میں اس سے قبل صرف چار دیگر برطانوی مرد کھلاڑی ومبلڈن جینٹلمینز ڈبلز کا خطاب جیت چکے ہیں، جن میں جوناتھن مرے (2012 میں فریڈرک نیلسن کے ساتھ)، نیل اسکوپسکی (2023 میں ویسلے کولہوف کے ساتھ) اور جولین کیش و لائیڈ گلاسپول شامل ہیں، جنہوں نے گزشتہ سال یہ ٹائٹل جیتا تھا۔ دو ہفتوں تک جاری رہنے والے اس ٹورنامنٹ میں چیمپئن جوڑی نے تین فائنل سیٹ ٹائی بریک مقابلے جیتے۔ دوسرے راؤنڈ میں انہوں نے میک کیگر اور پیٹرک تھریک، تیسرے راؤنڈ میں ایڈم پاولاسیک اور پیٹرک ریکل، جبکہ کوارٹر فائنل میں آٹھویں سیڈ گائیڈو آندریوزی اور مینوئل گینارڈ کو شکست دی۔ چیمپئن شپ کے دوران انہوں نے مجموعی طور پر نو ٹائی بریک کھیلے، جن میں سے آٹھ اپنے نام کیے۔ ہنری پیٹن نے فیصلہ کن لمحے میں زبردست ایس لگا کر اپنی ٹیم کو تیسری بڑی گرینڈ سلیم ٹرافی دلائی۔ اس سے قبل وہ 2024 میں ومبلڈن اور 2025 کے آسٹریلین اوپن میں بھی فتح حاصل کر چکے ہیں۔ بائیں ہاتھ سے کھیلنے والے پیٹن اوپن ایرا میں ایک سے زیادہ مرتبہ ومبلڈن ڈبلز ٹرافی جیتنے والے پہلے برطانوی مرد کھلاڑی بھی بن گئے ہیں۔ فائنل مقابلے میں کسی بھی ٹیم کو ایک بھی بریک پوائنٹ حاصل نہیں ہوا۔ ہیلیووارا اور پیٹن نے دباؤ میں بہترین کھیل پیش کرتے ہوئے اپنی پہلی سروس کے 45 میں سے 41 پوائنٹس (91 فیصد) جیتے۔ اس کامیابی کے بعد ہیلیووارا اور پیٹن کی جوڑی کی لیکسس اے ٹی پی ہیڈ ٹو ہیڈ ریکارڈ میں اریوالو اور پاوچ کے خلاف 6-3 کی برتری حاصل کر چکی ہے، جس میں رواں سال کا 4-1 کا ریکارڈ بھی شامل ہے۔ دوسری جانب مارسیلو اریوالو نے اس سال جیلینا اوستاپینکو کے ساتھ ومبلڈن مکسڈ ڈبلز کا ٹائٹل اپنے نام کیا تھا۔

زمبابوے نے ونڈے سیریز دو-ایک سے اپنے نام کی

بنگلہ دیش نے آخری میچ سات وکٹوں سے جیت لیا

بنگلہ دیشی ٹیم نے زمبابوے کو 48.1 اوورز میں 199 رنز پر آل آؤٹ کردیا۔

زمبابوے کی جانب سے ویسلے مدھیویرے نے 74 گیندوں پر پانچ چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 75 رنز کی بہترین اننگز کھیلی، جبکہ بریڈ ایونز نے 43 گیندوں پر پانچ چوکوں اور دو چھکوں کی بدولت 50 رنز بنائے۔ بنگلہ دیش نے ہفتہ کو ہرارے اسپورٹس کلب میں کھیلے گئے تیسرے اور آخری ایک روزہ میچ میں زمبابوے کو سات وکٹوں سے شکست دے دی۔ اگرچہ بنگلہ دیش نے یہ مقابلہ یکطرفہ انداز میں جیت لیا، تاہم زمبابوے نے ابتدائی دو میچ جیت کر تین میچوں کی سیریز دو-ایک سے اپنے نام کرلی۔ ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کرنے والی بنگلہ دیشی ٹیم نے زمبابوے کو 48.1 اوورز میں 199 رنز پر آل آؤٹ کردیا۔ زمبابوے کی جانب سے ویسلے مدھیویرے نے 74 گیندوں پر پانچ چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 75 رنز کی بہترین اننگز کھیلی، جبکہ بریڈ ایونز نے 43 گیندوں پر پانچ چوکوں اور دو چھکوں کی بدولت 50 رنز بنائے۔ ان دونوں کے علاوہ کوئی بھی بلے باز خاطر خواہ کارکردگی نہ دکھا سکا۔ بنگلہ دیش کی جانب سے شوریف الاسلام سب سے کامیاب گیند باز رہے، جنہوں نے 10 اوورز میں 44 رنز دے کر چار وکٹیں حاصل کیں۔ تنویر

الاسلام اور تسکین احمد نے دو، دو جبکہ محمد سیف الدین نے ایک وکٹ اپنے نام کی۔ 200 رنز کے ہدف کے تعاقب میں بنگلہ دیش کے اوپنرز تنزید حسن اور سومیہ سرکار نے ٹیم کو مضبوط آغاز فراہم کیا۔ دونوں نے پہلے وکٹ کے لیے 27.4 اوورز میں 151 رنز کی شاندار شراکت قائم کی۔ سومیہ سرکار 82 گیندوں پر چھ چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے 69 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ اس کے بعد تنزید حسن نے نجم الحسن شانتو کے ساتھ دوسرے وکٹ کے لیے 46 رنز جوڑے۔ فتح سے صرف تین رنز قبل تنزید حسن 101 گیندوں پر آٹھ چوکوں اور تین چھکوں کی مدد سے 94 رنز بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ بنگلہ دیش نے تیسرا وکٹ بھی 197 کے مجموعی اسکور پر کھویا، جب توحید ہردوئے بغیر کوئی رن بنائے آؤٹ ہوئے۔ بنگلہ دیش نے 36 اوورز میں تین وکٹوں کے نقصان پر 200 رنز بنا کر سات وکٹوں سے کامیابی حاصل کرلی۔ نجم الحسن شانتو 18 جبکہ نورالحسن بغیر کوئی رن بنائے ناٹ آؤٹ رہے۔ زمبابوے کی جانب سے ارنسٹ ماسوکو نے دو جبکہ تنا کا چیوانگا نے ایک وکٹ حاصل کی۔ اگرچہ میزبان ٹیم آخری میچ ہار گئی، لیکن پہلے دو مقابلوں میں کامیابی کی بدولت زمبابوے نے تین میچوں کی ایک روزہ سیریز دو-ایک سے جیت لی۔

شاہ رخ خان نے دہلی میں اپنی پہلی رہائش گاہ کی مکمل ملکیت ۷۳ر کروڑ میں خرید لی

بالی ووڈ کے کنگ خان شاہ رخ نے اپنی ذاتی زندگی سے جڑی ایک یادگار جائیداد کی مکمل ملکیت حاصل کرلی ہے

بالی ووڈ کے کنگ خان شاہ رخ نے اپنی ذاتی زندگی سے جڑی ایک یادگار جائیداد کی مکمل ملکیت حاصل کر لی ہے۔ رپورٹس کے مطابق اداکار نے جنوبی دہلی کے پوش علاقے پنچ شیل پارک میں واقع اپنے گھر کی دوسری اور تیسری منزل تقریباً ۷۳ر کروڑ روپے میں خرید لی ہے۔ یہ وہی گھر ہے جہاں شاہ رخ خان اور گوری خان نے ۱۹۹۱ء میں شادی کے بعد اپنی ازدواجی زندگی کا آغاز کیا تھا۔ بالی ووڈ کے کنگ خان شاہ رخ نے اپنی زندگی کی ایک یادگار جائیداد کی مکمل ملکیت حاصل کرلی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق انہوں نے جنوبی دہلی کے معروف اور پوش علاقے پنچ شیل پارک میں واقع اپنے گھر کی باقی ماندہ دوسری اور تیسری منزل تقریباً ۷۳ر کروڑ روپے میں خرید لی ہے، جس کے بعد وہ پوری عمارت کے واحد مالک بن گئے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق شاہ رخ خان پہلے ہی اس عمارت کے تہہ خانے اور پہلی منزل کے مالک تھے، جبکہ حالیہ معاہدے کے تحت انہوں نے باقی دونوں منزلیں بھی خرید لیں۔ اس طرح اب پوری رہائشی عمارت مکمل طور پر ان کی ملکیت میں آ گئی ہے۔ یہ جائیداد صرف مالی اعتبار سے ہی نہیں بلکہ شاہ رخ خان اور گوری خان کی ذاتی زندگی کے حوالے سے بھی غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے۔

یہی وہ گھر ہے جہاں دونوں نے ۱۹۹۱ء میں شادی کے بعد اپنی نئی زندگی کا آغاز کیا تھا، اس وقت جب شاہ رخ خان فلمی دنیا میں اپنی شناخت بنانے کے لیے جدوجہد کر رہے تھے اور ممبئی منتقل ہونے سے پہلے دہلی میں مقیم تھے۔ یہ رہائش گاہ جنوبی دہلی کے ممتاز علاقے پنچ شیل پارک میں تقریباً ۱۲۰۰ر مربع گز کے پلاٹ پر قائم ہے، جبکہ اس کا مجموعی تعمیر شدہ رقبہ تقریباً ۱۰۸۰۰ر مربع فٹ بتایا جاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق حالیہ خریداری میں زمین کی تخمینی قیمت تقریباً ۳۴ر ہزار ۲۶۰ر روپے فی مربع فٹ رہی، جس سے اس جائیداد کی مارکیٹ ویلیو کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اگرچہ یہ معاہدہ مالی لحاظ سے بھی خاصا بڑا تصور کیا جا رہا ہے، تاہم شاہ رخ خان اور گوری خان کے لیے اس گھر کی اصل اہمیت اس سے وابستہ یادوں میں پوشیدہ ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ان کی مشترکہ زندگی کے ابتدائی دن گزرے، جب نہ "منت" وجود میں آیا تھا اور نہ ہی شاہ رخ خان عالمی شہرت یافتہ سپر اسٹار بنے تھے۔ یاد رہے کہ شاہ رخ خان اور گوری خان نے ۲۵ر اکتوبر ۱۹۹۱ء کو شادی کی تھی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اسی روز ان کی رجسٹرڈ شادی، ہندو رسم کے مطابق شادی اور نکاح، تینوں تقریبات منعقد ہوئی تھیں۔

دلجیت دوسانجھ کی "ستلج" بیرون ملک بھی Zee5 سے ہٹادی گئی

اداکار دلجیت دوسانجھ کی متنازع فلم "ستلج" کو ہندوستان کے بعد اب زی فائیو کے بین الاقوامی پلیٹ فارم سے بھی ہٹادیا گیا ہے

اداکار دلجیت دوسانجھ کی متنازع فلم "ستلج" کو ہندوستان کے بعد اب زی فائیو کے بین الاقوامی پلیٹ فارم سے بھی ہٹادیا گیا ہے۔ فلم چند روز قبل او ٹی ٹی پر ریلیز ہوئی تھی، لیکن پہلے ہندوستان اور اب بیرونِ ملک ناظرین کے لیے بھی دستیاب نہیں رہی۔ فلم کے ہدایت کار ہنی ٹریہن نے بین الاقوامی کیٹلاگ سے فلم ہٹائے جانے کی تصدیق کی ہے۔ اداکار اور گلوکار دلجیت دوسانجھ کی فلم "ستلج" ایک مرتبہ پھر تنازع کا شکار ہوگئی ہے۔ ہندوستان میں او ٹی ٹی پلیٹ فارم زی فائیو سے ہٹائے جانے کے چند روز بعد اب فلم کو بین الاقوامی سطح پر بھی زی فائیو کے کیٹلاگ سے ہٹادیا گیا ہے۔ اس پیش رفت کے بعد دنیا بھر میں موجود ناظرین بھی اس فلم کو پلیٹ فارم پر نہیں دیکھ سکیں گے، جس سے فلم کے مستقبل پر نئے سوالات کھڑے ہو گئے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق "ستلج" کو ۳ر جولائی کو زی فائیو پر ریلیز کیا گیا تھا، لیکن صرف دو روز بعد اسے ہندوستان میں ہٹادیا گیا۔ اس کے بعد امید کی جا رہی تھی کہ کم از کم بیرونِ ملک رہنے والے ناظرین کے لیے فلم دستیاب رہے گی، تاہم اب اسے زی فائیو کے عالمی پلیٹ فارم سے بھی ہٹادیا گیا ہے۔ اس فیصلے کے بعد فلم کسی بھی خطے میں اس اسٹریمنگ سروس پر دستیاب نہیں رہی۔ فلم کے ہدایت کار ہنی ٹریہن نے بین الاقوامی کیٹلاگ سے فلم ہٹائے جانے کی تصدیق کرتے ہوئے مختصر طور پر "ہاں" میں جواب دیا، تاہم انہوں نے اس اقدام کی کوئی وجہ بیان نہیں کی۔ دوسری جانب زی فائیو نے بھی عالمی سطح پر فلم ہٹانے کے فیصلے پر باضابطہ وضاحت جاری نہیں کی، جس کے باعث مختلف قیاس آرائیاں جاری ہیں۔ "ستلج"، جس کا ابتدائی نام "پنجاب ۹۵" تھا، انسانی حقوق کے کارکن جسونت سنگھ کھالڑا کی زندگی پر مبنی ہے۔ فلم کئی برس تک سینسر بورڈ کے اعتراضات کی وجہ سے ریلیز نہیں ہوسکی تھی۔ رپورٹس کے مطابق سینٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن (CBFC) نے فلم میں ۱۲۰ر سے زائد ترامیم تجویز کی تھیں، تاہم بعد ازاں اسے نئے نام کے ساتھ او ٹی ٹی پلیٹ فارم پر پیش کیا گیا۔ ہندوستان میں فلم ہٹائے جانے کے بعد مرکزی حکومت نے معاملے کو انفارمیشن ٹیکنالوجی رولز ۲۰۲۱ء کے تحت قائم بین الوزارتی کمیٹی (IDC) کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا، جو او ٹی ٹی مواد سے متعلق شکایات کا جائزہ لے کر اپنی سفارشات پیش کرے گی۔ حکومتی ذرائع کے مطابق فلم کے مستقبل کا فیصلہ اسی جائزہ عمل کے بعد کیا جائے گا۔ فلم کی او ٹی ٹی سے مسلسل غیر موجودگی کے باوجود مختلف سماجی اور سکھ تنظیموں نے عوامی نمائشوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

"کرشناوتارم" کے بعد سدھارتھ گپتا، روہت شیٹی کی فلم میں کام کرسکتے ہیں!

فلم "کرشناوتارم پارٹ وَن: دی ہارٹ" میں اپنی اداکاری سے شہرت حاصل کرنے والے اداکار سدھارتھ گپتا کے کریئر سے متعلق ایک بڑی پیش رفت سامنے آئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق وہ ایک نئی فلم کے لیے بات چیت کر رہے ہیں

فلم "کرشناوتارم پارٹ وَن: دی ہارٹ" میں اپنی اداکاری سے شہرت حاصل کرنے والے اداکار سدھارتھ گپتا کے کریئر سے متعلق ایک بڑی پیش رفت سامنے آئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق وہ ایک نئی فلم کے لیے بات چیت کر رہے ہیں، جسے معروف فلم ساز روہت شیٹی پیش کریں گے جبکہ پروڈکشن کی ذمہ داری ابھیشیک ویاس سنبھالیں گے۔ اگر معاہدہ طے پا جاتا ہے تو یہ فلم سدھارتھ گپتا کے فلمی سفر میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوسکتی ہے۔ فلم "کرشناوتارم پارٹ وَن: دی ہارٹ" کی کامیابی کے بعد اداکار سدھارتھ گپتا کے فلمی کریئر سے متعلق ایک اہم خبر سامنے آئی ہے۔ ذرائع کے مطابق وہ ان دنوں ایک نئے اور بڑے فلمی منصوبے کے لیے بات چیت کر رہے ہیں، جسے معروف ہدایت کار و فلم ساز روہت شیٹی بطور پریزنٹر پیش کریں گے، جبکہ فلم کی پروڈکشن ابھیشیک ویاس کریں گے۔ ترقی سے واقف ذرائع کا کہنا ہے کہ "سدھارتھ گپتا اس وقت اپنی اگلی فلم کے لیے بات چیت کر رہے ہیں، جسے روہت شیٹی پیش کریں گے اور ابھیشیک ویاس پروڈیوس کریں گے۔" تاہم منصوبہ ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے اور اس سے متعلق دیگر تفصیلات کو فی الحال خفیہ رکھا گیا ہے۔ اگرچہ فلم کی کہانی، ہدایت کار، دیگر اداکاروں اور شوٹنگ کے شیڈول کے بارے میں کوئی باضابطہ اعلان نہیں کیا گیا، لیکن روہت شیٹی کی بطور پریزنٹر وابستگی نے اس منصوبے کو پہلے ہی خبروں کی زینت بنا دیا ہے۔ بالی ووڈ میں بڑے پیمانے کی تجارتی فلموں کے لیے مشہور روہت شیٹی کی شمولیت سے یہ تاثر مل رہا ہے کہ فلم کو وسیع پیمانے پر تیار کیا جائے گا۔ سدھارتھ گپتا نے حال ہی میں "کرشناوتارم پارٹ وَن: دی ہارٹ" میں بھگوان کرشن کا کردار ادا کر کے ناظرین اور ناقدین دونوں کی توجہ حاصل کی۔ ۷ر مئی ۲۰۲۶ء کو دنیا بھر میں ریلیز ہونے والی اس فلم میں ان کی اداکاری کو سراہا گیا، جس کے بعد ان کے لیے نئے مواقع پیدا ہونے لگے ہیں۔ سدھارتھ گپتا صرف فلموں تک محدود نہیں رہے بلکہ وہ میوزک ویڈیوز کے ذریعے بھی خاصی مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ وہ دھونی بھانوشالی کے سپر ہٹ گانے "واسطے" میں بھی نظر آئے تھے، جس نے یوٹیوب پر ۱۵۱ر ارب سے زائد ویوز حاصل کیے اور اسے ہندوستانی میوزک انڈسٹری کی کامیاب ترین ویڈیوز میں شامل کر دیا۔ ذاتی زندگی کے حوالے سے سدھارتھ گپتا معروف ٹیلی ویژن پروڈیوسر، اسکرین رائٹر اور تخلیقی ہدایت کار وکاس گپتا کے بھائی ہیں۔ انہوں نے شوبز میں آنے سے قبل دبئی میں انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی، تاہم بعد ازاں اداکاری کے شوق نے انہیں ممبئی منتقل ہونے پر آمادہ کیا، جہاں انہوں نے تھیٹر سے اپنے فن کا آغاز کیا۔ سدھارتھ نے ۲۰۱۴ء میں فلم "کوکو ماتھر کی جھنڈ ہوگئی" سے بالی ووڈ میں قدم رکھا۔ بعد ازاں انہوں نے ٹیلی ویژن اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر بھی اپنی صلاحیتوں کا اظہار کیا۔ انہوں نے نیتی ٹیلر کے ساتھ "پیار ٹیون کیا کیا" کے ساتویں سیزن کی میزبانی کی، جبکہ ۲۰۱۷ء میں ALTBalaji کی ویب سیریز "راگنی ایم ایم ایس: ریٹرنز" میں بھی اداکاری کے جوہر دکھائے۔ ان کے کریئر میں کئی ایسے مواقع بھی آئے جو مختلف وجوہات کی بنا پر پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکے۔ انہوں نے بالاجی ٹیلی فلمز کے ساتھ تین فلموں کا معاہدہ کیا تھا، تاہم کووڈ ۱۹ر وبا کے باعث یہ منصوبے تعطل کا شکار ہوگئے۔ اسی طرح انہیں ابتدائی طور پر سنجے لیلا بھنسالی کے پراجیکٹ "ہیرامنڈی" کے لیے بھی منتخب کیا گیا تھا، لیکن پروڈکشن شروع ہونے سے قبل انہیں کاسٹ سے الگ کر دیا گیا۔ اداکاری کے مواقع محدود ہونے پر سدھارتھ گپتا نے ماڈلنگ اور میوزک ویڈیوز کی جانب توجہ دی، جہاں انہیں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ اب "کرشناوتارم پارٹ وَن: دی ہارٹ" کی کامیابی اور نئی فلم سے متعلق سامنے آنے والی اطلاعات نے ان کے مداحوں میں ایک بار پھر جوش و خروش پیدا کر دیا ہے۔ اگر روہت شیٹی اور ابھیشیک ویاس کے ساتھ یہ منصوبہ حتمی شکل اختیار کر لیتا ہے تو یہ سدھارتھ گپتا کے کریئر کا اب تک کا سب سے بڑا فلمی پروجیکٹ ثابت ہوسکتا ہے۔ جی ہاں، فلم کرشناوتارم پارٹ وَن: دی ہارٹ کی کامیابی کے بعد اداکار سدھارتھ گپتا کے کریئر سے متعلق یہ ایک بڑی اور اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔ رپورٹس اور ذرائع کے مطابق، وہ ایک نئی فلم کے لیے بات چیت کر رہے ہیں جسے معروف فلم ساز روہت شیٹی پیش (Present) کریں گے۔ اس فلم کے بارے میں مزید اہم تفصیلات درج ذیل ہیں۔ سدھارتھ گپتا اور فلم سازوں کے درمیان فی الحال اس پروجیکٹ کے لیے بات چیت جاری ہے۔ اگر یہ معاہدہ طے پا جاتا ہے، تو روہت شیٹی جیسے بڑے نام کے ساتھ کام کرنا سدھارتھ گپتا کے فلمی سفر میں ایک بہت بڑا سنگ میل ثابت ہوسکتا ہے۔ کیا آپ سدھارتھ گپتا کی پچھلی فلم یا روہت شیٹی کے آنے والے دیگر پروجیکٹس کے بارے میں کچھ مزید جاننا چاہتے ہیں؟